جملہ حقوق محفوظ

سرگذشت مرد خسیس

مترجمہ
مرزا جعفر قراجہ داغی

بہ اضافۂ
تمہید۔ مقدمہ و حلِّ لغات

از

جناب قاضی فضل حق صاحب ایم اے منشی فاضل ایم آر اے ایس (لنڈن)
لکچرار گورنمنٹ کالج و پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۹۲۵ء

بفرمائش شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

(طبع سوم ۱۰۰۰) (قیمت فی جلد ۱۲/)

از دیباچہ طبع اوّل

بیا تا گل بر افشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح نو در اندازیم

یہ عام شکایت ہے۔ کہ فارسی زبان میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں۔ جن کی زبان دلچسپ اور مضمون پسند ہو۔ اور جو تفنّن طبع کے لئے مفید ہو سکیں درسی کتابیں مشکل ترکیبوں۔ مغلق الفاظ اور پیچ در پیچ فقرات کی بھرمار کی وجہ سے یہ غرض پوری نہیں کر سکتیں۔ کالجوں اور مدرسوں کے طالب علم سوائے مروجّہ نصابوں کے (جو انہیں امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے خواہ مخواہ پڑھنے ہی پڑتے ہیں) دوسری کتابوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ اس لئے ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ہے جو دلچسپ اور آسان زبان میں لکھی ہوئی ہوں۔ تا کہ طالب علم دماغ پر زیادہ زور ڈالے بغیر فارسی زبان میں مہارت حاصل کر سکیں +

علاوہ ازیں ایران کی جدید زبان تکلمی، کتابی زبان سے بہت مختلف ہے۔ اور اہل زبان کتابی فارسی دان کی زبان سنکر ہنسی اڑاتے ہیں۔ کیونکہ جو فارسی ہم ہندوستان میں پڑھتے پڑھاتے ہیں وہ قریباً آٹھ نو سو سال پہلے کی زبان ہے اور آج تک خصوصاً گذشتہ ایک صدی سے، اس میں بہت تبدیلیاں

M.A.LIBRARY, A.M.U.
PE2350

۷۸۶

مقدمۂ ناشر

فنِ تمثیل

تعریف:- تمثیل کے لغوی معنی "صورت بستن پیکر کسے را بہ نگاشتن وجز آں" اور اصطلاح میں اس فن کا نام ہے جس میں کسی حکائت یا واقعہ تاریخی کے افراد متعلقہ کے لباس، طرز کلام اور لہجہ کی بذریعہ اشخاص ہو بہو نقل اتاری جائے۔ ایسے اشخاص کو ممثل کہتے ہیں۔

اس فن کو تقلید بھی کہتے ہیں۔ مولنا غنیمت مقلدوں کی ایک جماعت کے متعلق یوں حوالۂ قلم فرماتے ہیں:-[2]

بفن خویشتن استاد ہر یک — گہے مرد و گہے زن گاہ طفلک
گہے سناسیان مو پریشاں — گہے اسلامیان اہل ایماں
گہے در غربت و گاہے بہ تشنگی — گہے کشمیری و گاہے فرنگی
گہے دہقان زن و گہ پیر دہقاں — گہے گبر مترشش نامسلماں
گہے رنگین زن نوزادہ بررو — بدست دایہ گریاں زادہ او

---

[1] منتہی الارب جلد چہارم۔
[2] نیرنگ عشق مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۰-۲۱۔

بہر رنگے کہ گوئی عشوہ بازند   زہر قومے کہ خواہی جادہ سازند

فن تمثیل کا آغاز

یقینی طور پر یہ کہنا کہ اس فن کا رواج ارتقائے تمدن کے کس درجہ میں اور کب ہوا بہت مشکل ہے لیکن چونکہ اس فن کی غرض اولے (کم از کم اس کے ابتدائی مدارج میں) لہو و لعب اور تفنن طبع ہے - اور لہو و لعب کی طرف میلان قدرتاً طبیعت انسانی میں پایا جاتا ہے - اس لئے یہ فن کسی نہ کسی حالت میں قریباً ہر قوم اور اس کے ارتقا کے ہر ایک زمانہ میں موجود رہا ہے - اور اس فن کی ترقی تہذیب قوم کی ترقی کے ہمدوش رہی ہے - اِلّا اس صورت میں کہ مذہب یا حکومت (جو تغیّر رسوم و رواج کے سب سے بڑے باعث ہوتے ہیں) اس کی ترقی کے مانع نہ ہوئے ہوں +

تمثیل و اقوام آریہ

آریہ نسل کی قوموں نے اس فن کو ہمیشہ سے اپنی مذہبی قومی اور ملی ہستی کا ایک لازمہ قرار دے رکھا ہے - بلکہ یہاں تک کہ مذہبی و ملی روائیتوں کے تحفظ، جذبات حب قومی کے ہیجان، اور رسوم و رواج و اخلاق و تمدّن کی اصلاح میں اس فن کی مدد سے انھوں نے معتدبہ کام لئے ہیں +

تمثیل اور اہل فرنگ

اہل فرنگ جو آج تہذیب و تمدّن کی علم برداری کے مدعی ہیں، نے اسے فنون لطیفہ میں شمار کیا - اور اس قدر رواج دیا ہے کہ وہ ان کی حیات ملّی میں ایک جزو لاینفک ہو گیا ہے +

تمثیل و اقوام سامیہ

لیکن سامی قوموں نے کبھی اس فن کی پرورش اور ترقی میں کما حقہٗ حصہ نہیں لیا

ان کے ہاں اپنی قدرتی اور ابتدائی حالت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکا ان قوموں کی تاریخ اور ان کا علم ادب اس فن کے ذکر سے بالکل خالی ہے۔

تمثیل اور اہل عرب عربوں کے وسیع علم ادب سے بھی یہ نہیں معلوم ہو سکتا۔ کہ کسی زمانہ میں یہ فن سوائے ابتدائی حالت کے ان کے ہاں مروج رہا ہو۔

تمثیل و اسلام لیکن اسلام کے بعد اگر اس فن سے اہل عرب نے بے اعتنائی کی تو اس کی وجہ صاف اور صریح ہے۔ مسلمان مذہب کو اپنی قومیت سے جدا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تمدن ان کے مذہب سے علیحدہ نہیں۔ ان کی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں مذہب ہی کا رنگ غالب ہے۔ اس لئے ان کا تدین بہت حد تک اس فن کی ترقی میں سدراہ رہا۔

چونکہ ایک پکا مسلمان لہو و لعب کو لغو سمجھتا ہے۔ اور "واذا مروا باللغو مروا کراما" کے مفہوم کے مطابق اسے خلاف عبودیت رحمٰن ماننے پر مجبور ہے۔ اس لئے وہ اس قسم کے رواج سے سخت متنفر ہے۔ مزید براں ایک حدیث نبوی کا مفاد یہ ہے کہ "مردوں کے سوانگ بھرنے والی عورتیں۔ اور عورتوں کا سوانگ بھرنے والے مرد دونوں لعنتی ہیں[1]" اس لئے کچھ تعجب نہیں اگر ان کا کیسہ ادب بھی اس نقد سے بالکل خالی ہو۔

---

[1] لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال (مشکوٰۃ المصابیح - باب الرجال صفحہ ۳۰۲)۔

تمثیل و اہل ایران (اہل ایران جو اسلام قبول کرنے کے بعد خوشہ چین تہذیب عرب تھے اسی رنگ میں رنگے گئے۔ اور اُنہوں نے بھی اپنے اُستادوں (اہل عرب) کا اقتدا کیا۔

یہ بتلانا مشکل ہے کہ اسلام سے پہلے ایران میں اس کا رواج تھا یا نہیں۔ اور اگر تھا تو کس حد تک کیونکہ مسلمانوں سے پہلے کا فارسی علم ادب قریباً معدوم ہے۔ اور جو کچھ موجود ہے وُہ اس بارے میں بالکل ساکت ہے۔

تاہم یہ فن حالت "طفولیت" میں اب بھی وہاں موجود ہے۔ اور اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) تمثیل انفرادی۔
(۲) تمثیل مجلسی۔

تمثیل انفرادی (اس میں صرف ایک ہی شخص کسی خاص واقعہ یا حکایت کو (خواہ نثر میں ہو یا نظم میں) اس طریق پر نقل کر کے بیان کرتا ہے گویا اصلی افرادِ قصّہ کی روح اس کے جسم میں حلول کر گئی ہے۔ اور وُہ خود آپ بیتی بیان کر رہا ہے۔

مولانا آزاد مرحوم ایک ایسے "ممثل" کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں[1]:۔

---

[1] سخندان پارس صفحہ ۱۵۶۔

"ایران کے بازاروں میں اور اکثر قہوہ خانوں میں ایک شخص نظر آئے گا۔ کہ سروقد کھڑا داستان کہہ رہا ہے اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق شوق میں مست اسے گھیرے ہوتے ہے۔ وہ ہر مطلب کو نہائیت فصاحت کے ساتھ نظم ونثر سے مرصع کرتا ہے اور صورت ماجرا کو اس تاثیر سے ادا کرتا ہے کہ سماں باندھ دیتا ہے۔ کبھی ہتھیار بھی سجائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکے یا غصّہ کے موقعہ پر شیر کی طرح بپھر کھڑا ہوتا ہے۔ خوشی کی جگہ اس طرح گاتا ہے کہ سننے والے وجد کرتے ہیں۔ غرضیکہ غیظ وغضب، عیش وطرب یا غم والم کی تصویر فقط اپنے کلام سے ہی نہیں کھینچتا۔ بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے حقیقت میں بڑا صاحب کمال سمجھنا چاہئیے کیونکہ اکیلا آدمی ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے جو کہ تھئیٹر میں ایک سنگت کر سکتی ہے۔"

ایسے ممثلوں کو "قصہ خوان" کہتے ہیں۔

سر جان مالکم صاحب اپنی تاریخ ایران میں فرماتے ہیں[۱]:-

"از اسباب و اوضاع سلطنت ایران یکے قصہ خوان است کہ آں را نقال شاہ گویند۔ صاحب ایں منصب شخصے باخبر از تواریخ و مستحضر از اخبار و اشعار نوادر و نکات و قبقہ باید و نکتہ سنج باید۔ ایرانیاں اسباب تماشا بسیار دارند لیکن بلفعے

---

[۱] ترجمہ مرزا حیرت جلد دوم صفحہ ۱۵ - ۱۶ ۔

کہ تقلید در فرنگستان رسم است ندارند۔ مگر قصہ خوانان ایشان
کہ بشخص واحد در حین تقریر حکایات مجلس[1] بالتمام ہستند از
تبدیل حرکات و تغیر آواز بمقتضائے حالت اشخاص مختلفہ
در حالات عدیدہ مثل غضب و حلم و عقل و عشق و سرور و غم و سلطنت
و گدائی امارت و چاکری فرمانبرداری و فرمانروائی وہ ہر شخص
واحد دیدہ مے شود" +

یہ قصہ خوان خاص طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسل
ان کا پیشہ یہی ہوتا ہے۔ بیاہ شادی، ختنہ اور دیگر تقریبات مسرت
میں ان کا وجود لازمی شمار ہوتا ہے +

یہ قصے عموماً نثر و نظم دونوں میں ہوتے ہیں۔ نثر کا حصہ تحت
اللفظ میں تمثیلی طرز میں ادا کیا جاتا ہے اور نظم کو مزامیر کے ساتھ
گا کر سناتے ہیں۔ زبان اکثر سوقی ہوتی ہے۔ انہیں ہمارے ہاں کے
ڈھاڑیاں، یا واریں[2] گانے والے مراسیوں کا جھبوروں کا بدل سمجھو +

بعض قصہ خوان کسی خاص قصے کے ادا کرنے میں ماہر ہوتے
ہیں مثلاً شاہنامہ خواں، یا کوراوغلی[3] خواں +

"روضہ خواں" جیسے ہندوستان میں مرثیہ خواں یا سوز خواں

---

[1] لیتی +

[2] مثلاً "نادرشاہ دی پوڑھی" "چٹھیاں دی" "دُلّے بھٹی دی وار" اور "جمیل فنا
دی وار" وغیرہ +

[3] کوراوغلی ایک ڈاکو کا نام تھا۔ جس کے کارنامے قصہ خواں لوگوں کو سناتے
پھرتے ہیں +

کہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک مذہبی کڑی ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ایام محرم میں واقعات شہادت امام مظلوم کو اسی تمثیلی رنگ میں پڑھکر سامعین کو مصروف نوحہ و بکا رکھے۔

تمثیل مجلسی } اس میں ایک سنگت یا جماعت افراد قصہ کی نقل اُتار کر قصے کو سامعین کے سامنے بیان کرتی ہے۔ اسے "تماشاچی" یا عاشق یا لوطی[1] کہتے ہیں۔ اس سنگت میں بہت سے نقال ہوتے ہیں۔ جو گاؤں گاؤں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مزامیر کے ساتھ گاتے بھی ہیں۔ مداری۔ بازی گر۔ میمون باز۔ خرس باز بھی "اجزاء مجلسی" ہوتے ہیں۔ جو اثنائے نقل میں اپنے اور اپنے جانوروں کے کرتب دکھاتے ہیں۔

تعزیہ } ملک ایران میں ایام ماہ محرم میں جو امام معصوم و دیگر اہل بیت کی شہادت کے واقعہ ہائلہ کی یاد تازہ کرنے اور واقعہ کربلا کو زیادہ موثر طور پر بیان کرنے کے لئے مجالس تعزیہ یا بالفاظ دیگر "تماشائے تعزیہ" کا عام رواج ہے یہی مذہبی تمثیل مصائبیہ کا قایم مقام ہے۔ لیکن اس میں کوئی مسطلبہ[2] تمثیل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پردے اور منظر ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک وسیع میدان کے وسط میں تیس چالیس گز مربع چھ فٹ بلند چبوترہ (جسے "دسکو" کہتے ہیں) بنایا جاتا ہے۔ اس کے گرداگرد دس فٹ چوڑا راستہ چھوڑا جاتا ہے تاکہ مقلدین

---

[1] ایران کے جدید محاورے میں رند۔ بیباک۔ اوباش۔ بازاری اور گنڈے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

[2] ٹریجڈی [3] سٹیج [4] سین۔

جو اس میں حصہ لینے والے ہوتے ہیں اپنی نقل و حرکت بخوبی کر سکیں۔
رستے کے چاروں طرف عورتوں اور مردوں کی نشست کے لئے
(جو تعزیہ کی رات کو جوق در جوق آجاتے ہیں) علیحدہ علیحدہ مضبوط
رسّوں کے حلقے بنائے جاتے ہیں اور ان میں جانے کے لئے رستے بھی
الگ الگ ہوتے ہیں۔

جب سب لوگ آچکتے ہیں تو ایک توپ داغی جاتی ہے۔
جس سے تماشہ کے آغاز کا اعلان ہوجاتا ہے۔ اس میں سب
سے اوّل سقّوں کی ٹولی آتی ہے۔ یہ لوگ پانی سے بھری مشکیں اٹھائے
اپنے اپنے کرتب دکھاتے ہوئے "یا دلب تشنۂ کربلا" کے نعرے لگاتے
ہوئے آتے ہیں۔ یہ نظارہ امام شہید کی تشنگی کے دلخراش واقعہ کی اس
طرح یاد دلاتا ہے کہ اس سے حاضرین کے نوحہ و بکا، جوش و خروش
کی انتہا نہیں رہتی۔ "ہائے حسین وائے حسین" کے نعروں اور سینہ کوبی
کی آواز سے آسمان گونج اٹھتا ہے۔ پھر تعزیہ کے افراد (جن میں
رسالت مآبؐ۔ دیگر انبیائے عظام۔ ملائکہ۔ اہل بیتؑ۔ بنوی۔ معاویہ
یزید۔ شمر وغیرہ کے ممثل ہوتے ہیں) داخل ہوتے ہیں۔ پیغمبروں۔ فرشتوں اور
مستورات کے ممثل ہمیشہ نقاب پوش ہوتے ہیں۔ شمر و یزید کے سوانگ
حاضرین کی لعنت و نفرت کے مرکز ہوتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پر
عملی نفرت کا اظہار بھی کیا جاتا ہے۔ جس سے اکثر ان ممثلوں کی جان
کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس کام کے واسطے قید خانے سے مجرم
انتخاب کئے جاتے ہیں۔ سب ممثل مناسب حال لباس و اسلحہ میں اکٹھے
ایک ہی جگہ سٹیج پر بیٹھے یا کھڑے ہوتے ہیں۔ اثنائے تماشا میں اگر لباس

تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو مدیر[۱] مصطبہ جسے اُستاد کہتے ہیں۔ اس کام میں مدد دیتا ہے۔

ہر ایک ممثّل کے پاس اس کا "حصّہ"[۲] نظم میں لکھا ہوا موجود ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھول جاتا ہے سامعین کے سامنے ہی جھٹ اس کاغذ کو دیکھ کر حافظہ کو تازہ کر لیتا ہے بعض اوقات اُستاد بھی جس کے ہاتھ میں سارا نسخہ موجود ہوتا ہے اسے "لقمہ"[۳] دے دیتا ہے۔

اس اہتمام سے ماہ محرم الحرام کی پہلی دس راتوں میں واقعۂ کربلا کی تمثیل دکھائی جاتی ہے۔

چونکہ اس تمثیل کا محرک جذبۂ مذہبی ہے اور بطور فن کے اس کو نہیں سیکھا جاتا۔ اس لئے اس کے مقلد اکثر نکات فن میں بالکل کچے ہوتے ہیں۔

لڑکوں اور مستورات کے سوانگ اکثر بے ریش اور معصوم بچے بنتے ہیں۔ جو عموماً امرا و متمول لوگوں کی اولاد ہوتے ہیں۔ اور تبرکاً اس تماشے میں حصہ لیتے ہیں۔

تمثیل کنونی (حالیہ) ممالک اسلامیہ میں فن تمثیل صرف مذکورہ بالا حالتوں میں پایا جاتا تھا کسی نے اس کی اصلاح اور ترقی کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ لیکن قفقاز اور ملحقہ علاقوں کے سلطنت روس میں شامل ہوتے ہی شہر

---

[۱] سٹیج منیجر [۲] پارٹ [۳] پرامٹ کرنا

تفلس میں جو ان علاقوں کا شہر حاکم نشین ہے۔ روسی حاکم ایم وارنسوف نے ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ء) میں منجملہ دیگر اصلاحات کے اہل شہر کی تفریح طبع کے لئے ایک "تماشا خانہ" بھی قائم کیا جہاں روسی و دیگر فرنگستانی زبانوں کی تمثیلیں تربیت یافتہ مقلدوں کے ذریعہ نقل ہونی شروع ہوئیں۔ شہنشاہ ایران ناصر الدین شاہ قاچار نے اپنے سفرنامہ میں اس تماشا خانے کا حال ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

"درمیانہ مختصر است سفید کاری۔ یک چہل چراغ بزرگ داشت کہ با گاز روشن بود۔ تماشا خانہ از صاحب منصبان روس وغیرہ پُر بود۔ بہ ہمہ جہت دویست نفر آدم مے گیرد۔ موزیکہ خوب زدند۔ بعد پردہ بالا رفت۔ چند الفت دادند۔ بزبان روسی حرف مے زدند۔ خوب خواندند۔ بازی و رقص و حکایات خوب نشان دادند۔ بسیار بامزہ و باخندہ بود۔ زنہا و جوانان روسی خوب و خوشگل بودند۔ یک رقاصۂ فرانسہ ہم بود بسیار خوشگل و خوب مے رقصید۔ دو سال است۔ اینجا آمدہ۔"

مختصر یہ کہ فرنگستان کے بکثرت کردار اور مہذب نظاروں نے قفقازیوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اور ان تماشوں کی دلچسپی اور دلآویزی کا یہاں تک اثر پڑا کہ انہیں اپنے ملکی ذرائع تفریح بھونڈے معلوم ہونے لگے۔

---

۱ روسے۔ ۲ ایک دھات ہوتی ہے۔
۳ گیس۔ ۴ بینڈ۔

مرد خسیس وغیرہ کا اصلی مصنّف اور اُس کی تصنیف کی وجہ

چنانچہ مذکورہ بالا تمثیلات کا اثر سب سے زیادہ مرزا فتح علی اخوندزادہ کے دل پر ہوا۔ یہ شخص تاتاری النسل تھا اور اس کے آباؤ اجداد کا وطن قراچہ واغ تھا۔ اس کا والد دربند میں پیشہ معلّمی کرتا تھا۔ اس وجہ سے اخونزادہ (اخوندزادہ) کے لقب سے ملقب ہے۔ روسی رعایا ہونے کی حیثیت سے وہ روسی فوج میں داخل ہو گیا تھا۔ اس نے علوم مروّجہ میں بہت اعلیٰ تعلیم پائی تھی۔ اور فرنگستانی رسوم و آداب کا بہت شیدا تھا۔ اپنی قوم اور اس کی کمزوریوں کا نبض شناس بھی تھا۔

اس نے روسی تماشا خانہ تفلیس کی کامیابی اور فوائد سے متاثر ہو کر آذری ترکی میں (جو فارسی اور ترکی سے معجون مرکب ہے) ایک تاریخی حکایت اور چھ تمثیلیں اس تماشا خانے میں نقل کئے جانے کی امید پر لکھیں جن کے نام بقید سنہ تالیف درج ذیل ہیں:-

(۱) مُلّا ابراہیم خلیل کیمیا گر۔ سنہ ۱۲۶۷ھ (سنہ ۱۸۵۰ء)

(۲) موسیو ژوردان۔ سنہ ۱۲۶۷ھ (سنہ ۱۸۵۰ء)

(۳) خرس قولدور باسان۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (سنہ ۱۸۵۱ء)

(۴) وزیر خان سراب۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (سنہ ۱۸۵۱ء)

(۵) مرد خسیس۔ سنہ ۱۲۶۹ھ (سنہ ۱۸۵۲ء)

(۶) وکلائے مرافعہ۔ سنہ ۱۲۷۲ھ (سنہ ۱۸۵۵ء)

(۷) قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

پھر ان سب کو ۱۲۷۶ھ (۱۸۵۹ء) میں یکجائی طور پر تفلس میں بنام "تمثیلات و دیوان مرزا فتح علی اخون زادہ" چھپوا کر شائع کیا اور اپنے افسر جنرل بریاٹنسکی کے نام پر معنون کیا۔

ہم یہاں پر مصنف کی تمہید کا فارسی ترجمہ تمام وکمال نقل کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نے کن فوائد کو مدنظر رکھ کر ان کے لکھنے کیلئے قلم اٹھایا تھا۔ وھو ھذا :-

در طبیعت ایشان دو خاصیت عمدہ نہادہ شدہ یکے غم و دیگر فرح۔ گریہ علامت غم۔ خندہ نمونۂ فرح است۔ گاہے وقوع مصائب و صدور مفرحات و گاہے تقریر و تحریر آنہا ایں دو حالت را در مزاج ایشان ظاہر مے کند۔ و صورت تقریر و تحریر عمدہ مؤثر برائے غم و فرح و گریہ و خندہ و نسج حکایت است۔ اکثر اوقات از حکایاتیکہ بوضع نامرغوب مذکور شدہ است۔ آدم متاثر نمے شود۔ لیکن ہماں مصیبت را بوضع پسندیدہ علیحدہ کہ نقل نمایند کما ینبغی تاثیر مے بخشد۔ چنانچہ در مجالس روضہ خوانان ناقص و کامل ایں ہر دو کیفیت مکرر مشاہدہ شدہ۔ اگر نقل مصیبت یا بہجتے کہ از طبائع و اخلاق بشریت مذاکرہ مے شود۔ کما ہی و فے الواقع مذکور شدہ بطبیعت مستمع مقبول و

۱؎ ٹریجڈی۔ ۲؎ کومیڈی۔

مؤثر بیفتد۔ واضح و مصنف ہماں نقل را حکیم روشن روان و
عارف طبایع انسانی مے گویند و ناقل کامل آں سخن گوئے کامل۔
فائدہ نقل مصیبت و بہجت بیان کردن اخلاق و خواص بنی نوع
بشر است کہ مستمع بخوبیہائے آں خوشحال و عامل و از بدہائے
آں متاذی و غافل گردد۔ وہم نفس امارہ از اشتغال ایں
قسم حکایت متلذذ شدہ بجلب سرور معاصی و مناہی میل
نکند۔

در ممالک فرنگستان ارباب عقول سلیمہ بفوائد ایں عمل
برخورد شدہ از عصرہائے قدیم در شہرہائے عظیم عمارات
عالیہ باسم تیاٹر برپا کردہ۔ گاہ کیفیت مصیبت وگاہے
کیفیت بہجت را بواسطۂ تشبیہات اظہار مے نمائند۔
درمیان ملت اسلام تا ایں زمان ہمیں نقل مصیبت[1]
متداول بودہ ایں ہم بواسطۂ تشبیہ و تقریر[2] در کمال نقصان
و تصور۔ یعنی اولاً وضع انشائے مصائب موافق واقع و
مطابق طبع انسانی بعمل نیامدہ۔ ثانیاً ناقلان آں از روئے
بصیرت تربیت نہ شدہ ہرکس بہر خود بایں امر اقدام کردہ
از لوازمات جاہل و از شرائط آں غافل است۔ ثالثاً
برائے اجرائے ایں امر عظیم درمیان ملت اسلام ہرگز تدارکات
مہیا نیست۔ بنابریں کیفیت تشبیہات کہ یکے از لوازم
دنیا است در غایت رکاکت ظہورے کرد مثلاً

---

[1] تصویر۔ [2] تعزیہ۔

یک چیزے جزئی هم که شبیه در حالت تکلم قاری به نظر نیاید چاره جو نه شده اند - شبیه باید که از حفظ موافق اصطلاح مکالمه بکنند مے بینی یک ورق کاغذ دست گرفته با عبارات غلیظه درسیه مے خوانند - بااین حالت تقریر شبیه چگونه بطبیعت انسان مؤثر خواهد افتاد + اما نقل بهجت بواسطهٔ تشبیهات هرگز رسم نیست - درین خصوص تاحال تصنیفی نوشته نشده است - باوجود اینکه نقل بهجت متضمن مواعظ عجیبه و نصائح غریبه است - که اگر بوضع بهجت فزا و طرب انگیز بیان نشود هرگز طبیعت خاص و عام باستماع آنها راغب نخواهد گشت +

مجالس نقل بهجت از قراریکه در فرنگستان متعارف است اگر بکمال وقت ملاحظه بکنی چیزے بخلاف ادب و حیا در آنجا مشاهده نمے شود +

اس سے کچھ عرصہ پہلے جلال الدین مرزا پسر فتح علی شاہ قاچار نے نامۂ خسروان، ایک کتاب ایران کی تاریخ میں لکھی اور اُسکی متعدد جلدیں اپنے احباب کو بھیجیں - ایک جلد مرزا فتح علی کو بھی (جس سے صرف علمی مناسبت کی وجہ سے ہی تعارف تھا) تفلس میں بھیجی - مرزا نے اس کے عوض میں اپنی تمثیلات کی ایک جلد شاہزادے کو ارسال کی - اور سرورق پر یہ بھی لکھ دیا کہ اگر ان کا ترجمہ فارسی میں بھی ہو جائے تو خالی از دلچسپی و فائدہ نہ ہوگا - مگر کسی وجہ سے یہہ کتاب بہت عرصے تک زینت طاق فراموشی رہی +

لہ ایکٹر +

مرزا جعفر مترجم تمثیلات

جلال مرزا جیسا خود صاحبِ علم تھا ویسا ہی قدردانِ اہلِ علم و کمال تھا۔ بہت سے اہلِ قلم اس کے سلکِ ملازمت میں منسلک تھے۔ ان میں قراجہ داغ کا رہنے والا مرزا جعفر بھی تھا۔ جس کا تخلص تحقیق تھا۔

تاریخ اور تذکرے اس باکمال کے مفصل حالاتِ زندگی سے بالکل خالی ہیں۔ ہاں اس کے خود بیان کردہ واقعات سے جو مسٹر[1] ٹی پرچل نے شائع کیے ہیں۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراجہ داغ میں ہوئی تھی۔ قاپودان فتح علی سے اس کا دُور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی بیوی مر گئی تھی اور مرحومہ کی یادگار ایک اکلوتی بیٹی تھی۔ جسے وُہ بہت پیار کیا کرتا تھا۔ وُہ ایران کے مروجہ طریقۂ تعلیم کو بہت ناپسند کرتا تھا۔ اور نصابِ تعلیم جو اس ملک کے مدارس میں جاری تھا۔ اس قابل نہ تھا کہ طلبا میں صحیح قابلیت پیدا کر سکے۔ اور اس فکر میں رہتا تھا کہ کس طرح اس طریقۂ تعلیم کی اصلاح ہو اتفاقاً اسی فکر میں ایک دن اسے اپنے مربی شاہزادہ جلال مرزا کے کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وُہ جلد جو

---

[1] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۸۶ء

مصنف نے بھیجی تھی ہاتھ آ گئی اُس نے اسے بڑے شوق سے پڑھا۔ اس قدر لطف آیا کہ اُسی وقت ارادہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو، مصنف کی خواہش (دربارہ ترجمہ فارسی) کو پورا کیا جاوے۔ چنانچہ سب سے پہلے ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر کا ترجمہ ۱۲۸۸ھ (۱۸۷۲ء) میں کر کے شاہزادے کے سامنے پیش کیا۔ شاہزادہ اُس کی خوبیاں دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا اور مترجم کا حوصلہ بڑھایا۔ اور باقی حصوں کے ترجمے میں جلدی کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ کو موسیو ژوردواں کے ترجمے کی تکمیل ہوئی۔ یہ دونوں کتابیں شایع ہونے بھی نہ پائی تھیں کہ جلال مرزا کا انتقال ہو گیا۔ اور مرزا جعفر کی ملازمت بھی جاتی رہی۔ بیکاری میں اس کو بہت سی مشکلات کا سامنا رہا۔ کبھی کبھار کوئی ملازمت مل جاتی تھی لیکن مستقل ذریعہ روزگار کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے ہمت نہ ہاری اور ترجمے کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ قولدور باسان، قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۹۱ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیر لنکران مرد خسیس اور وکلائے مرافعہ ۱۲۹۱ھ میں شایع کئے۔

غرض قولدورباسان کو شایع کرتے وقت ایک مختصر تمہید بھی لکھی ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ مترجم نے کن حالات میں اس ترجمے کو شایع کیا تھا

لہ دیکھو فارسی کی تیسری کتاب مولفہ راقم الحروف۔

وہ لکھتا ہے:-

"چندے قبل دو تمثیل ازیں تمثیلات کتاب تماشا خانہ محض تصحیح و امتحان بچھاپ رسانیدہ تقدیم حضور اعاظم و معارف نمود۔ چوں در نظر خاص و عام مقبول و فوائدش نسبت بعموم مردم مشہود و محقق گردید۔ لازم آمد کہ:- ؎

اذا قلت فی شئ نعم فاتمہ
فان نعم دین علی الحر واجب[1]

باقی تمثیلات ایں کتاب نیز بعون اللہ بچھاپ برسد۔ و لے ازا ینجا کہ خواہ بصیغہ انعام و خواہ باعطاء قیمت از ہیچ جا اعانتے بعمل نیامد۔ برائے متصدی موجب کسالت و سبب تاخیر ایں تمثیل سیم آمد۔ تا ایں روز ہا بمفاد "الامور مرھون باوقاتھا" ایں تمثیل بہر نحوے کہ بود بہ چاپ رسید۔ امید از قدر دانئے خداوندان مرتبت آن ست کہ ایں نسخہا کہ از عدم شہرت و تازگی تقدیم حضور ایشاں مے شود ہر کہ را میل قبول نبودہ باشد "الیاس احدی الراحتین" نسخہ را برائے رد نمودہ متصدی را منتظر نگذارند و اگر چنانکہ بصرافت طبع ملاحظہ آں رغبت فرمودند برائے یک ہیچ

---

[1] ترجمہ۔ جب تو نے کسی کام کی ہاں کر لی تو اُس کو پورا کر کیونکہ ہاں ایک قرض ہے جس کا ادا کرنا شریفوں پر واجب ہو جاتا ہے۔

نسخہ کہ دو ہزار قیمت و پنجہزار انعام قرار دادہ شدہ مضایقہ
نفرمودہ حین قبول نسخہ یکے ازیں دو التفات را دربارہ
حال بہ فرمایند کہ متصدی را امیدواری حاصل شدہ از توجہ
تربیت ایشاں ہمہ کتاب بہ چاپ برسد۔ و از فوائد مندرجہ
خاص و عام بہرہ مند شوند" ہو المستعان والیہ التکلان"

پھر ۱۲۹۱ھ میں چھیوں تمثیلوں اور قصہ یوسف شاہ سراج
کو یکجائی طور پر طہران سے شایع کیا۔ اور مرزا فتح علی مصنف
اصل کے پاس تفلس میں بھیجا۔ جس نے انہیں بے انتہا پسند کیا
اور اپنے خطوط میں مترجم کی مساعی کی بہت تعریف کی۔
۱۸۸۶ء میں پروفیسر باربیر دے میناڑ کے لئے فرانسیسی
کونسل متعینہ تبریز نے مصنف اور مترجم کے حالات پر ایک
نوٹ لکھ کر بھیجا تھا۔ جس انگریزی ترجمہ جرنل آف دی رائل
ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن بابت ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ اس
سے مصنف و مترجم کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ ہم
اُس کے اس حصے کا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں:-

"مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تفلس میں سے گزر رہا
تھا کہ وہیں مرزا فتح علی سے شناسائی ہو گئی۔ دوران میں
اتحاد پیدا ہو گیا۔ مرزا جعفر کی ملاقات وہاں کے چند ایرانی آزاد
منش لوگوں سے ہو گئی۔ جن کی صحبت کا یہ اثر ہوا کہ وہ حج کے
ارادے سے دستبردار ہو کر [illegible] ہو گیا۔ اور سلطنت روس کی
ملازمت بھی کر لی۔ اس عرصے میں اپنے دوست مرزا فتح علی کا

تمثیلات کا فارسی ترجمہ کیا۔ اور تفلس میں ہی ۱۸۸۳ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ دس ہزار تومان (تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ) اثر کہ چھوڑا۔ جو اس کے وارثوں نے تفلس جا کر واگذار کرا لیا۔

لیکن خود مرزا جعفر کو ان سب باتوں سے انکار ہے[۱]۔

اس کے اپنے بیان کا خلاصہ یہ ہے:—

(۱) مرزا جعفر کے پاس کبھی اتنا روپیہ نہیں ہوا۔ جس کا ذکر اوپر کے اقتباس میں ہے۔

(۲) مرزا جعفر کبھی تفلس میں نہیں گیا۔ اور نہ ہی مرزا فتح علی سے اس کی کبھی ملاقات ہوئی۔

(۳) دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کرنے کے دوران میں جاری ہوا۔

(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا اور ۱۸۸۳ء سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اور نا قدریٔ ابنائے زمان کا شکوہ سنج تھا۔

مقدمۂ مرزا جعفر

مرزا جعفر نے اپنی تمثیلات کے شائع کرنے پر جو مقدمہ لکھا ہے۔ وہ ہم یہاں تمامہ نقل کرتے ہیں۔

"ہر چند تا کنون وجود مرا اثرے و اعمال بے اثرم ثمرے
و اثر مصائب اختلاف تقصیرے نشدہ نشانہ و یادگار ... ارم ...

---

[۱] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی ۱۸۸۶ء

اوقات ہم کہ باین توفیق موفق مے شوم - باز از برادران امیدوا
چنانم بتوجہ و نظر مرحمت خود شان بہر شخصے کہ دانند ہمراہی
فرمائند کہ انشاء اللہ از پرتو تشویق ایشان قوت ناطقہ قوت
گرفتہ بیشتر از پیشتر برائے انتشار این علم شریف ساعی شوم۔
علم شریف تہذیب اخلاق کہ ہرگز بنوع کوتاہی وبہ فن لطیف
تیاتر کہ لطف سخنان والذ گفتگوہاست بزبان فارسی
نوشتہ نشدہ - ہموطنانم ازین تمتع محروم اند - انشاء اللہ بتوسط
خامۂ این گمنام درین نامہ بزبان فارسی نگارش یافتہ یادگار
بماند کہ چون انتشار و اشتہارش برائے اہل مملکت وسیلۂ بصیرت
و برائے خارجہ در آموختن زبان فارسی اسباب سہولت است این
آثار نام مرا بہتر از فرزند خلف زندہ و پایدار مے دارد - برائے
طالبان تحصیل فارسی تاکنون باین سادگی و بے حشو و زوائد
نمونہ نوشتہ نشدہ۔

اہل خارجہ و ترکان آذربائیجان وغیرہ را بہ جہت آموختن زبان فارسی
مداومت و مواظبت این تمثیلات از ممارست سائر کتب فرس مفیدتر
و برائے رفع ہر گونہ کدر انیس بے دردسر و جلیس بے زحمت و ضرر
خواہد بود۔

سبب ترجمہ و مقصود از آں

[illegible]

[illegible]

انسان است۔ بتماشائے شکل و شباہت و شنیدن سخنان خوش مزہ بے اغراق و موافق طبع +

چون حکمائے عصر متفق و معتقد شدہ اند برا ینکہ عیوب و قبایح را چنانکہ تمسخر از طبیعت انسان بیرون مے برد ہیچ قسم نصیحت و پندے نمیتواند برد۔ و ہمچنانکہ استہزا ایشان را بر آں مے دارد کہ ترک اعمال قبیحہ مے نمایند۔ ہیچ گونہ موعظہ و پندے ایں طور موثر نمے افتد۔ بنا بر آں اشتہار و انتشار علم تیاتر را کہ مستجمع افعال قبیحہ و مستحسنہ بنی نوع انسان است لازم دانستہ امثال اتفاقیہ و حادثات واقعہ را کماہی بے میل و غرض تالیف کردہ دقایق مطالب تہذیب اخلاق را خواندہ بخواندن و نقل کردن و خواہ بدرس دادن و تشبیہ نمودن بمردم وا نمود مے کنند۔ تا بہ کردار ہائے خوب راغب و از کار ہائے زشت بپرہیزند +

ایں بندہ کتابے بزبان ترکی دیدہ فوائد و منافع آں را مشاہدہ کردہ افسوس خوردم کہ چرا تا امروز ما اہل ایران ازیں استفاضہ محروم ماندہ ایم۔ محض خدمت ہموطنان و حصول اطلاع از فوائد نائدہ تیاترو تازگی و خوش طرحئے ایں چندے بہ ترجمہ آں پرداختہ معروض نظر ارباب کمال مے نمائد۔ صرف نظر از فوائد عامہ کہ از قول[1] مصنف در ترجمہ عرض خواہد شد۔ فائدہ خاص را نیز دریں ضمن مراعات کردہ برخلاف سلیقہ چیز نویسان قدیم از قید عبارت مغلقہ و الفاظ مشکلہ رہانیدہ

---

[1] دیکھو صفحہ ۱۲-۱۳-۱۴ +

بزبان عوام و سخنان رواں و کلمات مانوس و عبارت معروف
ایں کتاب مستطاب را نوشته باتمام رسانید که بے سواد و
باسواد هردو بخواندن و شنیدن از فوائد آں بہره مند شوند و
اطفال مظلوم که همیشه برائے یادگرفتن ترکیب کلمه و
آموختن ہجی ادنیٰ در طهٔ عبارات مغلق مستغرق و گرفتار اند
بخواندن ایں کتاب که بزبان خود آنها مسطور است خلاصی
یافته سهولت عبارت و مانوسئے سخنان وسیلهٔ تشویق و ترغیب
آنها گردیده آنچه که مے خوانند و مے آموزند معنی آں را نیز
فهمیده ببصیرت روشنائی حاصل کنند ۔
محقق است که لذت فهم معانی و حصول بصیرت وسیلهٔ شوق
و رغبت درس و معرفت گشته از روئے میل طبیعی و خواهش
خود بدرس خواندن اقدام خواهند نمود ۔
همچنیں کسانیکه فارس نه بوده ایام قبل سالها برائے آموختن
زبان فارسی زحمت کشیده از زبانے کتب فرس و یا ترجمه
هائے انجیل و توراة تحصیل فارسی مے نمودند و بے دقت
حرف زدن یا چیز نوشتن (دیده و شنیده است) که چه مے
گفتند و چه مے نوشتند ایشاں مورد ملامت نیستند اما
بعد از قرنے زحمت و ریاضت از وصول مدعا تهیدست می بودند
امیدوارم بخواندن و مداومت ایں تمثیلات از قیود آں عیوب
مستخلص و برائے تحریر و تقریر ضروری از زحمت کثیر مستغنی شوند
بارے چندانکه برائے اطفال مملکت ... خواندن ایں کتاب

ضرورت دارد۔ دو چنداں برائے بزرگ و کوچک غیر ممالکت
فارس، دوست ایں تمثیلات لازم و درکار است"۔

لیکن افسوس ہے کہ اہل ملک و ملت نے مترجم کی عملی قدردانی نہ کی اور اسے عمر بھر اس بات کا افسوس رہا کہ نہ تو اس کی ترجمہ کردہ تمثیلات کی اہل ملک نے تماشا خانہ میں نقل کی اور نہ ہی انہیں بطور نصاب تعلیم مدارس میں داخل کیا۔ اس ناقدری کی وجہ یہ ہے کہ مکتبوں کے معلم تعلیم کے پرانے طریقوں اور نصاب مروجہ کو آسانی سے چھوڑنے والے نہ تھے۔ علاوہ ازیں ان تمثیلوں کی تکلمی اور سوقی زبان ان کے خیال میں متانت کے منافی تھی اس لئے تعلیمی نصاب میں ان کو داخل کرنے کی بہت مخالفت کی گئی۔

تشبیہی حیثیت سے ان کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ اوّل تو ایران میں فن تمثیل، ابھی ابتدائی حالت میں تھا۔ اور تمام منظروں، کو تماشائیوں کے سامنے پیش کرنے میں بہت دقت تھی۔ دوسرے چونکہ ان میں ملاؤں رمالوں فال گیروں نجومیوں اور حکام عدالت کے خاکے مضحکہ آمیز رنگ میں اڑائے گئے ہیں اور ممالک ایشیا اور خصوصاً ایران میں عامۃ الناس پر ان کا اثر اور نفوذ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی علانیہ تضحیک آسان بات نہ تھی تاہم اتنا معلوم ہے کہ بعض اصل آذری اور فارسی ترجموں کی نقلیں، مختلف اوقات میں تماشا خانوں میں دکھائی گئی ہیں۔

ہاں ممالک غیر کے فارسی آموزوں نے ان کتابوں کا تپاک سے خیر مقدم کیا۔ اور ایران کی تکلمی زبان کے سیکھنے میں ان سے معتدبہ

فائدہ اُٹھایا اور اُٹھا رہے ہیں۔ یورپ کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے اور حاشئے شائع ہو چکے ہیں اور اکثر تعلیمی مجلسیں ان کو فارسی زبان کے نصاب میں داخل کر رہی ہیں۔ ایران کے آئندہ تعلقات بین الاقوامی کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی مانگ اور قدر اب بہت بڑھ جائے گی۔

ان تمثیلوں کے شائع ہوتے ہی ایرانی اہل قلم نے اپنے ہاں اس فن کی ترویج اور ترقی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس فن کے متعلق بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ جن میں سے اکثر ترجمے ہیں۔ منجملہ ان کے شیکسپیر کے ہنری چہارم کا انگریزی سے مولیر کے متعدد ڈراموں کا (جن میں سے طبیب اجباری بہت مشہور ہے) فرانسیسی سے اور نیا تر ضحاک (جس میں ضحاک اور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے) کا ترکی سے ترجمہ کیا گیا۔ باذاق مستورات نے بھی ادھر توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق الدولہ ہمشیرہ آقائے مرزا اسمٰعیل خاں اجودان باشی نے نامۂ نادری (نادر شاہ افشار کے عروج و زوال کے واقعات ہیں) ترکی سے ترجمہ کیا۔

کچھ مدت ہوئی ہندوستان میں بھی رسالہ زمانہ کانپور کے اڈیٹر نے نواب ہندی نام ایک فارسی ڈرامہ شائع کیا تھا۔ جس میں گو محاورۂ جدید ایران کو نباہنے کی بہت قابل قدر کوشش کی گئی ہے تاہم "ہندیت" کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔

سرگذشت مردِ خسیس

یہ تمثیل جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۱۲۹۱ھ میں ترجمہ ہوئی تھی۔ اس میں علاقہ قفقار کے تاتاری قبائل کے رواجات۔ اخلاق۔ بود و باش کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ جو ابھی تک رُوسی حکومت کی جکڑ بندیوں سے مانوس نہیں ہوئے۔ چوری چکاری رہزنی کی روک تھام کو سدّ رزق خیال کرتے ہیں۔ تجارت و زراعت کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے عائد کردہ تجارتی پابندیوں کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ہر ایک قانون کو اپنی آزادی کے منافی جانتے ہیں۔ غرضیکہ نئی حکومت میں وُہ مرغِ گرفتار کی طرح پھڑپھڑا کر جال سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بے سُود۔

مصنف مرزا فتح علی روسی حکومت کا نمک خوار ہے اور قدرتاً اسی کی طرفداری کرتا ہے۔ تاہم وُہ اپنی قوم کی کمزوریوں اور نقصوں سے بھی واقف اور ان پر متاسف ہے۔ اور جہاں لوگوں کو حکومت اور پابندیٔ قوانین کے فوائد سے آگاہ کرتا ہے وہاں دبی زبان سے حکومت کی کمزوریوں اور خصوصاً پولیس کے ہتھکنڈوں اور چالاکیوں کو بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہتا۔

اس تمثیل کی زبان بازاری ہے جو عوام الناس طہران اور اس کے گرد و نواح میں بولتے ہیں۔ کتابی زبان کی طرح اس میں عربی اور ترکی الفاظ کی بیجا و بیجا بھرمار نہیں۔ ترکیبیں بالکل سادہ اور عام فہم ہیں نثر زیادہ میں آئد

اور روانی بہت ہے عالمانہ پیچیدار ترکیبوں مغلق و مشکل الفاظ اور مترادفات
کا استعمال بالکل نہیں تصنع اور تکلف سے بالکل پاک و صاف ہے ۔
محاورۂ جدید کی بعض خصوصیات جنکی طرف فرہنگ میں جا بجا اشارہ کیا گیا ہے
اور جن کا استعمال اِس کتاب میں ہے درج ذیل ہے :-

(۱) اسم کی جمع بنانے کے لئے عام اس کے کہ وہ جاندار کے لئے ہو یا بیجان کے لئے عموماً "ہا" علامت جمع ہوتی ہے "اں" کا استعمال آجکل بہت کم ہے ۔

(۲) ضمائر جمع کے بعد بھی مزید تاکید کے علامت جمع لگائی جاتی ہے ۔

(۳) ترکیب اضافی میں مضاف الیہ کے بعد علامت جمع کا استعمال ہوتا ہے ۔

(۴) ضمائر متصل کا استعمال ضمائر منفصل کی نسبت بہت زیادہ ہے اور اکثر حروف کے بعد بھی لگا لیتے ہیں ۔

(۵) اگر کسی اسم کے بعد حرف علت ہو تو خلاف قاعدہ قدیم ضمیر متصل لگاتے وقت اس کے ماقبل "ی" کی ضرورت نہیں ۔

(۶) گفتگو میں کاف بیانیہ ۔ کاف صلہ ۔ حروف عاطفہ ۔ حروف شرط اور حروف جر کے حذف کی طرف بہت زیادہ میلان ہے ۔

(۷) "کہ" تاکید کے لئے اور بجائے حرف شرط اکثر استعمال ہوتا ہے ۔

(۸) اسماء بھی صفتی معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ علامت تفضیل بھی لگا لیتے ہیں ۔

(۹) صفات اور اسماء دونوں کے ساتھ "ک" تصغیر کا استعمال کرلیتے ہیں ۔

(۱۰) فعل حال اور فعل ماضی فعل مستقبل کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں ۔

(۱۱) اسم مفعول سماعی کے بعد بعض وقت لفظ "شدہ" علامت اسم مفعول تاکید کے لئے لگاتے ہیں +

(۱۲) ایک ہی جملہ میں واحد کے لئے ضمیر کبھی واحد ہوتی ہے اور کبھی جمع خصوصاً مخاطب کے صیغوں میں +

(۱۳) فاعل واحد کے فعل جمع اور بالعکس کا رواج عام ہے +

(۱۴) لفظ "بندہ" عموماً قائم مقام "من" سمجھ کر فعل متکلم استعمال کرتے ہیں +

(۱۵) کلمات ذیل کے استعمال کا رواج محاورہ جدید میں بہت ہے + توے (اندر) روے - سر (بر) پاے (زیر) جلو (پیش) محض (برائے) دم (نزد - در) بلکہ (شاید) خیر (نہ) وغیرہ وغیرہ +

خلاصۂ تمثیل سرگذشت مرد خسیس

مجلس اوّل

حیدر بیگ چاندنی رات میں بستی سے باہر بیٹھا اپنے دوست صفدر بیگ کے سامنے اپنا دکھڑا رو رہا ہے کہ روسی حکومت کی پابندیوں کی وجہ سے ان کی قوم اور ملک کے ہنروں کی سخت بیقدری ہو رہی ہے - نہ سواری کا کوئی شائق نظر آتا ہے اور نہ چوری و رہزنی کا مشتاق - حکومت کی طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ چوری نہ کرو - لوٹ مار نہ کرو - بلکہ تجارت و زراعت کے ذریعے روزی کماؤ - یہ پیشے اس کے خیال

میں شرافت اور جوانمردی کے منافی ہیں۔ تجارت ذلیل لوگوں کا
کام ہے۔ اور کاشتکاری کو بہادری و جواں قیری سے کوئی مناسبت
نہیں۔ سنچالنگ کہیں دورے پر آیا تھا۔ حیدر بیگ کو چوری چکاری
سے باز رہنے کی تاکید کر گیا تھا۔ چونکہ اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں اس لئے
بہت جھلایا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے مصیبت یہ ہے کہ اسے صونا خانم
سے عشق ہے۔ گو اس کے ماں باپ نے دونوں کی شادی منظور کر لی ہے
مگر افلاس (بے زری) باقاعدہ شادی کرنے میں مانع ہے۔ بنا برآں اپنی محبوبہ
سے وعدہ لے آیا ہے کہ وہ اس رات کو اس کے ساتھ فرار ہو جاوے گی
چنانچہ اسی مطلب کے لئے وہ اس وقت باہر بیٹھا اپنے دوسرے
دوست عسکر بیگ کا منتظر ہے۔ اتنے میں وہ بھی آجاتا ہے۔ اور
تینوں میں اس مضمون پر گفتگو چھڑ جاتی ہے۔ حیدر بیگ دل میں اس طرح
بھگا لانے کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ اسے قابل شرم اور ذلیل سمجھتا ہے
اس لئے کچھ متردد سا ہے۔ وجہ دریافت کرنے پر وہ حقیقت حال
بیان کرتا ہے اور اپنی بے زری کا رونا روتا ہے۔ عسکر بیگ تجویز کرتا
کرتا ہے کہ حاجی قبرہ سوداگر آغچہ بایلیجی سے روپیہ قرض لے کر تبریز سے
فرنگستانی کپڑا (جس کی درآمد کی علاقہ میں حکومت روس کی طرف سے
ممانعت ہے) خرید کر لایا جاوے۔ اس تجویز پر سب کا اتفاق ہو جاتا
ہے۔ مگر چونکہ حیدر بیگ نے صونا خانم سے اسی رات کو بھگا لیجانے
کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس کے انتظار کا خیال ہے اس لئے وہ اپنے
دوستوں سے اجازت لے کر تنہا اس کے پاس جاتا ہے کہ اسے اپنی
تجویزوں کے متعلق مطلع کرے۔ صبح کو ملنے کا وعدہ کر کے تینوں دوست

علیحدہ ہو جاتے ہیں +

ادھر صونا خانم اپنے خیمے سے نکل کر حیدر بیگ کا بڑے اضطراب سے انتظار کر رہی ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے اور حیدر بیگ حسب وعدہ ابھی تک نہیں آیا۔ اور بیچینی اور سراسیمگی کے عالم میں خود بخود باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے دل میں طرح طرح کے خیالات گذر رہے ہیں۔ حیدر بیگ کی طبیعت اور افتاد سے خوب واقف ہے۔ اسے خطرہ ہے کہیں چوری چکاری میں پکڑا نہ گیا ہو۔ کیونکہ ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا کہ اسی چوری کی وجہ سے دو سال تک مفرور رہا ہے۔ کبھی اس کی محبت کے بارے میں مشکوک ہو جاتی ہے اور تنگ آ کر ترک الفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ مگر اسے یہ بھی امر محال معلوم ہوتا ہے آہٹ کے لئے ہمہ تن گوش بنی ہوئی ہے۔ کشمکش بیم ورجا کی زندہ تصویر ہے۔ اتنے میں کسی کے پاؤں کی آواز سے چونک اٹھتی ہے اور تھوڑی دیر میں حیدر بیگ اور وہ ہم سرگرم گفتگوئے ناز و نیاز نظر آتے ہیں۔ صونا خانم جذبات عشق کے ہاتھوں بے قابو ہوئی جاتی ہے۔ اور حیدر بیگ کو تاکید پہ تاکید کئے جاتی ہے کہ جلدی بھاگ چلو مگر وہ محبت بھرے الفاظ میں لگا لیجانے کی بے شرمی و بے حیائی کے نتائج اسکے سامنے بیان کر رہا ہے اور سمجھاتا ہے کہ ایک دو ہفتے صبر کرو۔ میں کہیں سے روپیہ کا انتظام کر کے باقاعدہ نکاح کر کے تمہیں لے جاؤنگا۔ اور اس کو اپنی تجویزوں کے متعلق کچھ بتا دیتا ہے۔ مگر صونا خانم کی بے صبری کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی ہر بات کو کاٹ دیتی ہے۔ اور اس بات پر اڑی ہوئی ہے کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو ابھی بھگا لے چلو۔ آخر اسے بادل

ناخواستہ اس بات پر آمادہ کر ہی لیتی ہے اور اُچک پر گھوڑے پر سوار
ہونا ہی چاہتی ہے کہ سفیدۂ صبح نمودار ہو جاتا ہے اور اس کی ماں
اسے زور سے پکارتی ہے صونا خانم اب مجبور ہو جاتی ہے۔ اور ماں کی
نظروں سے اوجھل ہونے کے لئے زمین پر بیٹھ جاتی ہے اور حیدر بیگ
مختصر مگر محبت آمیز الوداعی کلمات کے ساتھ رخصت ہو جاتا ہے +

ماں نوجوان بیٹی کے اکیلے بے وقت باہر رہنے کی وجہ دریافت کرتی
ہے۔ بیٹی چالاکی و عیاری سے جواب دیتی ہے کہ میں کل شام تک غالیچہ
بچھانے کا کام کرتی رہی واپسی پر اسے لے جانا بھول گئی تھی اور اس خیال
سے کہ کہیں گوالوں اور چرواہوں کے ہاتھ نہ آ جائے سویرے ہی سے
اس کی تلاش کے لئے میں آئی تھی واپسی پر جوتی کا ایک پاؤں اتر کر گم
ہو گیا ہے۔ اس کی تلاش کر رہی ہوں ماں محبت آمیز تنبیہہ کر کے جوتے
کی تلاش میں شریک ہو جاتی ہے اور لڑکی جھوٹ موٹ ادھر ادھر ہاتھ
مار کر جلدی ہی چلا اٹھتی ہے کہ ایلو مل گئی۔ اس پر دونوں ماں بیٹیاں
اپنے خیمے کی طرف چلی جاتی ہیں +

مجلس دوم

آنجیہ بدیع کے بازار میں حاجی قنبرہ (مرد خسیس)، جو کپڑے کا مالدار
سوداگر ہے اپنی دوکان پر بہت ملول اور غمناک بیٹھا ہے کہیں سے
دھوکا کھا کر بہت سا کپڑا خرید چکا ہے جس کا علاقہ میں رواج
نہیں۔ خریدار دوکان کی طرف منہ بھی نہیں کرتے۔ حاجی بہت

بددل ہو کر بیوپاری پر لعنتیں بھیج رہا ہے۔ خسارے کا خوف اسے ہلاک کئے جا رہا ہے اتنے میں خدا وردی مؤذن آکر السلام علیکم کہتا ہے حاجی آوازیں پر چونک اٹھتا ہے "بلی کو چھچھڑوں کے خواب" وہ سمجھتا ہے۔ کوئی خریدار ہے۔ فوراً پوچھتا ہے آپ نا شوربا نگتے ہیں کتنے تھان چاہئیں۔ مگر مؤذن اس سے اس کے مرحوم باپ کا نام پوچھتا ہے۔ کہ اس کی روح کو سورۂ جمعہ کا ثواب پہنچائے اور اس کے بدلے میں صرف ایک عباسی (ایک قلیل القیمت سکہ) کا طلبگار ہے۔ حاجی پہلے ہی جلا بھنا بیٹھا ہے۔ اس بات سے صاف منکر ہو جاتا ہے اور دوکان سے ہٹانا چاہتا ہے۔ مؤذن صاحب کو کھسیانا ہو کر واپس ہونا پڑتا ہے بعدازاں حیدر بیگ اور اس کے رفقا آجاتے ہیں۔ حاجی انہیں بھی خریدار سمجھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور خوب آؤ بھگت کرتا ہے اور انہیں پھنسانے کے لئے بہت خوشامد درآمد کرتا ہے۔ مگر جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خریدار نہیں تو فوراً نگاہ بدل جاتا ہے اور انہیں دوکان سے چلے جانے پر مجبور کرتا ہے۔ اور ان کی کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔ آخر حیدر بیگ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ کہ اس شخص کی قسمت میں ہی روپیہ نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ چلو چلیں اس کے پاس ہم کیوں آئے۔ حاجی یہ سن کر پھسل پڑتا ہے۔ اور ان کی خوشامد شروع کر دیتا ہے۔ اور بڑے اصرار و الحاح سے حصول زر کے ذریعے کی بابت دریافت کرتا ہے۔ جس پر وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں۔ حاجی خود بھی ان کے ساتھ تبریز جانے اور کپڑا خریدنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اسے صحیح سلامت واپس پہنچانے کے

صلے میں تینوں دوستوں کو پانچ فیصدی سُود پر کچھ رقم دینے کی آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ بات پختہ ہوجاتی ہے۔ تینوں دوست چلے جاتے ہیں۔ اور حاجی بھی دوکان سے اُٹھ کر گھر میں جاتا ہے۔ سامان سفر درست کرتا ہے۔ ہتھیار پہن لیتا ہے۔ نقدی کے صندوق کھول کر روپیہ گن رہا ہوتا ہے کہ اس کی بیوی تکذبان آجاتی ہے وہ اس کی ہیئت کذائی کو دیکھ کر اس کے متعلق دریافت کرتی ہے اور اس کے ارادہ سفر سے مطلع ہو کر چراغ پا ہوجاتی ہے۔ میاں بیوی میں خوب مزے کی نوک جھونک ہوتی ہے اتنے میں حیدر بیگ اور اس کے ساتھی بھی آ پہنچتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد حاجی کے نوکر کرم علی کا قضیہ پیش آتا ہے۔ یہ شخص حاجی کی بدسلوکی اور کنجوسی سے تنگ آیا ہوا ہے اور نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ اور چونکہ اس سے پہلے ایک دفعہ بغیر پروانہ راہداری سفر کرنے کے پاداش میں سزا پاچکا ہے۔ اس لئے اس مجرمانہ سفر میں حاجی کی ہمراہی سے انکاری ہے۔ مگر حیدر بیگ وغیرہ دم دلاسا دے کر اسے ساتھ لے ہی لیتے ہیں۔

مجلس سوم

قاچاقچی (حیدر بیگ وغیرہ) تبریز سے مال خرید کر گھوڑوں پر گٹھڑیاں لادے دریائے ارس کے اس کنارے پر جو ایران کی سرحد میں ہے آ پہنچتے ہیں۔ دریا [illegible] گرفتاری نمودار ہیں۔ آندھی زور سے چل رہی [illegible] حیدر بیگ اور

اسکے ساتھی دریا سے پار اترنے کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ حیدر بیگ اور دوسرے آدمی حاجی کو اسباب کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر ذرا اوپر چلے جاتے ہیں۔ وہاں جاکر شور کرتے ہیں۔ پولیس اور گشت کے سپاہی شور سن کر ادھر جاتے ہیں۔ اور ان کا رستہ صاف ہو جاتا ہے۔ حیدر بیگ وغیرہ جلد ہی اس مقام پر جہاں حاجی کو چھوڑ گئے تھے۔ واپس چلے آتے ہیں۔ اور گھوڑوں کو دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ حاجی کے گھوڑے کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور وہ پانی میں گر پڑتا ہے۔ اور پانی اُسے بہاکر لے جاتا ہے۔ آخر وہ ایک درخت سے چمٹ جاتا ہے۔ اور چلانا شروع کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھی پھندا بناکر رسہ پھینکتے ہیں۔ جو بدقسمتی سے اس کے گلے میں پھنس جاتا ہے۔ وہ اُسے کھینچتے ہیں۔ اور وہ گلا گھٹنے سے بہت تکلیف اٹھاتا ہے۔ آخر بڑی مشکلوں سے حاجی کی جان خلاص ہوتی ہے۔ اتنے میں گشت کرنے والے سپاہیوں کا ایک دستہ روند کرتا ہوا اُن سے دوچار ہوتا ہے۔ سپاہی ان کو مشتبہ سمجھ کر ان کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ حیدر بیگ ان کو ڈرا دھمکا کر بھگا دیتا ہے۔ مقام خطر سے نکل کر حاجی ڈینگ مارنا اور شیخی جتانا شروع کر دیتا ہے۔ اسے دفعتہً یاد آتا ہے۔ کہ دوسرے دن جمعہ بازار لگنے والا ہے۔ اسکے سمت جس پر تازیانہ لگتا ہے۔ اور با وجود ساتھیوں کے روکنے اور منع کرنے کے اپنے نوکر مرتضٰی کو ساتھ لیکر ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور بازار کے مقام کی طرف رُخ کرتا ہے۔

مجلس چہارم

حاجی اور کرم علی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہوکر درہٴ
خونا شیں میں سے گذر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے طوغ کے
دو کسان آپس میں باتیں کرتے آتے ہیں۔ وہ کٹائی کر کے واپس
آ رہے ہیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں درانتیاں ہیں۔ ان کی باتیں
سب معمولی فصل اور غلہ کے متعلق ہیں۔ حاجی قرۃ سے ان کی مٹھ
بھیڑ ہوتی ہے۔ کرم علی گھبراتا ہے۔ مگر حاجی اوپرے دل سے تسلی
دے کر اشارہ کرتا ہے۔ کہ اسباب کو لیکر آگے بڑھے اور جب دیکھتا
ہے کہ وہ پہنچتے ہیں۔ تو ان کو آواز دے کر روکتا ہے۔ اور خوب ڈانٹ
ڈپٹ کر ان سے پوچھتا ہے۔ کہ تم کون ہو۔ اور اس وقت کیا کر رہے ہو
کسان اس طرح اچانک روکے جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر حاجی
ان کو ڈانٹے ہی جاتا ہے۔ کبھی ان کو چور کہتا ہے۔ اور کبھی ڈاکو بتلاتا
ہے۔ اور ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیتا ہے۔ وہ بیچارے بہترا اپنی
اصلیت و بےگناہی کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر حاجی اپنی ہی ہانکے جاتا ہے

اسی حالت میں سوورا و بہ خلیل اور باشی کے وہاں آ نکلتے ہیں
ان کو دیکھ کر کسان واویلا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حاجی بھی
چلانا شروع کرتا ہے۔ اور ان کو چور اور ڈاکو بنا بتا کر بیاو خواہ
ہوتا ہے۔ سوورا د فریقین کے بیان سے مشکوک ہو کر ان کو گرفتار
کر لیتا ہے۔ اور عدالت میں چالان کر دیتا ہے۔ عدالت کا نام
سن کر حاجی کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ کے طوطے اڑتے

ہاتھ پاؤں مارتا ہے مگر سپاہی اس کی ایک نہیں سنتے۔ اور کشاں کشاں
اس کو کچہری کی طرف لے ہی جاتے ہیں۔

مجلس پنجم

حاجی کے ساتھی اس سے علیحدہ ہو کر بخیریت شہر میں آجاتے ہیں
اور کپڑا بیچ دیتے ہیں۔ اس کے منافع کے روپیہ سے حیدر بیگ
شادی کا انصرام کر کے صونا خانم کو اپنے خیمے میں لے آیا ہے۔
میاں بیوی میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔ بیوی گذشتہ سفر کے
حالات سن کر دہل جاتی ہے۔ اور اس قسم کے آئندہ سفر سے میاں
کو روک رہی ہے لیکن حیدر بیگ بعض مجبوریوں کا اظہار کر کے کم از
کم ایک دفعہ اور جانے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ مگر یہ اس کے
متعلق ایک حرف بھی سننا نہیں چاہتی۔ دوران گفتگو میں حاجی کی بیوی
ناگہاں آ نکلتی ہے۔ اور حیدر بیگ سے اپنے شوہر کی گم شدگی
اور عدم واپسی کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ وہ اس کو تسلی دے کر ٹالنا
چاہتا ہے۔ اسی وقت سوور اور دو پچالنگ سواروں کا ایک دستہ لئے
آ موجود ہوتے ہیں۔ اور بستی کا محاصرہ کر لیتے ہیں۔ پچالنگ حیدر بیگ
کو بلا کر کہتا ہے کہ دیکھو! تم نے باوجود میری فہمائش کے وہی سابقہ
کام اختیار کر لئے ہیں۔ اور انہیں کے ارتکاب کو دہرا رہے ہو۔ اب
یہی ہے کہ تم اپنے جرم کا اقرار کر لو۔ اور اپنے ساتھیوں کا نام بھی
بتا دو۔ حیدر بیگ صاف منکر ہوتا ہے۔ پچالنگ [illegible]
[illegible]

ہے۔ حیدر بیگ پہچان جاتا ہے۔ مگر اخیان بن کر اس کا مذاق اڑانا شروع
کر دیتا ہے۔ جس پر حیدر بیگ اور اوہان میں کہن سن ہو جاتی ہے۔
سچالنگ ان کو ٹوک کر اصلی معاملہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔
اوہان اصل مجرم گرفتار نہ کر سکنے کی شرم کو مٹانے کے لئے چاہتا
ہے۔ کہ یہ الزام حیدر بیگ پر تھوپ دے۔ خصوصاً اس لئے کہ ایک
دن قبل ہی وہ حیدر بیگ کے ہاتھوں زک اٹھا کر ذلیل ہو چکا تھا۔
اس لئے کہتا ہے۔ کہ صاحب یہی ڈاکو تھا جس نے ہم پر جب ہم اکلیسا
کے ارمنی لوگوں کو بچانے کیلئے پہنچے تھے) تلوار سونتی اور بندوق
چھتیائی تھی۔ یہ اکیلا نہ تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ بیس اور ڈاکو تھے۔ ہم
صرف دس ڈاکو تھے۔ اور مقابلہ برابر کا نہ تھا۔ ورنہ ہم ان کو ضرور گرفتار
کر لیتے۔ حیدر بیگ بھی تجربہ کار چوروں کی طرح اوہان ہی کو ذلیل اور
جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سچالنگ حیران ہو کر کہتا ہے
کہ تاتاری سب کے سب جھوٹے ہیں۔ کس کی بات کو تسلیم کیا جاوے
چنانچہ اسی قسم کا ایک اور مقدمہ اسوقت میرے پیش ہے۔ جس میں ایک
فریق تو دو ارمنی ہیں۔ اور دوسرا ایک مسلح تاتاری اور دونو اپنے فریق
مخالف کو چور اور ڈاکو بیان کرتے ہیں۔ حیدر بیگ اصلیت کو بھانپ
جاتا ہے۔ اور یہ تجویز پیش کرتا ہے۔ کہ اگر وہ دونو میرے سامنے لائے
جائیں۔ تو میں شاید اصلیت ظاہر کر سکوں۔ سچالنگ حاجی اور دونو
ارمنیوں کو سامنے منگواتا ہے۔ حیدر بیگ کہتا ہے۔ کہ فریقین میں
سے کوئی بھی چور اور ڈاکو نہیں۔ سچالنگ یہ سن کر بہت ہی حیران ہوتا ہے۔
اور حیدر بیگ کو سخت سپرد کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔ سچالنگ

حاجی سے دریافت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سلطنت کا ایک وفادار فرد قرار دیتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ دیتا ہے۔ کہ میں ہر سال ٹیکس اور محصول کی صورت میں ایک معقول رقم خزانہ شاہی میں داخل کرتا ہوں۔ بنچا لنگ اس معقولیت کا مذاق اڑا کر کہتا ہے۔ کہ حکومت کو اس حسن خدمت کے صلہ میں تمغہ عطا کرنا چاہئے۔ جسے حاجی سادہ لوحی سے سچ مان لیتا ہے۔ اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ اسی اثنا میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ارمنی سوداگروں پر ڈاکہ مارنے والے مال مسروقہ کے گرفتار ہو چکے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک سپاہی کے ذریعہ ایک تاجا چاچی (کرم علی) گرفتار ہو کر پیش ہوتا ہے۔ حاجی کو اس خیال سے کہ اب راز ظاہر ہو گیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ مال ضبط ہو جائے غش آجاتا ہے۔ بنچا لنگ کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی اور اس کا سبب دریافت کرتا ہے۔ آخر حیدر بیگ تمام حالات پوست کندہ بیان کر دیتا ہے۔ اور بنچا لنگ صونا خانم کی گریہ زاری سے متاثر ہو کر اور ملزمین کے اس اقرار پر کہ وہ سب روسی فوج میں بھرتی ہو جاویں گے۔ سب کو ضمانت پر رہا کر دیتا ہے۔ اور اُن کو آئندہ کے لئے قانون کی پابندی کی نصیحت کرتا ہے۔

حاجی اس موقعہ پر بھی اپنی خست کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سپاہیوں نے گرفتاری کے وقت کہیں تھوڑی سی رقم اس سے اڑا لی تھی۔ حاجی اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر وہ مجھے نہ ملی۔ تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔

سیر و خصائل افراد مجالس

حیدر بیگ ۔ صاحب ہمت اور با حوصلہ جوان ہے ۔ چوری چکاری
اور راہزنی کا شائق ہے ۔ اور ان باتوں میں بہت مشاق بلا زمہ
کو عار سمجھتا ہے ۔ اور تجارت حرفت اور زراعت کو خلاف
بہادری و مردانگی جانتا ہے ۔ یہ پیشے اس کی نظروں میں ذلیل
اور ناکارہ ہیں ۔ امن و امان کی زندگی اس کی جری طبیعت کے
خلاف ہے ۔ وہ ہر وقت لوٹ مار دشمنی اور لڑائی جھگڑے کا خواہشمند
ہے ۔ ان باتوں کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ہے ۔ حکام بھی
اس بات کو جانتے ہیں ۔ اور اس کی حرکات کے نگران ہیں ۔ وہ
بھی پولیس اور کاسکوں کی نقل و حرکت سے واقف ہے ۔ ان
ان سے بچنے کی سینکڑوں تدبیریں جانتا ہے نڈر ہے ۔ او
وقت پر حوصلہ نہیں ہارتا ۔ اس کا دل جذبہ عشق سے خالی نہیں
غریب ہے مگر غیور ۔ عسرت و افلاس کی وجہ سے شادی نہیں
کر سکتا ۔ اپنی منسوبہ کو اغوا کر کے لے جانے کو بھی عار و ننگ
سمجھتا ہے ۔ عزت نفس کا محافظ ہے ۔ طبیعت میں تمسخر او
دل لگی ہے اور قیافہ شناس اول درجے کا ہے ۔

صفر بیگ و عسکر بیگ ۔ حیدر بیگ کے وفادار دوست ہیں ۔
ان میں بھی حیدر بیگ کے سے اوصاف پائے جاتے ہیں ۔ مگر
کم ۔ ضرورت کے وقت دوست کو ہر طرح مدد دینے کے
لئے تیار ہیں ۔

صونا خانم - سردار قبیلہ کی لڑکی ہے۔ خوبصورت اور نوجوان ہے۔ حیدر بیگ پر دل و جان سے فدا ہے۔ محبت میں اعتدال سے بڑھ جاتی ہے۔ مگر عام طور پر مآل اندیش ہے۔ حیدر بیگ کی حرکات راہزنی وغیرہ سے بہت خائف ہے۔ اور اسے ارتکاب جرائم سے روکتی ہے۔ جلد ساز بھی اوّل درجہ کی ہے۔

حاجی قرہ - مرد خسیس ہی ہے۔ بہت مالدار ہے۔ مگر بخل اور خست اس پر ختم ہے۔ بدطینت۔ خوشامدی۔ طامع۔ خود غرض اور سود خوار ہے۔ روپیہ کو ہر طرح سے جمع کرتا ہے۔ مگر خرچ کرنے میں بہت بخیل اور خسیس ہے۔ اس کے متعلقین حتیٰ کہ بیوی بچے اس کی بد سلوکی سے بیزار اور نالاں ہیں۔ وقت پر صرف باتوں سے آؤ بھگت کرنے والا ہے۔ مگر سو گز تاپے۔ اور گز بھر نہ پھاڑے۔ سادہ لوح۔ چھوٹی چھوٹی بات پر قسمیں کھانے والا ڈرپوک اور بزدل ہے۔ مگر کمزوروں اور نوکروں پر اپنی بہادری اور شہ زوری کا سکہ بٹھانے میں مشغول ہے۔ بیہودہ گو اور شیخی باز ہے۔ مگر درحقیقت نامردوں کے آگے اور بھاگنے والوں کے پیچھے ہے۔

تکدیان - حاجی کی بیوی بڑی طرار زبان دراز اور لڑاکی عورت ہے۔ حاجی کے بخل اور کنجوسی سے تنگ ہے۔ مگر اپنی زبان درازی سے اس کا ناطقہ بند کردیتی ہے۔ اس کی مفارقت بھی گوارا نہیں کرسکتی۔ اس کی حرکات کی نگران اور ہر

بات پر ٹوکتی ہے مگر بے سود ٭

حداوردی ۔ ذلیل الاوقات فلاں ذی مؤذن ہے ۔ خدا کے کلام کا بیچنے والا ہے ۔ قرآن مجید کی سورتیں پڑھ پڑھ کر قسم قلیل کے معاوضہ پر ان کا ثواب بیچتا پھرتا ہے ۔ مانگنے میں بہت اصرار کرتا ہے ۔

کرم علی ۔ حاجی کا نوکر ہے ۔ یہ بھی اس کی کنجوسی کے ہاتھوں تنگ آکر میعاد ملازمت ختم ہونے پر ملازمت چھوڑنے کے لیے آمادہ ہے ۔ نہایت ڈرپوک مگر مطلب کا یار ہے مسخرہ بھی ہے ۔

اوہان ۔ روسی پولیس کا ارمنی داروغہ ہے ۔ بڑا ڈرپوک ۔ مگر چالباز ہے ۔ پولیس کے ہتھکنڈوں میں بہت ہوشیار ہے ۔ اصلی مجرموں کا سراغ نہ لگ سکنے پر جھوٹ موٹ دوسروں پر الزام لگا دیتا ہے ۔ جھوٹی شہادتیں دینے کا عادی ہے اپنی نیک چلنی کی سندات ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے ۔ اور وقت بے وقت اپنی حسن کارکردگی کے اظہار کو ضروری خیال کرتا ہے ٭

فقط

سرگذشت مرد خسیس

افرادِ اہل مجالس

حیدر بیگ }
صفر بیگ } بیگهاے آنجا
عسکر بیگ }
حاجی قره - سوداگر
بدل - پسر حاجی قره -
کرم علی - نوکر حاجی قره -
خداوردی - مؤذن -
اوهان - یوزباشی قراولان +
سرگی }
قربان }
قراپیت } قراولان +
و شش نفر دیگر }

اراکیل }
مکرتیچ } زارعین طوغ +
موسوراود - حاکم
خلیل - یوزباشی که همراه موسوراود است
نچالنک } سایر عمله موسوراود
ایساول } هستند -
صونا خانم - نامزد حیدر بیگ +
طیبه خانم - مادر صونا خانم +
تکذبان - زن حاجی قره

مجلس اوّل

(واقع میشود در کنار راه. جمعه بیگ در زیر درخت بلوط حیدر بیگ
و صفر بیگ هر دو مکمل و مسلح چست و چابک در شب مهتابی از خانه
بیرون آمده در کنار راه. صفر بیگ به سر سنگی نشسته. و حیدر بیگ در رو
بروی او بحالت غمگین حرف میزند)

حیدر بیگ۔ خدایا! این چه عصریست؟ این چه زمانه ایست
مرد از قدر و قیمت افتاده. نه سواری بکار می خورد. نه خنجر اندازی
طالب دارد. نه جوانمردی را قیمتی مانده است. نه بهادری
را حرمتی با قیمت. مثل زنها بایست صبح تا شام و از
شام تا بامداد میان آلاچیق محبوس باشی. آدم از کجا دیگر
زندگانی بکند. پول پیدا نمی شود. دولت از دست ها در رفته

روزهای گذشته دوره های پیش میان هر هفته یا ماهی یکدفعه
لااقل آدم کاروانی را چاپید. او دسته ای زد. چپاول می
کرد. حالی به کاروان ابتدا اگر چاپید. نه از روسها تاوان
توان گرد. نه جنگ تیز بباشی. نه دسته عثمانی توئی. اگر بخواهی
نوکر هم نشوی به جنگ بروی. باید همراه لزگیها به لات و
لوت بروی. اگر به هزار زحمت بیگی را از سوراخ کوه ها در
بیاری. جز انبان کهنه و یک تفنگ شکسته چیزی دیگر بدست
نخواهد افتاد. کو وقتی که قزلباشی و عثمانی؟ که همه فردا باغ

را با طلا و نقره پر کنند ٭

الحال، هم خیلے خانها هست، که از چپا و اصلاند و زنان مے خورند - اولاد اصلان بیگ باز دیروز در بازار آغچه بار بیع براقهائے نقره که پدرشان از عثمانلو ا لجه کرده بود مے فروختند - با ازبک هیچ دعوائے اتفاق بیفتد - پیش از همه جلو دسته وا ایستم - هنرے نمایان کنم - که رستم دستان هم نه کرده باشد - کار من این است - نه اینکه پنچالنگ مرا صدا کرده است - مے گوید "حیدر بیگ! راحت بنشین - دلگی مکن - راه زن دزدی مرو" پشیمانم کرد - که گفتم "بلے پنچالنگ!" ما هم با این کارها را خب نیستم - ولے به شما لازم است که امثال ما مردان نجیب را بلقمه نانے راه نمائی بفرمائید - کار و شغلے بدهید که نان و آشے داشته باشد" گوش کن! ببین! چه جواب داد "بکن - "حیدر بیگ! زراعت بکن - باغ بکار - داد و ستد بکن - خرید و فروخت بکن" گویا که من بابا زور ارمنی هستم که هر روز تا شب حیش برانم - یا اهل لنبرانم که هم پیله نگاه بدارم - و یا لکم پیله دری بروم - عرض کردم "پنچالنگ! هیچ وقت از جوان شیر بزرگری و بارزگانی دیده نشده پدر من قربان بیگ خدا رحمتش کند، این کارها نکرده است - من هم که پسر او هستم هرگز ازین کارها نخواهم کرد" ٭ اخمش دار بخند روشش را گردانده راه اسبش را پیش گرد و رفت ٭

صفر بیگ - این حرفها فائده ندارد - آدم که گوشت دزدی

نخورد اسپ سوار نشود - از زندگانئے خود چہ لذت مے
برد؟ وور روے دنیا براے چہ راہ مے رود؟ شب گذشت
عسکر بیگ نیامدئے وانم برائے چہ دیر کردہ است؟
ہا! آنست - آمد۔

(دریں حال عسکر بیگ مے رسد)

عسکر بیگ - حیدر بیگ! من ہم حاضرم - مبروید؟ بسم اللہ
راہ بیفتید - پس چرا نگاہ بینی؟ ہیچو فکری بنظر مے آئی؟

حیدر بیگ - واللہ! نمیدانم کدام دہن لق حرف مفت
زن مرا بہ پنچا لنگ نشاں دادہ است - آمدہ بود میان بلوک
گردش کند - امروز از کنار او بچہ ما میگذشت - مرا صدا کردہ
مے گوید حیدر بیگ! دزدی نرو - راہ زنی نکن"۔

صفر بیگ - بہ ایںی از گشنگی بمیر!

حیدر بیگ - البتہ ہیچو مے گوید - دیگر گویا کہ در ہمہ قرا باغ
ہمہ ایں دزدیہا را حیدر بیگ مے کند - اگر او از دزدی دست
بردارد - ولایت آسودہ خواہد شد - دزدی بزودیش ہم برائے ما
وشنجار شدہ است - حالا ہم معطل وفکری ماندہ ام - اگر بردیم
دخترہ را برداریم بیاریم مے ترسیم پدر و مادرش شکایت کنند باز
باید فراری بشویم۔

عسکر بیگ - حیدر بیگ! ہمہ قرا باغ مے داند - دخترہ را
پدر و مادرش بتو دادہ است - نمے فہمم چہ باعث شدہ است
کہ باید پنہانی برداری بیاری؟

حیدر بیگ - چه باعث خواهد شد؟ پول ندارم. خرجش را بکشم. عروسی بکنم. برادرم بیاورم لابد شده ام. باغش بے پولی است. دیگر برائے این صفر بیگ مصلحت هیچ دید که برادرم بیارم خرج عروسی اگر دنم بیفتند. امااین عمل برائے من بدتر از مرگ است که بگویند پسر قربان بیگ پول پیدا نکرد. عروسی کند. نامزدش را برداشت. گریخت. گریزاند. چوں صفر بیگ گفت ور فرست اینها را بهانه درمے آوری دبجهت آں غیظ کرده) بگردنم وارد آمده است. پیش شما فرستادم که تو هم با من همراهی بکنی ٭

صفر بیگ - من چرا میگویم؟ خودت پیش من آه داده کردی که دو سال است نتوانی عروسی بکنی - نامزدت را بیاری - گفتم - میخواهی من هم بیایم برویم برداریم بیاریم خودت بدال! از برائے من چه تفاوت مے کند؟

عسکر بیگ - حیدر بیگ! از این نیت بیفت - پانزده روز به من مهلت بده - من خرج عروسیٔ ترا پیدا مے کنم - موافق قاعده عروسی بکن نامزدت را بیار ٭

حیدر بیگ - از کجا پیدا مے کنی ٭

عسکر بیگ - (یکایک) تا پانزده روز به تبریز مے رویم. برمیگردیم - مال فرنگ مے آوریم. سقفت مے کنند. مے خریم - از سقفت او عروسیت را بکن ٭

حیدر بیگ - خوب آوازه مے خوانی - امّا صدات مے گیرد ورنه تبریز مال سقفت ریخته اند؟ ما بردیم جمع کنیم - برداریم بیاریم ٭

"شیر دوم بیکے دیگر شوہر مے کنم" باور مے کنند؟ نہ البتہ باور نمی کنند۔
مے دانند کہ دروغ مے گوئیم۔ حوصلہ ام تنگ مے شود۔ ہرچہ
بلند تر مے آید۔ مے رانم۔ آہ! صدائے پا مے آید + (دریں حال
از پشت بوتہ حیدر بیگ۔ سوارہ پیدا شدہ از اسپ پیادہ مے شود) +

حیدر بیگ۔ صونا خانم!

صونا خانم۔ حیدر! توئی؟

حیدر بیگ۔ منم +

صونا خانم۔ تنہائی؟ پس رفیقہات کو؟

حیدر بیگ۔ رفیق ندارم۔ تنہا آمدہ ام +

صونا خانم۔ باز ایں چہ حرفے است میگوئی؟ پدرم برادرم
ہمہ تو سے آلاچیق خوابیدہ اند۔ ہیچ کہ دیر آمدۂ آلان ہم دم صبح
است۔ بیدار مے شوند۔ مرا کہ خانہ ندیدند۔ خواہند فہمید بے شک
فرار شدہ۔ شمارا عقب کردہ مرا از دست تو خواہند گرفت بعد از ال
دیگر تا قیامت نمے توانی روے مرا بہ بینی +

حیدر بیگ۔ ہنوز براے بردن شما نیامدہ ام۔ نترس +

صونا خانم۔ (با غیظ) چہ طور" براے بردن تو نیامدہ ام"
چہ مے گوئی؟

حیدر بیگ۔ بہتر ازیں مصلحت ندیدہ ام۔ گوش بدہ +

صونا خانم۔ ہیچ مصلحتے نیست بہ بینید۔ زحمت کشیدہ
اید اسپ رایش بکش۔ خواہم رفت۔ من دوبارہ نمے توانم
با آلاچیق برگرد +

حیدر بیگ۔ تامل بکن۔ حرف می‌زنم۔ گوش بدہ +

صونا خانم۔ دو جلو اسب را گرفته، گوش نمی‌دہم۔ رکاب را بگیر سوار بشوم۔ حرف را توی راہ می‌گوئی +

حیدر بیگ۔ دو بازویش را گرفته، دختر! تعجیل مکن۔ گوش بدہ۔ ببین چه می‌گویم +

صونا خانم۔ صبح روشن می‌شود۔ وقت درنگ کردن نیست۔ حرف را باز بگو +

حیدر بیگ۔ دخترم! آرام بگیر۔ بگویم۔ پول پیدا کردہ ام۔ می‌خواہم موافق قاعدہ با عادت اہلیت عروسی کنم۔ بہرصورت۔ دیگر برای چه نصف شب بردارم؟ ببرم؟ کسی که ترا از دست من نمی‌گیرد +

صونا خانم۔ دروغ می‌گوئی۔ پول پیدا کن! درین دو سال ہم پیدا می‌کرد۔ من عروسی نمی‌خواہم۔ می‌خواہم۔ بہ ہمین طور بروم تنہا من نمی‌بینم که با تو می‌روم۔ روزی صد تا درین ملک دست ہم گرفته در می‌روند۔ عار که نیست۔ از بیست تا دختر یکی را طوی نمی‌گیرند۔ ہمه بہ ہمین طورہا می‌روند +

حیدر بیگ۔ جان من! عزیز من! آنہا که دست ہم را گرفته در می‌روند۔ پدر و مادرشان میل ندارند۔ اذن نمی‌دہند۔ دختر بیچارہ از ہمه جا بریدہ لابد می‌شود۔ در می‌رود۔ پدر و مادر تو که خودشان ترا بمن می‌دہند۔ نمی‌گویند بی‌حیا! دیگر این چه حرف گفتن بود۔ که گرو [illegible] شودی؟ آن وقت چه بگویم ؟

حیدر بیگ- پول پیدا کرده ام. دروغ نمے گویم+

صونا خانم- پول پیدا کردۂ عروسیت را تمام کن + بمال

فرنگ دیگر چرا مے دہی؟

حیدر بیگ- ۳ خر قرض کرده ام- صاحبش بشرط این میدہد

مال فرنگ را بیاوردم. نفع آں را قسمت کنیم- نمیدہد که عروسی کنم+

صونا خانم- من این نفع ہا را نمے خواہم- عروسی کنم + پانصو

روپیم- اگر مال فرنگ ہیچ داخل دارد- صاحب پول چرا با تو قسمت می

کند ہمنے رود- خودش بیاورد- ہمۂ خیرش را خودش ببرد+

حیدر بیگ- خودش مرد تاجر و تاجیک است- تا با ہیچ مے

ہمراہی بکند- چه بنیه دارد؟ بآں طرف ارس بشواند یا بگذارد.

قزاقہا مولش را مے کنند+

صونا خانم- قزاقہا موے ترا نمے توانند بکنند؟

حیدر بیگ- من دزدی رفته ام- صدتا دوباره بازی بلدم،

من خود را به قزاقہا نشاں نمے دہم تا مویم را بکنند.

صونا خانم- تو ہر وقت بدزدی و راہزنی ہم میخواستی بروی

مے گفتی کسے مرا نمے بیند نمے شناسد- امّا باز مے دیدند مے شناختند

دو سال فراری شدی. روے خانه ندیدی- حالا ہیچ روے مردم

بیروں آمدۂ- مے خواہی باز بکارے دست بزنی. فراری بشوی

ومرا با دیدۂ گریاں بگذاری- من راضی نیستم- نمے خواہم- عروسی بکنی،

پانشو ابروہیم+

حیدر بیگ- گیرم که عروسی نخواستی- نان ہم نمے خواہی؟

شاید۔ من یک راہ مداخلے داشتہ باشم؟

صونا خانم۔ خدا کریم است۔ گشنہ نمے خواہیم ماند۔

حیدر بیگ۔ دیگر چہ طور گشنہ نخواہیم ماند؟ مے گوئی دزدی نروم۔ مال فرنگ نیارم۔ نان کہ از آسمان نمے بارد!

صونا خانم۔ صبح شدہ پاشو! بروئیم۔ مرا ببر۔ تو سے خانہ است بگذار۔ بعد از دو ہفتہ مے خواہی بروپئے مال فرنگ۔

حیدر بیگ۔ چونکہ رخصت مے دہی ایں ہفتہ را ہم در خانہ پدرت باش۔ اگر بعد برائے تو عروسی نکردم نبردم۔ پس کمتر از ن کسے نیست۔

صونا خانم۔ نمے خواہم۔ نمے خواہم۔ من آلان خواہم رفت۔ شو ابرویم۔

حیدر بیگ۔ دورت بگردم! دروت بجانم! پائے ترا می ہم۔ قربانت مے روم۔ دو ہفتہ مہلت مے گیرم۔ صبر کن۔ واللہ! ر از دو ہفتہ عروسی کردہ مے برمت۔ خاطر جمع بپئے عروسی! ایں در بردن تو از برائے من از مرگ بدتر است۔ پیش پدر و مادرت خجالت نگذار۔

صونا خانم۔ دو ہفتہ صبر کردن برائے من از عذاب جہنم کل تر است۔ دیگر تاب نمے توانم بیاورم۔ پاشو! برویم۔

حیدر بیگ۔ ترا بخدا! حرف مرا بشنو۔ قبول کن۔

صونا خانم۔ رہا مے کند بگریہ کردن) حیدر! ہیچ معلوم شو دولت از من سرد شدہ است۔

حیدر بیگ - صونا خانم! دلم را خون کن - حالاکہ دوام
کنی - وہ پاشو! سوار شو - برویم +
(صونا خانم مے خواہد پا بر رکاب بگذارد - در آں حال صبح سفید
طیبہ خانم مادر صونا خانم از آلاچیق بیروں آمدہ صدا مے زند) +
طیبہ - صونا! صونا!! صونا ہوے!!!
صونا خانم - اے واے جانم! ننم صدا کرد - دیگر نے
بروم +
(زود شو وا سے چشمہا اندر زمین)
حیدر بیگ - آہ! آہ!! دختر! پس من چہ کنم؟
صونا خانم - دیگر برو - واللہ نیست - ننم آلاں مے آید
حیدر بیگ - پس کے بیایم؟
صونا خانم - دیگر ہیچ وقت نیا - برو - مرا دیگر نے
بہ بینی +
حیدر بیگ - صونا! حرفت را بر گردان - اگر نہ ایں خنجر
پیشت رو بیت سے زخم بر دلم - خودم را مے کشم +
صونا خانم - نہ - نہ بخدا! برو - پیچے مال فرنگ -
گرد - بیا - عروسیت را بکن - برو - ننم ترا نہ بیند - خودت را
کشتی - من با بخت سیاہ خودم بودم +
حیدر بیگ - دگردنش را بغل گرفتہ - رویش را بوسیدہ) حالا
دیگر - دردت بجانم! غصہ نخور - خودت اذن دادی +
طیبہ خانم - اے دختر صونا! کجائی؟

(حمید بیگ زود سوار شده بے اکروه دور مے شود) *

صونا خانم - اے ننه! اینجا ہم مے آیم *

طیبه خانم - (مهربوط شده) اے دختر! این وقت در بیابان کارت چه بود؟

صونا خانم - اے ننه جان! روز اینجا قالیچه انداخته نشسته بودم. شب خاطرم آمد. قالیچه اینجا مانده است. از رختخواب که پا شدم - آمدم. بردارم که اول صبح و چهارگاه و گلها و گاو سالداران هاے شود - مے برند. قالیچه را برداشتم مے آمدم لنگه کفشم از پایم در رفت تاریک است - نمی توانم بجویم *

(خم مے شود جستن کفش) *

طیبه خانم - پات را نمی توانی درست زمین بگذاری؟ کدام طرف افتاد؟

صونا خانم - ہمین جا افتاده ها!

(دست بزمین مے مالد - طیبه خانم هم کج مے شود) *

طیبه خانم - اگر اینجا افتاده است پس کو؟ *

صونا خانم - ها! ها ہمین - این است جستم *

(لنگه کفش با دست گرفته نشانش مے دهد) *

طیبه خانم - ده! پاکن - برویم *

(صونا خانم کفش را پا کرده همراه مادرش مے رود) *

پرده مے افتد

مجلس دوم

(دوافع مے شود در قریہ آنچہ بدیع دکالیکہ قدرے خدک کرپاس شدہ چیت ہاے وسط ریختہ شدہ وحاجی قرہ نیم ذرعے دست گرفتہ بے دماغ وملول نشستہ است)۔

حاجی قرہ۔ (پیش خودتنہا) خدا خراب کند ہمچو بازار را بیروچنیں بدہ لبتا نزا۔ سگ پدرے خدک وشیلہ فروش این کارکن وسنش مجرب بودہ است۔ سہ ماہ است در قلعہ جنس خریدہ ام۔ آوردہ ام ہنوز پنج توپ فروش نکردہ ام۔ کسے نیست کہ برروے مال نگاہ کند۔ با دولت روس واد وستد با لمرہ بریدہ شدہ جنس مثل میراث گشتہ طاعون آبخار ریختہ۔ کسے نزدیکش نمے رود۔ بایں بازارتا کیساں دیگر مال فروش نخواہد رفت۔ تمام نخواہد شد۔ خانہ خراب شدم رفت۔ ایں چہ کارے بود۔ کہ پیرسن آمد۔ پانصد منات پول نقد بہری۔ مداخل ومنفعت پول جہنم۔ یا ہم ہم دست نیاید۔ ہیچ چیزے کجا دیدہ شدہ ؟ کہ نشنان مے دہد؟ خانہ ات خراب شود چیت فروش! درتزا خدا بندو۔ شیلہ فروش! چادرہ فروش! آہ ہرگز خیر نہ بینی انشاءاللہ۔ صحیح وسالم منفعت مالت را نہ خوری ہمچو کہ فروختی۔ اوف! اوف!! (دست تاسف بزانو میزند) بے مروت! صدبار قرآن خورد۔ پیغمبر یاد کرد۔ کہ بسیار مال رواج است در بازار آنچہ بدیع۔ درعرض سہ روز ہمہ را مے فروشی۔ سہ روزش سہ ماہ شدہ۔ سہ ماہ ہم

سہ سال خواہد شد - ایں مال مشکل فروش بر وو - خوب مطبوعم کرد ازیں قرار درست صدمات ضرر دارم - ایں درد مرا بے شک خواہد کشت ؂

دریں حال غفلتاً خداوردی موذن مے رسد ؂

خداوردی - سلام علیک - حاجی آقا! اسم شریف! پدرت چیست ؟

حاجی قمرہ - علیک السلام - آقا! نا شور فرمودید ؟ توبے چیند ؟

خداوردی - خیر عرض کردم اسم شریف ابوی را بفرمائید ؂

حاجی قمرہ - مے خواہی چہ کنی ؟ باسم پدر من چہ کار داری عزیز من ؟

خداوردی - من چہ کار دارم ؟ سورۂ جمعہ خواندہ ام - مے خواہم - برائے پدرت فاتحہ بدہم ؂

حاجی قمرہ - بفرما ایں عمل خیر از کجا بخیال شریف شما رسیدہ است ؟ بسیار خوب ؟ خیلے مرا خوشحال کردی ؂

خداوردی - از کجا بخیال من رسیدہ است ؟ بسیار خوب ! امروز صبح اندر خانۂ ما نہ شے گذشتید ؟ بہ بندہ زادہ نفرمودہ اید ؟ کہ پدرت را بگو سورۂ جمعہ بہ پدر من تلاوت کند - بیا بد یک عباسی مے دہم ؂

حاجی قمرہ - من ؟ یک عباسی ؟ چہ طور ؟ چہ مے گوئی ؟ دیوانہ شدہ کہ ؟

خداوردی - حاجی ! ہنوز دیوانہ شدن من جہتے پیدا نکردہ

است - خودت سفارش کردهٔ پسرم هم بمن گفته است - سورهٔ جمعه را هم خوانده ام - اگر عباسی را ندهی - آن وقت دیوانه خواهم شد *

حاجی قره - مرد که؟ سر خود ترا چه شده بود به پدر من قرآن بخوانی؟

خداوردی - من هرگز سر خود نخوانده ام - تو گفتهٔ من هم خوانده ام *

حاجی قره - من هیچ وقت هیچ حرفی نزده ام - و هرگز محال است که بزنم - از من هیچ کار بی فشرده است - من همیشه خودم برای پدرم قرآن خوانده ام - و لیکن هیچ نشده است که پول بدهم - قرآن بخوانند - در عمرم نکرده ام - نه هرگز هم بخیالم نیامده است که بکنم *

خداوردی - حاجی! یک عباسی دیگر چه چیز است؟ این قدر حرف بزنی - نگفته باشی هم نقلی ندارد - یک عباسی را مرحمت بکن بروم اگر چه پسرم خصوصاً شما را گفته و نشان هم داده *

حاجی قره - عزیز من! پسرت اشتباه شده است - احتمال دارد کسی دیگر گفته باشد - برو پیدایش کن - عباسی را بگیر - من با این کساد بازاری یک شاهی ندارم یک عباسی را از کجا بیاورم - لشکا به هم امروز و شنت هم نکرده ام - ترا بخدا! حلوا و دکان را بگیر مشتری می آید - رو می شود *

(خداوردی می رود - بعد عسکر بیگ و صفر بیگ و حیدر بیگ می آیند) *

عسکر بیگ - سلام علیکم حاجی!

حاجی قره - (سرش را بلند کرده) وعلیکم السلام - حاجی قربانتان بروم -
بفرمائید - تو نشینید (دیگها داخل دوکان شده می نشینند) +

حاجی قره - خوش آمدید - دردتان بجان حاجی! صفا آوردید -
دوکان از خودتان است، پیشکش شما است - چه چوق میل دارید؟
قلیان میفرمائید؟

عسکربیگ - قلیان میکشیم حاجی!

حاجی قره - حاضر الآن چاق میکنم - دردتان بجانم!
(زود قلیان را چاق میکند) +

عسکربیگ - حاجی! حالت بازارتان چه طور است؟ فروش
تان خوب است؟

حاجی قره - خدا برکت بدهد مال که خوب شد - بازار کساد
نمی شود - خوشبختانه میدانی که من مال بد وارد دوکان نمیکنم - پریروز
جنس دوکان من فروش میرود - دیروز دوکان بسیار خالی شده بود
قلعه پیغام کردم - غلام بچه شما این مال را تازه فرستاده است. تازه ام
آورده ام چیده ام + (قلیان را میدهد - دست دراز میکند - از فندک وشا
میریزد پیش حضرات) حاجی قربان شما! هرچه میخواهید - روا کنید
بخانه کعبه! به بیت الله که رفته ام! بقرآن قسم! بحق پیغمبر که
پسرم عروسی بدل را نه بینم! اگر دروغ بگویم! همه آنچه بدیع ز
چهم برقی بهتر ازین چیت وفندک یا جراین هیچ جا دکان هیچ کسی به
نمی رسد - قماش اینها قماش دیگر دارد - مشتری مجال نمیدهد - از زیر
سرم می آرم - ازان سرمی برند - فردا اگر اینجا گذرتان بیفتد - یکی

ازینہا را در دوکان نخواہید دید۔ بخرید ببرید مبارک تان باشد
پول تا حلال است بمال خوب ہم قسمت شدہ است ٭

عسکر بیگ۔ مے خواہیم چہ کنیم۔ حاجی! زحمت بیجا کشیدہ اید
پارچہ ہا را ہم مے زنی۔ اینجا مے ریزی ٭

حاجی قرہ۔ (متعجب و اوقات تلخ) چہ طور مے خواہیم چہ کنیم؟؟
مگر خرید نخواہید کرد؟ شب عید است۔ تدارک نباید بہ بینید؟
رخت ہے نمے خواہید؟

عسکر بیگ۔ خیر حاجی! برائے رخت خریدن و تدارک
عیدی نیامدہ ایم۔ مطلب دیگر داریم ٭

حاجی قرہ۔ پول نقد نداشتہ باشید با روغن گاو ہم معاملہ مے
کنم۔ بشرطیکہ خالص روغن گاو باشد ٭

حیدر بیگ۔ اے مرد عزیز! اگر روغن داشتہ باشیم۔ خودمان
مے خوریم۔ روغن گوسفند ہم نمے رسد۔ تا چہ رسد بر روغن گاو ٭
عسکر بیگ! گوشت اینجا باشد بہ بین چہ مے گوید ٭

حاجی قرہ۔ (اوقاتش تلخ شدہ) شما را بخدا! زحمت بکشید تشریف
ببرید۔ یک وقت دیگر تشریف بیاورید۔ حرف بزنیم در دکان را نگیرند
حالا وقت آمدن مشتری است۔ مے آیند رو مے شوند ٭

عسکر بیگ۔ حاجی! ما ہم مردانے ہستیم۔ شما را مرد مے
دانستیم۔ کہ پیشت آمدیم۔ فروش را یک ساعت دیگر ہم مے توان کرد
چہ خبر است؟ ما ہم کارے داشتیم کہ خواستیم ترا بہ بینیم ٭

حاجی قرہ۔ سبحان شما! بخدا! مجال ندارم۔ بعد ازین باز ہمہ گر

را خواهیم دید. آلان تشریف ببرید. زحمت نکشید*
حیدر بیگ - مرد عزیز! مے خواهی جواب مال نکنی؟ تو چه طور آدمی؟ این چه حالتے است که تو داری؟
حاجی قره - قربانت بروم جواب که نکردم. خواهش کردم. که مرد کاسبم. بضرر من راضی نشوید. اگر شما نیامده بودید تا حال هفت و هشت ده توپ چیت و قدک فروخته بودم*
حیدر بیگ - عسکر بیگ عجب مارا پیش آدم آورد - پا شویم برویم. اینکه فائدہ ندارد*
عسکر بیگ - شمارا بخدا حرف نزنید - به بینم. حاجی! اگر زحمت نمے شود غلامان دیگر بما باده بکشیم. برویم*
حاجی قره - بمرگ فرزندم! دیگر توے کیسه تنباکو نیست - همه اش همان بود. ته کیسه را تکان دادم. چاق کردم. تشریف ببرید. خوش آمدید! از حمت کشیدید!
عسکر بیگ - راست است وقتے که خدا از آدم گرفت - بنده نمیتواند بدهد. من خودم مے دانم. سه ماه است در آنچه بدیع سه توپ چیت و قدک نتوانستهٔ بفروشی - یک عالم ضرر داری - ما آمدیم که در سر پانزده روز صد منات خیر بشما برسانیم - چه فائده؟ بخت تا کار نکرد - خدا حافظ! (پا مے شوند راه بیفتند)*
حاجی قره - اینجا نگاه کنید به بینم چه مے گوئید؟ چه طور سه پانزده روز صد منات بخشی؟ یعنی چه؟
عسکر بیگ - دیگر چه بگوئیم؟ تو که گوش نمے دهی آشکار

پیش ما باشد قراول. با چه مے تواند بکند*

حاجی قره۔ قراول و یساول را کنار بگذار۔ هرگاه قزاقها نباشد بخدا! ما هے دو دفعه تبریز مے روم بر مے گردم۔ قراول و یساول بمن چه خواهد کرد؟ من از لطف خدا اینها بیست تاش را جواب مے دهم۔ اما وقتے که اسم روس مے برند دلم مے لرزد شمشیر و تفنگ اینها این قدر ما را مے ترساند که آمد و شد مجلس استنطاق لرزه بجان من مے اندازد۔ داستنش از ین قزاقها باید ترسید که شر و غطا از اینها خارج نیست و نخواهد شد*

عسکر بیگ۔ ایه! ما پنجاه تا گذرگاه بلدیم۔ قزاقها را فریب مے دهیم۔ از جاے مے گذریم که گرد و پاے ما را نه بینند تا چه رسد بخود ما*

حاجی قره۔ حالا از ین آمدن پیش من غرض تان چه چیز است؟

عسکر بیگ۔ غرض ما این است۔ از نشستن اینجا جز اینکه پشت بچشم و روت مے نشیند ما خلے نخواهی کرد۔ پاشو! پول زیادے بردار هم براے ما هم واسه خودت۔ برویم تبریز۔ ما که از خرید و فروش آنجا سر در نمے بریم سر رشته اش نداریم۔ براے خودت و براے ما خرید بکن۔ ما هم ترا صحیح و سالم با مال و جان تا اینجا مے آریم پانزده روز صد تومان پنجاه تومان منفعت دارد۔ منفعت پولے که بما داده بده بما منفعت پول خودت هم بمال خودت*

حاجی قره۔ خوب! پولے که بشما میدهم۔ نفع پول من کجا میرود!

عسکر بیگ۔ آخر عوض نفع پول ما هم قدر حق شما قبولی

کنیم - ترا از دزد و مزد و سلامت نگاه مے داریم - بمنفعت مے رسانیم دیگر زیاد تر ازیں چہ مے خواہی ؟ پونزده روزه از ما نفع پول خواستن برائے شما قبیح است - قدرش قابل نیست ؟ بے وجود ما که تو نمے توانی تبریز بروی - و نمے توانی مال بیاری +

حاجی قره - چرا نمے توانم بروم - بخواہم امروز مے روم ، ہیچ کس ہم نمے تواند یک پوش از من بگیرد - من خودم مکرر به بدزد و راه زن دچار شده ام - دعوا ہا کرده ام +

عسکر بیگ - آ ! جانم ! صد از دہا باشی تنہا ایں راه نمے توانی بروی - بیائی تا که انکار رشادت ترا نکردیم +

حاجی قره - راستی ! من پول بے منفعت دادن را عادت نکرده ام - اگر نفع پولم را کم مے کنید گوش بحرف شما نمے دہم +

عسکر بیگ - نفرے صد تومان بدہی - تا پانزده روز چه قدر منفعت مے خواہی ؟

حاجی قره - صد تومان پنج تومان نفع برمے دارم - زیاده ہر چه ماند مال شما +

عسکر بیگ - (رو مے کند بحیدر بیگ و صفر بیگ) چه مے گوئید رفقاء ؟ راضی مے شوید ؟

حیدر بیگ و صفر بیگ - چه با پدر کرد ؟ راضی ہستیم +

عسکر بیگ - حاجی ! وه - پاشو - پول حاضر کن +

حاجی قره - کے مے روید ؟

عسکر بیگ - امشب باید برویم +

حاجی قره - خیلے خوب - پول حاضر است. بروید - اسباب سفرتان را بپوشید - طرف شب بیائید خانهٔ ما - من هم تدارک اسب و اسباب خود را به بینم - برویم ٭

بیگ ها - (رها شده) خدا حافظ حاجی! (مے روند) ٭

حاجی قره - (در پشت سرشان) خوش آمدید - بے وقت نیائید ٭

بیگ ها - خاطر جمع باش ٭ (دور مے شوند) ٭

حاجی قره - (تنها) بسکه همراهی پدر سوختهٔ صاحب مال قلب نشستم - جانم تلف شد - تا قیامت اینها فروش نخواهد رفت - مے گویند مال فرنگ خرید و فروش نکن - سوداگری هم مے کنی - مال روس و قزلباش بخر و بفروش - من چه خاک بسر بریزم؟ - این مال روس و قزلباش چرا فروش نمے شود؟ خیر تا یک هیچ کاره نمے شد نمے توانستم ضرر اینها را در بیارم - پا شوم - بروم خانه - تدارک خودم را به بینم - هیچ خبرے کم اتفاق مے افتد - والّا من غصه مرگ مے شدم - (دکان را قفل مے کند مے رود) ٭

پرده تبدیل مے شود

در آن اثنا وضع مجلس تبدیل یافته خانهٔ حاجی قره بنظر مے آید ٭

حاجی قره کلید در دست اسباب صندوق را باز کرده از کیسه تومانها را بیرون آورده سی صد تومان شمرده سوا سوا کیسه ها مے گذارد - بعد مے رود تفنگ و طپانچه و شمشیرش را رفته آورده پیش خود جمع مے کند

در همین بین تکزبان زن حاجی قره مے رسد ٭

تکذبان - مے خواہی چہ کنی ؟ بازایں اسباب ویراق را چرا پیش خود ریختۂ ؟

حاجی قرہ - مسافرم مے خواہم بروم بیرون ها ٭

تکذبان - بازکجا میخواہی بروی ؟ بگو ببینم ٭

حاجی قرہ - شما نباید بدانید ٭

تکذبان - چرا نباید بدانم ؟ دزدی ؟ که از من پنہان بکنی ؟

حاجی قرہ - یک ہیچ چیزے ٭

تکذبان - اگر ہیچ چیزے است که ہرگزنے توانی بروی پاشو برو در دکانت و مالت را بفروش ٭

(اسباب را از پیشش جمع مے کند) ٭

حاجی قرہ - خدا دکان را خراب کند - آتش بگیرد - مال اگر فروش مے رود ؟ تو ہم نے گذاری - چارۂ سرخودم را بکنم ٭

تکذبان - مرد البصرت چہ شدہ است ؟ نگزنگذارم چارہ اش را بکنی ؟ چہ مے گوئی ؟

حاجی قرہ - دیگرمے خواہی چہ بشود ؟ خانہ خراب شدم درست صد منات تا حال ضرر دکان و خسارت ایں مال را دارم نان از گلوم پائیں نے رود ٭

تکذبان - کلوت ہیچ بگیرد انشاء اللہ کہ آب ہم پائیں نرود لئیم مثل اینکہ بچہ ہا قاب جمع کنند - ایں قدر پول را جمع کردۂ - مے خواہی چہ کنی ؟ صد سال دیگر عمرداشتہ باشی ؟ ہمہ اش را بجوری - بپوشی عیش و نوش بکنی پول تو تمام نمے شود - برائے

صدمات ضرر چه؟ خودت را مے کشی دیوانهٔ مگر؟

حاجی قره - بلعنت خدا گرفتار شوی - زنکه تخمتان بآتش بیفتد! از روے زمین نیست شود! انشاءالله + گم شو از اینجا بے شعور گول +

تنگذبان - مردکه دیوانه شدهٔ! من از خانهٔ خودم کجا گم شوم؟ بگو ببینم - کجا مے روی؟ من هم بدانم +

حاجی قره - بجهنم! گور سیاه! دست نے کشی؟ چه میخواهی از جان من؟

تنگذبان - کاش تا حال رفته بودی - جان من هم خلاص شده بود - کے آن روز را خواهم دید که عیشے و جشنے بکنم - چه فائده؟ راه عزرائیل بند شود که مثل تو نحس و نجس را از روے زمین گذارده تازه جوانان را بخاک سیاه مے فرستند +

حاجی قره - از نحس نجس های روے زمین بے خودتی - که طوق لعنت شده بگردن من حقیرا افتادهٔ - من در عمر خودم بکسے اذیتم نه رسیده - ضررے نزده ام - من چرا نحس و نجس مے شوم خدا لعنتت کند - انشاءالله +

تنگذبان - اگر ضرر نزدهٔ خیر هم نرساندهٔ نحس و نجس بجهت این که مالت را نه خودت میخوری و نه صرف عیالت میکنی - اگر بمیری هیچ نباشد - زن و بچه ات اقلاً نان سیری مے خورند - بمیری - انشاءالله

حاجی قره - زن و بچه زهر مار بخورند - خودت بمیر - من خلاص بشوم +

تنگذبان - خانۂ تو کہ زہر بارہم بہم نمے رسد - اگر باشد آں راہم مضایقہ مے کنی راضی نمے شوی - بخوریم - بمیرد کسیکہ مال خودش نمے تواند بخورد ۔

(دراں اثنا بیگہا صدا مے کنند) حاجی! حاجی!!

حاجی قرہ - زنکہ! برو آں طرف - مردم آیند اینجا ۔

(تنگذبان زود رد شدہ پشت در گوش مے دہد - بیگہا مسلح بکل داخل مے شوند) سلام علیک حاجی!

حاجی قرہ - علیکم السلام! حاجی قربان تاں برود! بفرمائید بنشینید ۔

عسکر بیگ - حاجی! حاضری یا نہ؟

حاجی قرہ - بلے! دورت بگردم! حاضرم - اینہم پولہا است سوا کردہ ام - اما دروت بجان حاجی! اسی صد تومان را خودم برمے دارم - ورنہ بر پیشی روے خود تاں چارے و پارچہ مے خرم مے سپارم دست تاں بیاورید ۔

عسکر بیگ - ہیچ چہ حاجی؟ اینجا لب پاری چہ مے شود؟

حاجی قرہ - آں طور بہتر است - ہیچ تفاوتے ندارد ۔

عسکر بیگ - چہ تفاوت دارد؟ باشد - دہ - باشد - برویم ۔

حاجی قرہ - قدرے صبر کنید غلام بچہ را فرستادہ ام تنہا و نوکر مرا بیاورد ۔

عسکر بیگ - چند تا اسب ہمے داری - حاجی؟

حاجی قرہ - سہ تا - قربان تو! یکے را غلام بچہ سوار میشود

یکے را ہم خودم یکے را ہم بارے کنم۔ نوکرہ جلوش را مے کشد۔ شما چند تا برے دارید؟

عسکر بیگ۔ ما ہم نفرے دو تا اسپ برے داریم یکے برائے سواری یکے برائے بارگیری۔ این یراق و اسباب از کیست حاجی؟

حاجی قنبرہ۔ بلے از خودم است۔

عسکر بیگ۔ خیلے خوب اسپ ہپوش۔

حیدر بیگ۔ واللہ حاجی! اگر آدم ناشناسے ترا بہ بیند زہرہ ترک مے شود۔

صفر بیگ۔ بخدا کہ من بحاجی این گمان را نداشتم۔

حاجی قنبرہ۔ مردی در وقت کار معلوم مے شود۔ در دست بجانم شما ہمیں ذرع کن جا آوردہ اید و اخل حساب نمے دانید۔ اما انشاء اللہ مے بینید کہ من آدم ترسو نیستم۔ تعجب دارم از بعضے سوداگرہا کہ در رہگذر مال شان را ریختہ خالی برے گردند۔

صفر بیگ۔ حاجی! سوداگرہا مال شان را بے جہتہ نمیدہند مال بگیرہا نا قولا بیند۔ مے دانی بچہ حیلہ کار یہا پیش مے آیند۔ در لباس لیسادل قزادل خود را مبردم نشان مے دہند۔ کہ آدم بشناسد۔ گاہے اسپ پالانی یا آلاغ سوار مے شوند۔ گاہے پیادہ مے زسباب و یراق جلو آدم مے آیند۔ تو ہم چہ مے دانی مے گوئی قنبر رہگذر است۔ چونکہ رو برو و نزدیک مے رسند ہیچ مے فہمی۔

اسباب و یراق از کجا پیدا شد - دیگر مجال دست و پا جمع کردن نمانده
لخت مے کنند ہر چہ داری مے گیرند ⁂

حاجی قره - اینہا ہمہ از ترس و بے احتیاطی بسر آدم مے
آید - آدم نباید ہیچ کس را نگذارد و نزدیک خود - در ہر لباس مے
خواہد باشد - بگید فقط دشمن دچار شوند - ببیند که چہ بسر ایشان مے آرم - ہمہ
ایشان تو بہ مے کنند ہم - که ہرگز سر راہ ہیچ رہگذر رہے را نگیرند ⁂

صفر بیگ - بلے راست مے گوئی - آدم باید احتیاط را از
دست ندہد - و نترسد ⁂

(دریں اثنا کرم علی نوکر علی دہل پیش وارد مے شوند) ⁂

کرم علی - آقا اسب ہا حاضر است - کجا مے خواہی بروی ؟

حاجی قره - تبریز ⁂

کرم علی - مرا ہم مے خواہی تبریز ببری ؟

حاجی قره - بلے ⁂

کرم علی - برائے چہ مے روی آقا ؟

حاجی قره - بتو چہ ؟

کرم علی - بمن چہ ؟ خود مے گوئی ترا ہم مے برم - ندانم
کہ بچہ کار مے روم ⁂

حاجی قره - مے روم خرید مال فرنگ - بار مے کنم گردہ ؟ یا بو -
تو ہم جلوش را مے کشی ⁂

کرم علی - آقا ! تو کے تذکرہ گرفتی کہ تبریز بروی ؟

عسکر بیگ - تذکرہ لازم نیست ⁂

کرم علی۔ ہیچ باشد من نمے روم۔ یکدفعہ ازینجا لبسالیان بے
بلیط رفتم۔ مودراو گرفت آن قدر تو کم زد کہ آلان ہم دردش را
فراموش نہ کردہ ام +
عسکر بیگ۔ نترس۔ مود راو ہرگز رفتن ما را نخواہد فہمید +
کرم علی۔ راستش این است کہ وعدۂ من نزدیک است۔
تمام شود مے خواہم بروم۔ نوکر کس دیگر بشوم۔ حاجی مواجب را
بسیار کم مے دہد۔ علی الخصوص شکم ہم اینجا سیر نمے شود۔ من کہ
نمے روم +
عسکر بیگ۔ تو این سفر را با ما بیا۔ در راہ ہر چہ شکست جا
بگیرد۔ بشما نان مے دہیم۔ یکے یک توب چیت بتو ہم مے بخشیم +
کرم علی۔ حاجی ہم مے بخشد؟
حاجی قرہ۔ بار مرا صحیح و سالم بیاری برسانی من ہم برائے
خیر شما تلاش مے کنم۔ چیت ہا را کہ بیگیا بشما مے دہند۔ گراں تر
مے فروشم +
کرم علی۔ باشد این ہم کہنی۔ باز خوب است +
حاجی قرہ (بہ بیگہا) بفرمائید برویم +
(ہمگی بیروں مے روند۔ بعد نگدبان مجلس مے آید) +
نگدبان (تنہا) اے وائے! ویدی۔ خدا خانہ شاں را خراب کند
شوہرکہ دم را تا بیدند۔ بردند۔ برائے مال غدغن۔ کارے بسرش بیاید
بچہ ہام یتیم خواہد ماند۔ وائے! وائے خدایا! (زند بزانو نشہ) +

پردہ مے افتد

مجلس سوم

(واقع مے شود در کنار رود ارس سمت نخجوان بیگها و حاجی قره از تبریز مال فرنگ خریده برگشته کنار ارس پیاده شده در گوشهٔ گرد هم آمده اند. رودخانه ارس غرش ها غرش جاری مے شود۔ شبے است پر مه برق هم گاه گاہے مے زند)

حیدر بیگ۔ الآن از اینجا نمے شود گذشت۔ باید سه چهار گذرگاه پائین تر رفت ها و هوئے کرد۔ قیل و قالے انداخت۔ تا قزاقها تمام جمع بشوند آنجا۔ بعد ما برگردیم۔ از همیں جا بگذریم۔ بروئیم۔

عسکر بیگ۔ اے مرد! در همچه در رطوبت هوا قزاقها همه زیر سقف جمع شده۔ کنار ارس الآن جن هم پیدا نمے شود۔ همیں جا که آمده ایم بگذریم۔ بروئیم۔

حیدر بیگ۔ هرگز نمے شود من این طرف ارس خیلے دزدی آمده ام همیشه قزاقها کنار ارس کمین گاه دارند۔

حاجی قره۔ حیدر بیگ درست مے گوید۔ احتیاط را از دست نباید داد همان طور که او مے گوید همچو مے کنیم۔

صفر بیگ۔ حرف حاجی محکم تر است۔ مے رویم پائین ہا و ہوئے مے کنیم۔ حاجی! تو پیش بارها باش۔ تا برگردیم۔

(بیگها میروند پائین۔ کمے مے گذرد که ها و هو بلند مے شود۔ قزاقها از بالا دسته بدسته سه نفر چهار نفر بنا مے گذارند۔ پائین آمدن)

یکے از قزاقها۔ آه! ملعونها یقین وزیدند۔ اسب آورده اند۔

مے خواہند بگذرانند +

دومے - من ہیچ مے دانم اینہا قاپاقچی باشند - پنجے سال
فرنگ رفتہ بودند - آمدہ اند +

سیمے - ہرکس کہ مے خواہد باشد پدرش را مے سوزانیم +

(دنبالۂ قشرا قبا بریدہ مے شود - باو ہوا آرام مے گیرد - بیگہا نزد حاجی
قرہ حاضر مے شوند) +

حیدر بیگ - وہ! زود باشید - بزنید بآب کہ وقت معطلی نیست +

(ہمہ میپرند در رودخانۂ ارس - میان آب اسب حاجی قرہ سکندری
میخورد - حاجی از پشت اسب بروے آب افتادہ آب مے بردش -
بر مے خورد - بشاخۂ درخت بیدے کہ کنار رودخانہ بلند شدہ بآب
افتادہ بود - ودودستی بشاخۂ بید چسپیدہ داد مے زند) +

حاجی قرہ - امان! اے حیدر بیگ! اے امان! عسکر بیگ!
آصفر بیگ! بداوم برسید کہ خفہ شدم - مردم - امان! برادر .....

حیدر بیگ - حاجی! کجائی +

حاجی قرہ - اینجا - بشاخۂ درخت بید چسپیدہ آویزانم +

حیدر بیگ - اے خانہ خراب شدہ! جائے گودی ہم افتادہ
کہ بیرون آوردنت ممکن نیست +

بدل - اے قربان تنال بروم! باہم ماندہ در آرید +

کرم علی - بگذار خفہ شود - بمیرد - مال و دولتش بر بزد - بماند
پنج روز دنیا بخور - عیشش کن - بچہ در دست مے خورد - ہنوز بنشوی +

عسکر بیگ - مردکہ! حفنگ نگو - طناب را در آر - بدہ اینجا +

(کریم علی زود طناب را در — می دهد)

حیدر بیگ — عسکر بیگ! زود باش — طناب را بیار

(عسکر بیگ طناب را — می رساند)

حیدر بیگ — حاجی! طناب را که می اندازم — بگیر

حاجی قره — آی قربانت شوم! نمی توانم بگیرم — اگر دستم را از شاخه بردارم — آب چرز و راست — می بردم — حلقه بکنید — بیندازید بیفتد به کمرم

(حیدر بیگ طناب را حلقه کرده می اندازد — می افتد بگردن حاجی قره — و می کشد — حاجی دو دستی از طناب چسپیده خفه کنان یکنار ارس می رسد — وا می ایستد — آبش می ریزد)

حاجی قره — خانه اش خراب شود کسی که مرا باین روز انداخت درش بسته شود آنکه مرا از دکانم آواره نمود

حیدر بیگ — حاجی! در سفر کارها سر آدم می آید — نباید دل تنگ شد — وقت گفتگو نیست — همت بکنید برویم — یکدفعه می ریزند سر ما — رسوا مان می کنند تا زود است باید از کنار ارس کناره بکشیم — در نیستان قائم بشویم — وقتیکه نصف شب شد — مردم خواب رفتند — راه بیفتیم

(همه از کنار رود خانه کناره رفته از چشم ناپدید می شوند — بعد ده نفر از سپاهی مسلح از گوشه می رسند)

افسر (یوز باشی) ایستید — شیرم سرکرده! شیرم فراست! شیرم قهرمان! شما سه تا پیش من وا ایستید — جلو بروید — تفنگهایتان را حاضر داشته باشید — هر وقت گفتم — بلا تأمل بزنید — بزنید شما را من باسم و رسم نشان داده خواسته ام برای همچو روزی اگر

شما پیش من باشید صد تا را جواب مے دہیم - اے بچہ ہا ہنگی پشت سر ما باشید. نترسید - انشاءاللہ ما را کہ دیدند بار شان را ریختہ مے گریزند - اگر نہ گریختند - دست باز کردند - خدا مے داند - ہمہ شانرا مثل جنگل ریزہ ریزہ خواہیم کرد ٭

سرکزہ - آ یوزباشی ! از کدام طرف خواہند آمد ؟

اوہان - از ہمیں جلوہاں خواہند آمد - قاصد خبر شان را آوردہ گفتہ است غیر ازیں راہ ندارند - بیایند - سرکزہ متوجہ باشید - انشاءاللہ ازیں بارہا یکے پنجاہ منات زیادہ تر بخشش خواہیم برد ٭

سرکزہ - آ ! یوزباشی ہشت بارہا شانرا خواہید گرفت ؟

اوہان - خدا میداند کہ تا خورجین شانرا ہم خواہم گرفت ٭

سرکزہ - آ ! یوزباشی ہیچ انیستند - ہرچہ باشد باز قمرا باغی ہستند - اہل ولایت حساب مے شوند - اگر با ملاحظۂ حالت آنہا را نکنیم - پس کہ خواہد کرد ؟ باز باید چیزے بجوشان واگذاریم کہ نفرین مان نکنند ٭

اوہان - پسر ! چہ حرفے است مے زنی ؟ جانب داریئے مردم بما ماندہ است ؟ جانب داری کردن ملاحظۂ اہل ولایت نمودن از نفرین خلق خوف کردن با نوکری نمے سازد - خدمت دیوان انجام نمے گیرد ٭

سرکزہ یوزباشی ! پیش بروم ببینم مے آیند یا خیر ٭

اوہان - خوب - احتیاط خود ترا داشتہ باشی - مبادا !

۱۶۶ (۳) ے

بگیما پیش پیش حاجی قرہ پشت سر بار ہا در وسط مے رسند) ٭

حیدر بیگ (تفنگ دست گرفتہ پیشتر مے آید) اے سوارہ ! چہ کارہ اید؟ سر راہ را چرا گرفتہ اید؟ از راہ بیرول بروید٭

اوہان - ہا! از راہ چرا بیرول برویم؟ تو کیستی کہ ہیچو دلیرانہ حرف مے زنی؟

حیدر بیگ - قرشال! قراسورانی؟ راہ داری؟ تو چہ؟ سر راہ مردم را گرفتہ - ہر کہ ہستیم گفتم از راہ بیرول برو - بگو حشم - مے خواہی شکست راہ سفرۂ سگ بکنم؟ (تفنگ را بلند مے کند) اے پسرا عسکر بیگ! صفر بیگ! ایستادہ اید؟ چرا نمے زنید؟ بیفتید بزنید - بکشید٭

اوہان (در آمدہ باش از راہ کنارہ مے کنند) مرد عزیز! دیوانہ شدۂ - ہار شدۂ - گویا شما خون ناحق ریختن راہ آموختہ شدہ اید - اما عزیز من! ما ہم مردمانے نیستیم کہ ما را بکشید٭

حیدر بیگ - قرشال! یعنی شما ہیچو مردمان بزن بہادر ید - کہ کشتہ نشوید - بگیرید کہ آمد (تفنگ را دراز مے کند)٭

اوہان آ! جان عزیز! دیوانہ نباش - ہا! بہ بیں - بار فیتم بیا ایں راہ راست بگیر و برو - بخاطر خدا باعث خون ناحق مدام نشوہ ما کہ با شما کار نداریم٭

حیدر بیگ - نمے شود - قرشال! عوض آں خودنمائیے تو تا ترا نکشتم - ولتے نخواہم کرد٭

اوہان - بابا جان! من برائے خودنمائیے خود نگفتم کہ سر راہ مے

نیستیم - که بخواهید مارا بکشید" مقصود این بود که ما فرستاده و با مو و زاو هستیم - مارا بکشید - جواب مو و را و را چه مے دهید ؟

حیدر بیگ - قرشال! ما مے دانیم - جواب مو و را و چه مے دهیم ؟ جواب بدهیم ؟ انکار مے کنید ؟ اینجا استنطاق خانۂ روسی است ؟ احوال مے پرسد - گفتم سر راه را نگیر - از راه کنار برو - والا الآن همه را مثل برگ درخت مے ریزم ٭

اوهان - مے رویم - مے رویم - فرزندا دل تنگ مباش سرکز بچم! قراپت! قهرمان! برگردید برگردید - فرزندانم که از اینها بوے خون مے آید ٭

سرکز - آ - یوزباشی! برگردیم لیکن به مو و را و چه بگوییم ؟

اوهان - پس چه خواهیم گفت ؟ نمے بینی اینها وزدند قاچاقچی مال فرنگ که هیچ نمے شود - قاچاقچی از هیم فرشتے که یک سپاهی نمایان نشود مالش را مے ریزد - فرار مے کند - اینها مے خواهند مارا بکشند لعنت کنند - قاسد پدر سوخته سفیه اینها را ناحق قاچاقچی دانسته خبر آورده است ٭ (همه بر مے گردند)

سرکز - آ - یوزباشی! اگر مو و را و بپرسد به کسے دچار شدید ؟ کسے را دیدید ؟ چه بگوییم ٭

اوهان - مے گوییم ما قاچاقچی نا قاچاقچی ندیدیم سرکز ٭

سرکز - پس بگوییم به نزد دچار شدیم ؟

اوهان - آ - بچم! ما چه کار داریم بگوییم ؟ شتر دیدی ندیدی ؟ قراپت - خیر آ - یوزباشی! مے گوییم که به نزد دچار آمدیم زیاده

کردیم مے گفتیم - که هو و را و مرا فرستاده است تا ببینیم شما چه خواهید
گفت ما اہل یا دروت هستیم - آمده بودیم از شما هسوندها گاومیش
بخریم. معاملهٔ مال سرنگرفت برگشته ایم مے رویم۔

حیدر بیگ - خوب! زه بروید۔ دلغیط پا باش را زمین مے زند۔
زود زود بروید یا! وه - رفتند۔ دلرسنی پا تند تند مے دوند تا از چشم ها ناپدید
میشوند. پس از آن حاجی قره نزدیک تر آمده روی به کند برفقا) اے واو
بیدا! اے! ای ارسنی ها را چرا دل کردید؟ چرا دست و بال شان را
نه لبستید. ببینید اختلید با این نیستان۔ در اینجا بمانند تا ببینند۔

حیدر بیگ. برای چه حاجی؟

حاجی قره. برای اینکه مے روند۔ قنزاقها را بیاورند سر ما۔

حیدر بیگ. گاومیش خر را با قنزاقها چه سر و کار است؟ چه لازم
کرده است مجبور دش زحمت بدهد قنزاقها را بسر ما بیاورد۔

حاجی قره. شما نمیدانید ببینید اینها گاومیش خر نبوده اند حرف
شان اعتبار ندارد۔ بقول صفر بیگ اینها صد تا حیله در بغل دارند۔

حیدر بیگ - حاجی! من ضامن که درین سفر از اینها به تو هیچ وجه
ضررے نرسد۔

حاجی قره - چه مے گوئید؟ مگر منحصر همین سفر است؟ بایید
چند نفر ازین قبیل مردمان تنبیه کامل کرد که دیگر جلو قاچاقچی را
نگیرند. هیچ آدم ها را که جلو آدم مے گیرند۔ اگر آدم صحیح و سالم ول
کنند دیگر از دست اینها مے توان مال قاچاق آورد؟ آمد و شد کرد؟
بعد ازین دیگر من از هیچ سفر پر منفعت دست بردار نخواهم شد۔ و

چہ فائدہ ؟ من لشما خاطر جمع شدم عقب ماندم والّا ضرب شصت خود را با ینہا سے نمودم و از ین قبیل نادرستیہا از برائے آئیندہ راہ را پاک مے کردم ٭

عسکر بیگ ۔ خوب ۔ دفعہ دیگر کہ راست آمدی ضرب شصت رانشاں بدہ حالاکہ گذشت ٭

حاجی قرہ ۔ انشاء اللہ ۔ خواہید شنید ۔ وہ ! ہیے کنید ۔ برویم ۔ وقت ایستادن نیست ۔ باید امشب بہ قارقا بازار برسیم ۔ بدل را آنجا پیش شما بگذارم ۔ خودم با کرم علی پیش صفنیم ۔ بروم بآنچہ بدلیع ۔ فردا کہ روز جمعہ است ۔ بجمعہ بازار آنجا برسیم ۔ مال رابفروشیم ٭

حیدر بیگ ۔ حاجی ! از آنجا آں طرف تر تنہا مے توانی بروی ؟

حاجی قرہ ۔ از آنجا آں طرف تر دیگر قزاق مزاق کہ نیست ؟

حیدر بیگ ۔ قزاق نیست ۔ اما ایساول مورد را وہست ۔ دو چار بشوی آں وقت کارت خوبتر مے شود ٭

حاجی قرہ ۔ من خودم از خدا مے خواہم کہ بہ ایساول مو ورا د برخورم ۔ قصاص از انہا بکشم ٭

حیدر بیگ ۔ بارک اللہ حاجی ! ماشاء اللہ ۔ خیلے زیرکی ۔ من ترا ہیچ بجا نیاوردہ بودم ٭

حاجی قرہ ۔ یکے دو تا ایساول و چار من سے شد کارسے بہ سر شاں سے آوردم کہ تا قیامت مزہ اش از دہن شاں بیروں نمے رفت ۔ بعد ازیں ہر دم از طرف آنہا آسودہ سے شدند ۔ تا چند تا سے اینہا گوشمال بہ خورند ۔ دماغ شاں نسوزد ۔ ولایت از

دست اینہا فارغ نمے شود ۔

حیدر بیگ ۔ اگر مے شد کہ حاجی! ما ہم ہنر ترا مے شنیدیم خوب بود ۔ ورادے افتند ۔ از چشم نا پدید مے شوند)۔

پردہ مے افتد

مجلس چہارم

(واقع مے شود در دہ خونا شین شب ماہتاب دو تا رستی ۔ یکے پیادہ دیگرے روے الاغ مے آیند)۔

اراکیل ۔ مکردیچ! خدا بگذارد انشاء اللہ امسال غلہ ما ہشتاد تا مے شود ۔

مکردیچ ۔ انشاء اللہ کہ مے شود ۔ سہ سال است غلہ ما را ملخ مے خورد ۔ اما خدا امسال آں قدر دادہ است کہ تلافی سالہاے گذشتہ خواہد شد ۔

اراکیل ۔ مکردیچ! خیالم مے رسد کہ چہ قدر خوب شد از سالہاے گذشتہ غلہ ہاے ما در چاہ انبارہا ماندہ بود ۔ والّا ایں سالہاے گرانی بما خیلے بد مے گذشت ۔

مکردیچ ۔ بیشک ۔ اگر گندم تا پوسے نمے شد محال ہم ازگرسنگی نمے مردند ۔

اراکیل ۔ خدا بزراعت برکت بدہد! در دنیا بہتر از آں

گیرند بکشند، بهانه از ید نخواهیم افتاد - خاطرت جمع باشد .

حاجی قره - خوب بارک الله! ده ایحه کن - برو جلو - وا ایست تا من ببینیم - اینها چه کاره اند چرا تفنگها را دست گرفته می روند (رسیدنها) . آدم کیستید؟ بگوئید دیگر نه می زنم تان - ها!

ملک ویچ - آ - جان من چرا می زنی؟ دیگر ما که خلافی نکرده ایم - رهگذریم - راه می رویم .

حاجی قره - چه قشنگ بگو هر کس راه می رود - راستش را بگوئیم که کیستید - این وقت شب اینجا چه کار دارید؟

ملک ویچ - طوطی هستیم - رفته بودیم وشت - در فرصت گردیم در وهال شام شد - حالا برگشته ایم - می رویم خانه‌هان .

حاجی قره - با این حرفها سر را چه پیچانید که؟ چه؟ من از آنها نیستم که خیال تان رسیده . خوب می دانم که شما که هستید تا شما را مثل دکول نکنم نه ولایت از دست شما آسوده می شود نه آینده و رونده از دست شما خلاصی دارد .

ملک ویچ - (تعجب کنان) ارابیل! این چه می گوید؟ اینی چه؟

ارابیل - موافق قاعده پیش برد - احوال بگیر بپرس - ببین چه می گوید مقصودش چه چیز است؟

ملک ویچ - ای برادر! ما مردمان فقیر رعیت پادشاه هستیم - سرخودمان را اینکاسی نگاه می داریم - در سر خودمان هرگز به کسی ضرر مان نرسیده است - نه راهزنیم - نه قزاقیم - ما چه کاره ایم که ولایت از دست ما آسوده نشیند .

حاجی قرّہ - من از حیلہ بازیہائے شما خبردارم - اگر شما آدم درستے ہستید این وقت شب اینجا چہ مے کردید؟ اینجا چہ را مے پائید؟ ہمیشہ فکر و خیال شما بمردم ضرر زدن و خانۂ مردم خراب کردن است۔ تفنگہایتان را بریزید زمین والا میزنم ہا! خود بدانید۔

تکردیج - آجانم! تفنگ ماں کجا بود کہ زمین بریزیم۔ ما ہیچ و این دو تا داس - دیگر جز این اسبابے پیش ما نیست - اگر غرض شما این است ما را لخت بکنی ادرا بگو۔

حاجی قرہ - من آدم لخت کن نیستم۔ من آنم کہ جان مثل شما حریص ہاں مردماں را مے گیرم۔

اراکیل - تکردیج! این چہ طور وز وست؟ من از حرفہائے این ہیچ سرم نمے شود - چہ مے گوید؟

تکردیج - من ہم ہیچ سر در نمے برم - نمے فہمم - حرف نزن - گوش بدہ ببینیم باز چہ مے گوید؟ (رو مے کند بحاجی قرہ) برادر! ما چہ طور حریص مال مردیم؟ ما مردمان رعیت خراج و باج بدہ و توجیہ بدہ پادشاہیم - بیگار کشیم - بقدر قوت بمردم خیرماں مے رسد - درین زمستان گرانی ہمہ اہالی چول و حوش او بہ مسلمانہا را فلہ قرض دادیم - و دستگیری نمودیم - کہ از گرسنگی نمیرند - اگر تا حال کسے از اہل طوغ یک قوروش یا یک پول سیاہ مال کسے را خوردہ است - کسے گفتہ باشد شنیدہ باشی - خون ما بر شما حلال است۔

حاجی قرہ - خون شما خیلے وقتے است حلال شدہ است - تا حال کسے نبودہ است بریزد - حال اجل شما را کشاں کشاں بمن

دوچار کرده است۔ چاہ کن خودش ہمیشہ تہ چاہ است! ازبس خانہائے مردم را خراب کرده اید۔ امروز بمکافات عمل خودتان خواہید رسید مرا تنہاتان را برہنہ بید۔ والا بخدا! کہ تفنگ را سردل تان خالی خواہم کرد (اربسی ہا ترسیده مضطرب مے شوند)۔

ملّر و بیج آ۔ برادر! بحق زمین بحق آسمان! ما یراق ندا ریم۔ چہ چیز را بریدم؟ آخر تقصیر ما؟ گناہ ما؟ برائے چہ بما غضب کرده؟

حاجی قنبر۔ تقصیر گناه شما این زمین و آسمان را تیره کرده است تو روسیاہا! صنعت دیگر قحط شده بود کہ این کار را برائے خود پیشہ قرار داد ید؟

ملّر و بیج۔ اے جان عزیز! دیگر در دنیا بہتر از صنعت ما صنعت دیگر ہم ہست؟ پیشہ ما نباشد تان گیر کسے نمے آید۔ عالم ہمہ از گرسنگی مے میرند۔

حاجی قنبر۔ ببین ببین۔ جرأتش را نگاه کن۔ تعریف صنعتش را ہم مے کند۔ قرشما الہا مردم عذاب بکشند۔ ببرق ببین و کمین مال جمع کنند شما مفت مفت تصاحب بکنید۔ ہیچ چیزے مے کجا دیده شده؟ بکدام دین روا است؟

ملّر و بیج۔ اے برادر! برائے خدا ما را اذیت مکن۔ بگزار راه مان را بگیریم بریدم۔ کارہائے خوبخوش طبعی و شوخی مے ماند۔

حاجی قنبر۔ بخدا! قدم از قدم تان بردا شتید نعش تان را روے زمین افتاده پیدا نید۔ حرف مرا شوخی مے پندار ید؟ مے خواہید بین بحرف مثل شما احمقہا با در کنم بگذارم؟ نزدیک بیائید۔ آں وقت

هر چه دل تان مے خواہد بکنید گفتم برا تہا تان را بریزید*

مکرو بیچ ۔ اراکیل! چہ باید کرد؟ چہ بکنیم*

اراکیل ۔ واللہ! من خودم ہم مات ماندہ ام*

مکرو بیچ ۔ خدایا! این چہ کارے بود ۔ افتادیم ۔ آجانم مثل کہ نے گذاری بہ ویم پس بگذار ۔ برگردیم عقب ۔ از راہ دیگر بہ دہیم

این راہ ہاں قتو باشید*

حاجی قرہ ۔ ہرگز! محال است کہ بتوانید قدم از قدم بردارید ۔ مے خواہید بروید ۔ بروید او خبر کنید ۔ خودش با جمعیت بیاید سر من بریزد خوب خاکر کردہ اید! انشاء اللہ خبر مرگ شما بہ سوورا و خواہد رسید

تا بعد ازین سائر ہم کاران شما را ہم عبرت بودہ باشد*

مکرو بیچ ۔ آ ۔ پدرجان! تو مارا حساب مے کنی کہ این بازیہا

را بسر ما مے آری؟

حاجی قرہ ۔ من شما را دزد ۔ راہزن ۔ خانہ بسروم خراب کن ۔

ظالم مفت خور ۔ لائق چوب دار حساب مے کنم*

مکرو بیچ ۔ پس تو خودت چہ کارہ ہستی؟ کہ خودت ظلم را مے

کنی ۔ وبیا ظالم مے گوئی*

حاجی قرہ ۔ شما خودتان بہتر دانید کہ من کیستم ۔ اگر نے دانستید

ہرگز این وقت این شب بیابان درہ جلو مرا نے گرفتید*

مکرو بیچ ۔ واللہ! ما خود ہاں ہم خیلے خیلے پشیمان شدہ ایم ۔ کہ

چرا ازین راہ آمدیم کہ با تو دوچار شدیم ۔ ما ہیچ ترا نے شناسیم و نے

دانیم چہ مے گوئی ۔ ہرگز خیال ماں نے گذشت کہ ترا بہ بینیم*

حاجی قره - این حرفها بیک پول نمی ارزد - آخر حرف من این است
که مرا معطل نکنید نیم خورده نه هم برنداشته از یراق بیرون بروید +
تکر دیج - اراکیل اچاره چیست ؟ چه بکنیم ؟
اراکیل - والله! بالله!! تالله!!! یراق نداریم - جز این دو تا
داس دیگر برنده پیش ما بهم نمی رسد - می خواهی ببیند از هم این داسها؟
(داسها را پیش انداز ند پیش حاجی قره)
حاجی قره - تفنگ طپانچه و شمشیرتان را ببینید از بیاید - و الا
آتش کردم. ها!
اراکیل - ای مرد! تو چه طور آدمی؟ بحق خدا! بحق پیغمبر!
نه تفنگ داریم نه طپانچه +
حاجی قره - قبول ندارم - باور نمی کنم - دروغ می گوئید.
پنهان کرده اید - بنید از بیاید +
تکر دیج - حالا که باور نمی کنی خود بدان - هرچه دلت می خواهد
بکن - خدا خیرت بدهد!
حاجی قره - هیچ؟ پس ببینید که چه می کنم + (تفنگ را
از بالای سر آنها خالی می کند - فرض کرده اراکیل از سر خر افتاده غلط
می خورد - حاجی قره طپانچه را کشیده داد زنان سر آنها: + حرکت نکنید.
حرکت نکنید که می کشم تان! + و دو بیچاره ارمنی یکی افتاده از ترس بلند نمی شود
دیگری سر پا نمی تواند بجنبد) +
تکر دیج ای بنده خدا! آخر ما را چرا ناحق می کشی؟
حاجی قره - حرکت نکنید + (بعد رو به کرم علی کرده) + آ - پسره

کرم علی! من اینہا را نگاه مے دارم- تو زود برو- خلاص شو۔
کرم علی- آقا! عقب بدوم یا پیش بدوم؟
حاجی قره- ہے- ابلہ! عقب کجا مے دوی؟ مے خواہی باز بروی کنار ارس. پیش بدو- برو- خلاص شو- زود۔
کرم علی- یعنی مے گوئی بار بار بدوم بروم؟
حاجی قره- فوه! ابلہ! ہے! البتہ! بے بار چرا مے روی؟
کرم علی- خودم ہم مے دانستم کہ ہمچو است۔
(اسب را ہے کرده مے رود- از چشم دور مے افتد- درین حال اراکیل مے خواہد شود)۔
حاجی قره- (فریاد مے زند) آہے! حرکت نکن- بخدا مے زنمت۔
(اراکیل باز مے ترشید یکدفعہ مودار و باجار جمعیت پیدا مے شود)۔
خلیل یوزباشی (بمودار) آہے آقا- اینجا ببند- بیا ئید کہ جستہ ام۔
تکردبیج- اے دور سرتاں بگردم! بیائید- ما را از دست این ظالم برہانید۔
اراکیل- (دبند شده) اے قربان تاں بروم! برسید ما را از دست این دزد نجات بدہید۔
حاجی قره- اے! قربان چشمت! ہر کہ ہستی بیا- اینہا از ترس من نے توانند حرکت کنند- برس- دست اینہا را بہ بند نگاہ بدار من خلاص بشوم- بروم پئے کار خودم۔

(در این حال موورا و باجمعیت زدیه اینها را می گیرند) *

موورا و - حرامزاده ها! از دست من کجا می توانستید در بروید؟ سراغ تار اگرفته پیش شما می آیدم خلیل یوزباشی! نگذار *

خلیل یوزباشی (به نزد ارمنی ها رفته) ای بجدا! حرکت نه کنید می زنم همه تان را می کشم. یراقهاتان را بریزید *

مکردیچ - آه - دور سرت بگردم! ما دزد نیستیم. این مرد سر راه ما را گرفته بود (اشاره بحاجی قره می کند) *

خلیل یوزباشی - (رجوع می کند بحاجی قره) ای مردکه! حرکت مکن، یراقت را بریز *

حاجی قره - ای برادر جان! من آدم بی غرض اهل کسبه آسوده و بی خیال رفتم - اینها جلو مرا گرفته معطلم کرده بودند. می خواستند لختم کنند. این قدر خودداری کرده دست و پا نموده ام که نگذاشته ام تا حال لختم کنند *

موورا و - خلیل یوزباشی! فرمان بده همه یراقها را بریزند. بعد از آن مقصر و غیر مقصر معلوم می شود *

مکردیچ - آقا! والله! ما یراق نداریم. می خواهید نزدیکتر بیائید ببینید *

خلیل یوزباشی - (به حاجی قره) ای مردکه! موورا و می فرماید. یراقهات را بنه از کنار *

حاجی قره - آه! قربانت بروم! اگر موورا و اینجاست چشم. انبیست انداختم - بال و جانم بموورا و پیشکش است - اما اینها

دروغ عرض مے کنند۔ یراق شال را قائم کردہ اند۔

(یراقہاش را مے ریزد زمین)

موورلو۔ (لرزیکبار آمدہ بحاجی قرہ، صرو کہ) سہ شبانہ روز است من پیش تو مے گردم خلیل یوزباشی ابر بند دستہا سے این را۔

(خلیل یوزباشی باز و ے حاجی قرہ را مے بندد)

حاجی قرہ۔ اے! دور سرت گردم! تقصیر من چیست است؟

موورلو۔ چانہ نزن۔ رفیقہات را بگو۔ وگرنہ فردا مے دہم وارت مے کشند۔

حاجی قرہ۔ آقا! مرا چرا دار بکشند؟ دزد و راہزن را دار مے کشند۔ من نہ دزدم نہ راہزن۔

موورلو۔ چطور دزد و راہزن نیستی؟ پس تو رفیق دزدان ارامنہ انگلیس نیستی کہ لخت شال کردہ ابریشم شال را بردہ اید؟

حاجی قرہ۔ آ۔ دور سرت گردم! من مرد فقیرم شغلم سوداگری است۔ آدم لخت کردن ازم برنمے آید۔

موورلو۔ پس این وقت شب با این اسباب و یراق اینجا مگر کہ را مے خوری؟ آدم درست ہیچ وقت در ہیچ جائے چراغ مے ماند؟ بچہ ہا! این را محکم نگاہ دارید ببینیم آنہا کیست۔

(دروے کند بہ ارمنی ہا، صرو کہ) شماہا چہ کارہ اید؟

مکردیچ۔ آ۔ قربانت! ما فقیر و روگر اہل طوغ از سر زراعت برگشتہ بخانہ مے رفتیم۔ این مردہا را تو سے راہ نگہداشتہ

گذاشت بروییم۔ اگر شما نے رسید یدوست این گرفتار بودیم۔
موورا و۔ اے مرد! اینہا را تو اینجا نگاہ داشتہ بودی؟
حاجی قرہ۔ من اینہا را نگاہ داشتہ بودم؟ دروغ گفتہ باشند۔ خدا خانہ شما را خراب کند! اینہا سر راہ مرا گرفتہ بودند۔ مے خواستند لختم کنند۔

کرد بچہ۔ آقا! بخدا! دروغ مے گوید۔ او مے خواست ما را لخت کند۔

حاجی قرہ۔ اینہا خیلے حیلہ دارند۔ آقا! بحرف اینہا باور نکنید۔ اینہا من ہیچ وا نمود مے کردند کہ از لباس شما ہستند حالا حرف شان را بر مے گردانند۔
کرد بچہ آقا! واللہ! این مرد دروغ عرض مے کند۔ حرفش را اعتبار نکنید۔ امّا از اول تا آخر بجوہال دروگر طوغی گفتہ التماس التجا کردہ ایم از ما دست بکشد۔ دست نکشید رفیق ہم داشت ہمیں حالا گریخت و رفت۔
موورا و۔ خلیل یوز باشی! وہ! بیا بفہم کہ کدام یکے راست مے گوید۔ شیطان ہم از حرف اینہا سر در نمے برد۔ کہ میداند کہ اینہا چہ طور آدم اند؟ ہر سہ تاش را بر دارید۔ ببرید۔ فردا بہ سنچالنگ نشان بدہیم۔ استنطاق بشوند۔ والّا ما سر در نمے بریم ہر چہ کہ ایشان بفرمایند عمل مے کنیم۔
(خلیل یوز باشی ہمہ را دوستاق مے کند)۔
حاجی قرہ۔ دگر یہ کنان، خانہ ات خراب بشود اے کہ خانہ

مرا خراب کردی. خون بجگری اسے که مرا بخون ناحق انداختی! بے
ایمان از دنیا بروی اسے که مرا به بلاے ناگهان دوچار ساختی!
من کجا دیوان کجا؟ من از استنطاق مے گریختم باز که باستنطاق
افتادم. یکے یکے از موے سر گرفته تا نوک ناخن پا خواهند پرسید
و اینها بسوالهاے بے معنے اینها جواب بده. بیا که تمام خواهد شد
یکے از ارمنی ها. اے مرد ترا ببینم هرگز دولت شاد و روبیت
خندان شود که ما را ناحق باین مصیبت انداختی! که مے داند که
از استنطاق خلاص خواهیم شد؟ استنطاق روس تا پنج سال دیگر
هم تمام نمے شود. زراعت ما را که بیارد؟ خرمن ما را که بکوبد؟ حاصل
مان چه طور میشود؟ که بردارد؟ که جمع کند؟ آه! آه!! آه!!!
پدرت آتش بگیرد سوارهٔ تفنگی!

خلیل یوزباشی. مردکه! کم چانه بزن. راه برو.

(همه مے روند. تا پدید مے شوند)

پرده مے افتد

مجلس پنجم

(واقعه مے شود در میان اوبه بیدربیگ توے آلاچیق نشسته. یک روز
پیش عروسی کرده. عروس را آورده. همه بچه و جوانهاے او جمع
شده رقص و دائره مے زنند. مے رقصند. مے خوانند. مے خندند. مے افتند

حیدر بیگ - خدایا! ہزار بار شکر بکرم تو! کہ اینکہ مے بینم بہ بیداریست یارب! یا بخواب + روبروے صونا خانم نشستہ ام - دو سال با درد مفارقت بیابان گرد بودہ روزگارے بہ جدائی گذرانیدہ تاکہ بآرزو رسیدہ ام - کہ کجا من شکر این نعمت توانم + بجا بیاورم +

صونا خانم - حیدر بیگ! ترا بخدا! بعد ازیں دگر گردش نروی دیگر مرا تاب جدائی و طاقت دوری نماندہ خدا نکردہ کارے بکنی - فراری بشوی - یا دست بیفتی بگیرندت من دیگر در دنیا زندہ نے توانم بمانم - من بعد اگر یک روزیے تو بمانم مے میرم +

حیدر بیگ - خاطرت جمع باشد - وزدی نے روم - ہرگز سنجوا ہم رفت - پنجالنگ خودش زبانے بمن سپردہ است - اما راہ مداخل خوبے جستہ ام چندان نقلے ہم ندارد - کہ تو ہم مانع بشوی رضا ندہی +

صونا خانم - بگو ببینم چہ راہ مداخلے است +

حیدر بیگ - خودت کہ مے دانی - بیست و پنج روز پیش ازیں نگفتمت ؟ او حاجی قرہ پول برداشتہ مے رویم براے مال فرنگ + آں وقت راضی نے شدی - حالا کہ خیرش را بدیدی ؟ حقش اینکہ رفتیم - آمدیم - درمیان یک روز در قارقا بازار فروختیم - ما بیدا پسر حاجی قرہ برداشت بفروختش - اما آوردیم رفقا + ایں سفر قسمت خود شان را بمن دادند - در مدت دہ روز خرج مردسی کردہ مواقع جامت ایست تورا آوردم - اگر بحرف تو

گوش مے دادم۔ بنے رفتم۔ یا باید ترا برداشته فرار مے کردم تا هنوز هم خانهٔ پدرت مانده بودی۔

صونا خانم۔ پس چه طور مے گوئید؟ مال فرنگ قدغن است هر که آمد و شد کند تنبیه دارد۔

حیدر بیگ۔ البته عاجز ها را هر جا به بینید مالش را مے گیرند۔ خود شان را هم تنبیه مے کنند۔ اما کہ مے توانند نزدیک من بیایند؟

صونا خانم۔ پس جلو ترا هیچ نگرفتند؟

حیدر بیگ۔ چرا نگرفتند؟ یک دفعه ده نفر سرباز آمدند همه را دو اندم مثل مورد ملخ پاشیدند۔ رفتند۔

صونا خانم۔ امان اے حیدر! این کار هم باز خطر دارد۔ راستش من با اینهم راضی نیستم۔ بجاجی قره پیغام مے دهم که دیگر شما پول ندهید دوباره شما را فرستاده زیر پا تاں نشسته نبرد۔ والله! وقتے که خیالش را مے کنم دلم مے لرزد۔

حیدر بیگ۔ دلت چرا مے لرزد؟ چه خبر است مگر آے!

صونا خانم! صونا خانم!! صونا خانم!!! (گردن صونا خانم را بغل گرفته از روش ما چ مے کند۔ دوباره) قربانت بروم! پس چه کار بکنم؟ چه کارے دست بزنم؟ با چه چیز شما را نگاه بدارم؟

صونا خانم۔ (گریه کناں) دستت بکش۔ ازیں کار ها هم دست بردار۔ نے خواهم۔ بجائیکه از خانهٔ پدرم آورده ام یک سال خوب مے توانیم گذران بکنیم۔ بعد اگر کار خوب بے خطرے پیدا کردی خود بداں۔

حیدر بیگ - پس بگذار یک دفعه هم بروم - قرض رفیقها را بدهم دیگر نمے روم +

صونا خانم - اگر به کنار، هیچ یکدفعه را هم نمے گذارم نیم دفعه را هم نمے گذارم - رفیقهات صبر کنند +

حیدر بیگ - آخر شرط کرده ایم - اگر نروم - پول شان را بخواهند صبر نمے کنند +

صونا خانم - تو کار نداشته باش - من پیغام سفارش مے کنم بیایام بگویند - آنها را ساکت کنند +

حیدر بیگ - خوب - اما نمے دانم - تو از چه با ین احتیاط مے کنی ؟

صونا خانم - احتیاط من این است که باز اسم تو میان بیاید کار از برات پیدا شود من سیاه روز گردم +

حیدر بیگ - بیهوده خیال گرفته است - هرگز این طور نخواهد شد +

صونا خانم - چه فائده من که نمے توانم آرام بگیرم - دلم همچو مثل برگ بید مے لرزد - همچو مے دانم باز ترا از دست من بگیرند +

(در این اثنا تکذبان زن حاجی قره داخل مے شود) +

تکذبان - آ! دور سرت گردم! پس شوهر مرا چه کردی ؟ چه کار بسرش آمد؟ همه آمدند - او نه خودش پیدا شد نه نوکرش پیدا شد +

حیدر بیگ - واه! عجب ! هنوز هم نیامده است؟ نرسیده است ؟

نگهبان - خیر - آخر این چه کاری بود کرده‌اید؟ مرو مرا تا بیابید
بروید - آواره گذارید یگذشتنش وا دید؟
حیدر بیگ - ای ضعیفه؟ نترس - بگو کدام وه گیر کرده مانده
است. می آید - می رسد - فکر نکن.
نگهبان - وه گیر کرده‌ای. اگر اختیارش دست خود بود -
تا حال می آمد. من شوهرم را از تو می خواهم، بگو که بردی همان
درهم بایستن من بود.
حیدر بیگ - برای ما حصل واقع شدی. شوهرت بچه
نابالغ نبود با او راهنماییم ببینیم. تکلیف کردیم خیر خودش را ملا حفظ
نمود که با ما همراهی کند. راه افتاد و آمد. متوجه شده از جاهای
خطرناک گذراندیم. به آبادی که رسید راهش را گرفت. رفت و دیگر
ما چه بکنیم که نیامده است؟ نرسیده است. سرها را در دنیای
برو بیرون.
نگهبان - می روم موورا و به نچالنگ شکایت می کنم.
شوهرم را شما گم گور کرده اید.
در دین حال‌ها صدای هو بلند شده موورا و نچالنگ با چند سوار دوتا
دور آلاچیق را می گیرند.
موورا و فرمایش نچالنگ است کسی از جای خود نجنبد.
حیدر بیگ - (پیش آمده) موورا و با غرض نچالنگ چیست؟
چه می فرمایید؟ اینجا مقصر نیست از او فراری باشد.
موورا و مقصر پیدا نیست. نچالنگ می خواهد حیدر بیگ

را ببندید۔

حیدر بیگ۔ حیدر بیگ منم۔ خدمتے فرمائش دارید بفرمائید۔
سنچالنگ۔ (پیش آمدہ) حیدر بیگ نصیحت من بگوش تو فرو
نرفت۔ از پیچے کارہاے بد بلند ہی شوی۔ حالا باید ہمراہ من بقلعہ
بروی۔ (صونا خانم بنا کند بلرزیدن وگریہ کردن)۔

حیدر بیگ۔ سنچالنگ اشما بمن فرمودید "دزدی نرو" اگر رفتہ
ام حرف شما را نشنیدہ ام قلعہ رفتن زحمتے دارد۔

سنچالنگ۔ بلے حرف مرا نہ شنیدۂ۔ وہ روز پیش ازین
قدرے بالاتر از کنار ارس ارمنیہاے انگلیس را لخت کردہ
ابریشم شال را بردہ اید۔ مطلب آشکار شدہ است۔ بہتر
آنست کہ براے تخفیف تنبیہ خود گردن بگیری رفیقہا ترا ہم نشان
بدہی۔

حیدر بیگ۔ سنچالنگ اشما مے فرمائید مطلب آشکار شدہ
است۔ الامن دزدی نرفتہ ام وکسے را لخت نکردہ ام۔ اگر کسے
روبروے من وا ایستاد این حرف زد۔ خون من بر شما حلال
است۔

سنچالنگ۔ خوب۔ خلیل یوزباشی! آں ارمنیہا را صدا کن اینجا
(خلیل یوزباشی ادہان یوزباشی را بادستۂ خود پیش مے آورد)۔
ادہان یوزباشی! این بود کہ بشما دچار شدہ بود؟
ادہان۔ قربانت شوم۔ من ہرگز موفق نبودہ ام بیست سال
است بہ بزرگان ولایت خدمت مے کنم ہیست تا کاغذ

رضامندی دارم سال گذشته مدال نقره برائے من نوشتہ بودند
مرتیب عداوت قدیمی با من داشت۔ نگذاشت لشکرنویس برات
مدال مرا بنویسد۔ این کاغذ ہائے خدمتہائے من است۔ بگیرید بخوانید
(کاغذہا را نشان مے دہد)۔

سنچالنگ۔ ہنوز برائے دانستن خدمات تو وقت ندارم۔ آنچہ کہ
دیدہ را بگو۔

اوہان۔ قربان مسرت امن از برائے بیگ بودن خود شہادت
نامہ دارم۔ بگیرید۔ بخوانید۔ (شہادت نامہ را بیرون آوردہ بہ
سنچالنگ نشان دہد)۔

سنچالنگ۔ اے پیرہ احمق! حرف را بزن۔ اثبات سنجابت
خود را بگذار و وقت دیگر۔

حیدر بیگ۔ سنچالنگ! صدتا از این شہادت نامہا بہ یک پول
نمے ارزد۔ کسے کہ در دانش شبہہ داشتہ باشد۔ برائے نسب خود
شہادت نامہ درست مے کند۔

اوہان۔ این حرف را اگر حضور سنچالنگ نمے گفتی جائے دیگر
مے باشد با این تفنگ جواب شما را مے دادم۔
(دست مے کند بہ تفنگ باز بہ سنچالنگ عرض مے کند)۔

دو مرتبہ گردم امن در این دفتر نفوس آخری بیگ نوشتہ شدہ ام۔ حالا ایں
مے خواہد بیگئے مرا پامال کند۔ احقاق حق کن تا من بدبخت نشوم۔

سنچالنگ۔ اگر دوبارہ مطابق سوال من جواب ندہی آلان حکم مے
کنم بیچاو تا پوچ ۔۔۔ تو بزنند۔ بیگئے خود را با مرۃ عزا موش مے کنی

من از تو مے پرسم ایں بود لیشما دچار شد؟

او ہان - بلے قربان! ایں بود با بیست نفر سوارہ مسلح شمشیر بسر ایشان کشید۔ تفنگ بروے ماں گرفت - ما ہمہ ہشت دہ نفر بودیم اگر از ما زیاد تر بلکہ نشوند - از دولت شما اینہا را مے گرفتیم۔ از ما کہ گذشتہ اندر غشہ اندار منیہاے انگلیس را لخت کردہ اند +

حیدر بیگ - سچالنگ! ہر چہ عرض مے کند ہمہ بہتان و دروغ است +

سچالنگ - طائفہ تا تار تماماً دروغ گو و کذاب مے شوند۔ تو ہم از آنجملہ کہ بحرف تو اعتبار کردن بسیار مشکل است۔ یکے ہم با اسباب و یراق دو تا ارمنیے طورغ را درمیان راہ نگاہ داشتہ بود۔ لخت کند۔ حالا آشکار دروغ مے گوید۔ کہ گویا ارمنی ہا مے خواشتہ اند اورا لخت کنند +

حیدر بیگ - بلے دانم چہ جور آدم است - من ہمہ خوب و بد قراباغ را مے شناسم۔ اگر بہ بینیش مے فہم کہ حرفش راست است - یا دروغ و بہ بسر خودت کہ حقیقتش را عرض مے کنم +

سچالنگ - خلیل یوزباشی! آں مردکہ دوستاق را بیار اینجا۔ حیدر بیگ بہ بینیدش +

(خلیل یوزباشی حاجی قرہ را حاضر مے کند) +

سچالنگ - ہا! دہ! بگو بہ بینیم ایں کیست؟ چہ طور آدم است +

حیدر بیگ - سچالنگ! من ایں را مے شناسم - لبسہ

سنچالنگ این آدم لعنت کن نیست ارمنی یا خلاف عرض کرده اند.

سنچالنگ خلیل یوزباشی: ارمنی ها را بیار پیش.

(خلیل یوزباشی طوطی ها را مے آورد).

سنچالنگ - حیدربیگ! نیست که بحرف شما اعتماد نمے توانم بکنم. بیا خودت فکر بکن - به بین این ارمنی ها آدم لعنت کن است؟ این مرد حرفش این است که اینها مے خواستند او را لعنت کنند.

حیدربیگ - هیچ نیست - این مرد هم این حرف را دروغ گفته است

(سنچالنگ تشنج خلق مے شود).

سنچالنگ - پس چه طور باید بشود؟ معلوم که همه دروغ مے گویید. وهمه باید تنبیه بشوید - من نزا که باید ببرم قلعه.

حیدربیگ - اختیار باشما ست.

(صونا خانم بنا مے کند بلرزیدن).

سنچالنگ (بحاجی قره) مردکه! بگو به بنیم آخر بچه جهة این ارمنیها را توے راه لنگ کرده بودی؟

حاجی قره - آ! دروغ گفته اند! آنها مرا لنگ کرده بودند. لعنت کنند. من مرد کاسب هرگز راهزنی نه کرده ام. کار من نبوده است. من همیشه خرید و فروش مے کنم. هر ساله مبالغے بپادشاه خدمتها کرده ام.

سنچالنگ - بپادشاه چه خدمت کرده؟ مردکه؟

حاجی قره - قربون برت! پانزده سال است - سالے پنجاه

تو بان به گمرک خانهٔ پادشاه خبر مے رسانم۔

سچالنگ ۔ بلے معلوم شد خدمتهائے بزرگ کردہ! الحق سزا وار مرحمتہائے بزرگ ہم ہستی؟

حاجی قره ۔ بلے قربان! عوض این خدمتہائے من بایستے مدال طلا بمن مرحمت شود۔ ہر آنگاہ . . .

سچالنگ ۔ بلے پادشاہ مثل شما خدمتگار بسیار دارد۔ پول ہائے گمرکے وہسیہ ہا پیدا بہند مدال طلا درست بکنند۔ باز بجو و شما تقسیم نمائید! جہنگ نگو۔ چرا سبب ہرہ بہ سنیم ارمنی ہا را چرا نگاہ داشتہ بودی؟

حاجی قره ۔ دور سرت گردم! آنہا مرا معطل کردہ بودند۔

نکرو پیچ ۔ قربانت شویم! دروغ مے گوید۔ او خودش مے خواست ما را لخت کند۔

(درین حال بیاولے از طرف موورا و جوانشیر مے رسد)۔

بیاول ۔ (بہ سچالنگ) آقا! موورا و مرا خدمت شما فرستاد زبانی عرض کنم۔ دزد ارمنی ہائے انکلیس پیدا شد۔ ایشان را ہم پیش گرفتند۔ دزد با ہم دوستاق است از عقب ہم احوالات را نوشتہ خدمت شما اطلاع خواہد داد۔

موورا و ۔ یقین کہ باز تاتار است۔

بیاول ۔ بلے تاتار بودند۔

سچالنگ ۔ مگر شما خیال مے کردید۔ انگلیس یا فرنگ خواہد شد۔

اوہان۔ وو بہرت گردم! ورد ہمیشہ از تا تار یا مے شنود ۔
او ما ہرگز وزد نمے شود۔
سنچالنگ۔ نفست بگیرد! ایں از دست کار ہاے شما ہا کہ
نیست از دست تاں بر نمے آید۔ جرأت ندارید۔ وزدی بروید۔
پیساول۔ آقا! مو وراو یک نفر قاچاقچی ہم گرفتہ بود۔ خودش را با
بارش فرستادہ است۔
(دریں حرف رنگ حاجی قرہ پرید)۔
سنچالنگ۔ کجاست؟ بیارید حضور۔
(پیساول مے رود بیاوردش)۔
حیدر بیگ۔ سنچالنگ! حالا بشما معلوم شد کہ من وزد نیستم۔ و
وزدی نمے روم۔
اوہان۔ آقا! ہماں وزد ہا ئیکہ گرفتہ اند بے شک رفیق ایں خواہند
بود۔
سنچالنگ۔ آنجاش تحقیق خواہد شد معلوم مے شود۔
(دریں حال پیساول کرم علی را بحضور مے آورد۔ حاجی قرہ محض دیدن
کرم علی اے واے گفتہ غش مے کند مے افتد)
سنچالنگ (تعجب کردہ) ایں؟ یعنی چہ طور شد؟ ایں چرا غش کردہ؟
ایں را حال بیارید بہ بنیم۔
(موو راو آب مے ریزد حیدر بیگ و خلیل بوز باشی بازوش را مے
گیرند۔ مے مالند۔ حاجی قرہ چشمیش را وا مے کند)۔
سنچالنگ۔ مرد! بتو چہ شد؟ چرا بے ہوش شدی؟

دزبان حاجی قره بندے شووے نے توانہ جواب بدہد، ٭
سنچالنگ ۔ (کرم علی) پسرہ! راستش رابگو تورارہا مے کنم ۔ این مرد کہ ترا دیدہ چرا بے ہوش شد؟
کرم علی ۔ نے دانم قربون سرت!
سنچالنگ ۔ تو کے باکہ پئے مال قاچاق رفتہ بودی؟
کرم علی ۔ من ہیچ وقت باہیچ کس پئے مال قاچاق نرفتہ بودم ٭
سنچالنگ ۔ پسرہ! چہ مے گوئی؟ ترا سر بار گرفتہ اند ۔ چہ طور مے توانی منکر این مطلب بشوی ٭
کرم علی ۔ من ہرگز از آں بار خبر ندارم ٭
سنچالنگ ۔ پس آں مال از کیست؟
کرم علی ۔ نے دانم ٭
سنچالنگ ۔ پس تو سر اسب نبودی؟
کرم علی ۔ بلے بودم
سنچالنگ ۔ پس بار را سر اسب کہ بار کردہ است؟
کرم علی ۔ شیطان گذاشتہ است ۔ من ازیں بار خبر ندارم ٭
سنچالنگ ۔ عزیزمن! شیطان را ما بہتر از تو مے شناسیم ۔ او خیلے کارہا دارد ۔ اما مال قاچاق خرید و فروش نے کند ۔ راستش رابگو والا پوستت را مے کنم ٭
حیدر بیگ ۔ عرض دارم سنچالنگ!
سنچالنگ ۔ بگو ۔ بہ بینیم ٭

حیدر بیگ ۔ در خدمت شما بسیار مقصرم ۔ ولیکن بتقصیر خودم اقرار نے کنم ۔ این مرد را با دو نفر رفیق دیگر من برائے آوردن مال فرنگ بردہ بودیم ۔ اینکہ گرفتہ اند نوکر این است ۔ از شدت خستگی بجہت گیر آمدن مالش کہ فہمید غش کردہ ۔ ما رمنی ہا را ہم از ترس مال خود در راہ معطل کردہ است ۔

سنچالنگ ۔ (بہ حیدر بیگ) مطلب معلوم شد ۔ رفیقہا کہ بود؟

حیدر بیگ ۔ عسکر بیگ بود و صفر بیگ ۔

سنچالنگ ۔ (بہ موورداو) بفرست آنہا را بیاورند ۔

موورداو بچشم آلان ۔ (موورداو بیساول پئے آنہا مے فرستند) ۔

سنچالنگ (بہ حیدر بیگ) پس چرا خجالت نکشیدی؟ گفتی او ہان دروغ مے گوید ۔

حیدر بیگ ۔ او ہان با زور دروغ گفتہ است ۔ بجہت اینکہ با ہمہ جہت شش نفر بودیم ۔ مال فرنگ مے آوردیم ۔ چہار تا ہم بار داشتیم ۔ با اینہا دچار شدیم با ہوئے کردیم ۔ ترسانیدیم و راندیم شان ۔ برگشتیم آمدیم لب سرحد ۔ از لخت شدن ارمنیہائے انگلیس ما ہرگز خبر نداریم ۔

(در این حال یک نفر بیساول عسکر بیگ و صفر بیگ را حاضر مے کنند) ۔

سنچالنگ ۔ حیدر بیگ ! رفیقہات اینہا است ۔

حیدر بیگ ۔ بلے ! اینہا است ۔

سنچالنگ ۔ حیدر بیگ ! ہر چہ از بابت دزدی تقصیر ے

برقوبیست - امّا چوں بے بلیط از سرحد بآں طرف رفتہ، مال فرنگ بایں طرف آوردہ، و تفنگ و شمشیر بسر خرا ولان مو ورا و کشیدہ، باید من آلان شمارا دوستاق کنم - بسرم قلعہ۔

حیدر بیگ - اختیار بدشماست - سچا لنگ!

صونا خانم - (ایں حرف راشنیدہ دویدہ رفتہ دست بدامن سچالنگ شدہ) قربانت شوم! مرا بکش - او را مبر - مرا بے صاحب مگذار۔

سچالنگ - حیدر بیگ! ایں کہ است؟

حیدر بیگ - سچالنگ! ایں کنیز شماست - دیروز عروسیش را کردہ آوردہ ام - باعث ہمہ ایں بدبختیہائے من ہمیں است۔

سچالنگ - چہ طور؟ مگر او چرا باعث بدبختئ تو مے شود؟

حیدر بیگ - سچالنگ! ما نہایت عاشق و معشوق ہمدگر بودیم۔ دو سال مے شد از پے بولی حسرت مے کشیدم - نمے توانستیم عروسی بکنیم - آخر الامر ناچار شدم کہ پولے گیر بیاورم - دزدی ہم بشما قول دادہ بودم نمے توانستم بروم - رفتم مال فرنگ آوردم فروختم - با منفعت آں عروسی کردم - دیروز ایں را آوردہ ام کاش کہ مے مردم! ایں روز را نمے دیدم۔

صونا خانم - دور سرت گردم! سر پادشاہ تصدق کن - بندہ بے جرم، آقا ہے کرم نمے شود کہ ایں مطلب را شما ببالا بنویسید شاید بایں اشک چشم من رحم کنند - من از زبان خود کاغذے

دہم۔ بعد ازیں حیدر بیگ را ہرگز نگذارم۔ پیشے کار بد برود +

حیدر بیگ۔ سنچالنگ! من حاضرم این تقصیر را در دو اغستان پیش روے دشمنان پادشاہ باخون خویش بشوئیم +

سنچالنگ۔ (بہ موورا و) واللہ! دلم مے سوزد۔ این بیچارہ ہا را از ہمہ گر جدا بکنیم۔ اما تا این مطلب را ببالا اظہار بکنیم۔ موافق ز اکون مے توان اینہا را ضامن داد ؟

موورا و۔ بلے مے شود +

عسکر بیگ۔ سنچالنگ! ما ہم حاضریم۔ روبروے دشمن شمشیر بزنیم +

سنچالنگ۔ (بہ موورا و) اینہا را ضامن بدہ۔ تا از بالا خبرے برسد +

موورا و۔ بچشم + (دریں حال نگذبان زن حاجی قرہ داخل شدہ روے پاے سنچالنگ افتادہ) +

نگدبان۔ دور سرت گردم! شوہر مرا ہم من ببخش +

سنچالنگ۔ (بہ حاجی قرہ) مردکہ! دیگر پیے مال فرنگ مے روی کہ ؟

حاجی قرہ۔ توبہ! سنچالنگ! توبہ!! توبہ!!! شب و روز شما را دعا خواہم کرد کہ مرا ازیں محل برگردانیدی +

سنچالنگ۔ (بہ موورا و) این را ہم ضامن بدہ +

موورا و۔ چشم +

حاجی قرہ۔ دور سرت گردم! پس مالم چہ طور بشود ؟

سنچالنگ - دریں باب قدرے صبر کن ٭
حاجی قرہ - قربانت شوم! عالم نرسدے میرم ٭
سنچالنگ - خودمے دانی مے خواہی بمیر - مے خواہی نہ میر
خلیل یوز باشی! نوکر حاجی قرہ وارمینہا مے طوغی را خلاص کن بروند ٭

سنچالنگ درو مے کند بہ بیگہا، امثال شما مردمان نجیب و بیگ زادگان را سزاوار نیست ہرگز خودتاں را بار تکاب عملہاے بد و کارہاے ناشائستہ بدنام بکنید - در نظر امنائے دولت خوار و خفیت بہ نظر بیابید - چنانکہ دزدی عمل بد است و در نزد ہمہ کس مذموم و ممنوع است - ہمچنانست اقدام کردن بسائر عملہائے کہ دولت بنا بر مصلحت خود و منفعت ملت غدغن کردہ است - مال فرنگ از جانب دولت غدغن است - ہر کس باین کار اقدام بکند معلوم است - خلاف جمہور کردہ و اطاعت امر پادشاہ را نہ نمودہ است - و ہر کہ از امر پادشاہ بیرون رود - بر خلاف حکم او رفتار نماید - مثل این است کہ خلاف امر خدا و حکم پیغمبر خدا کردہ است - زیرا کہ امر خدا و حکم پیغمبر و فرمان پادشاہ برائے سلامتی ملت و حفظ ناموس و ترقی و معموریت مملکت با ہم توأم است - ہر کہ از امر خدا بیرون برود عذاب آخرو ی را گرفتار خواہد شد - و ہر کہ از اطاعت پادشاہ خارج شود عقاب دنیو ی را دوچار خواہد شد - و ہر کہ خلاف امر و نہی پیغمبر را بکند - در ہر دو جہان رو سیاہ

وشرمنده خواہد بود۔ وہرکہ اطاعت خدا را کرد۔ بہشت نصیب اوست۔ وہرکہ فرمان پادشاہ را برد۔ شفقت ومرحمت قسمت اوست۔ وہرکہ با اوامر رسول متجلی شود باللذّت آخرت وعزت ونیا متجلی گردد۔ رحم ارمغانِ دولت زیاد برآنست کہ این تقصیرات شما را برائے جہالت ونادانی کہ دارید نہ بخشند۔ امّا شما را لازم است عقل وہوش پیدا کنید۔ خیر خود تان را ملاحظہ نمائید۔ بہ نیت خالص از صداقت اندیشان دولت باشید۔ ودرہر خصوص اوامر ونواہی را باد بگیرید۔ خیالات فاسدہ را از سر خود بیرون کنید تا رستگار بشوید۔

بیگہا۔ بسر وچشم سنچالنگ اسجان ودل نصیحت شما را قبول داریم۔

سنچالنگ۔ دست صوناخانم گرفتہ) بہ بیں! بخوبی واشک چشم تو تیدر بیگ را از تو جدا نہ کردم۔ از او خوب متوجہ مے شوی باز بکارہائے بد اقدام نکند۔ تا از بالا جواب برسد۔

صوناخانم۔ چشم سنچالنگ! خاطر جمع۔ خودم را بہ کشتن میدہم۔ نمے گذارم کہ دیگر پیے کارہائے بد برود۔

سنچالنگ۔ خیلے خیلے راضیم۔ ضمانت تو از ضمانت ہمہ کس معتبر تر است۔ خدا حافظ! (مے رود کہ برود)

حاجی قرہ۔ دور سرت گردم سنچالنگ! لیباوالان مودراو

وقت گرفتن من ہم عباسی از جیبم در آوردہ اند - بفرمائید

بیدہنشان(؟)

سنجانگ - (مبہوت راہ) بفرمائید آلان پول این را بدہید این قسم عملہاے که این بیسادہا باید ترک بشود - تا کے اینہا بے ترتیب وولہ خواہند بود - این کارہا چہ معنی دارد - بدنامی دولت است - دلیل است بہ بے عرضگی من و شما ۔

حاجی قرہ - خدا عمر و دولت ترا زیاد کند! آقا! تا عمر دارم این التفات شما را فراموش نخواہم کرد ۔

(سنجانگ دور مے رود - آدمہاش ہم پشت سرآنہا مے روند) ۔

پردہ مے افتد

تمام مے شود

؂

فرہنگ و تعلیقات

سرگذشت سرو حبس

صہ ۱۴ حاجی قیرہ - اصل ترکی میں حاجی قارا ہے۔
یوز باشی - ترکی لفظ ہے - یوز بمعنے صد (سو) اور باش بمعنی سردار - فوج میں سو سپاہیوں کا سردار - داروغہ جمعدار۔
قراول - فوجی سپاہی - ترکی لفظ ہے - دیدبان - محافظ - کانسٹیبل۔
موورا و - روسی زبان میں شہر کے مجسٹریٹ کو کہتے ہیں۔
سچالنک - یہ بھی روسی زبان کا لفظ ہے - حاکم ضلع یا ڈپٹی کمشنر کے برابر کا عہدہ ہے - چیف سپروائزر۔
لیساول - ترکی لفظ ہے - پولیس کانسٹیبل - سنتری - دیکھو فوقی یزدی کا یہ شعر -
پرۂ آں نگاہ خشم آلود کہ لیساول بہ مجلس غضب است
نگہبان - اصل ترکی کتاب میں صرف نگہ ہے۔

صہ ۴۲ اوبہ یا اوبا یعنی قریہ - گاؤں خیمہ گاہ۔
بہ سرسنگے - ایک پتھر پہ - چٹان پر۔

صـ ۴۲ | سر۔ طرف۔ کنارہ۔

بکار... خورد۔ بہ کار خوردن۔ کام آنا۔ مفید۔ "بہ کار آید" کا استعمال آجکل بہت کم ہے۔

آلاچیق۔ (اصل ترکی میں آلاچوق ہے)۔ بید کی ٹہنیوں کا بنا ہوا اجالی دار خیمہ جو نمدے سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔

دست بیاورد۔ دست سے پہلے حرف جار بہ محذوف ہے ہاتھ میں لائے۔

روز ہائے گذشتہ۔ در حرف جار محذوف ہے۔

لااقل۔ کم از کم۔ آج کل بہت مستعمل ہے۔

چاپیدن۔ غارت کرنا۔ لوٹنا۔ لوٹ مار کرنا۔

چپاولی۔ (چپاو)۔ چھاپہ۔ لوٹ۔ غارت۔

داغان کردن۔ پریشان کرنا۔ چھاپہ مار کر تتر بتر کردینا

قزل باش۔ (قزل = سرخ۔ باش۔ سر) نادر شاہ کی فوج میں ایک ایرانی دستہ کا نام تھا جس کی ٹوپیاں سرخ ہوتی تھیں۔ ترک اہل ایران کو مجازاً قزلباش کہتے ہیں۔

عثمانلو۔ آلِ عثمان۔ ترک۔

دعواے۔ جنگ۔ مٹھ بھیڑ۔

لزک۔ صحرا نشینوں کا ایک قبیلہ ہے۔

لات ولوت۔ حقیر۔ بے مایہ۔ مفلس۔ کنگال۔

سوراخ کوہ۔ غار۔ کھوہ۔

صفحہ ۴۳ | یراق۔ (یراغ) آج کل بمعنی ساز و سامان و اسلحہ استعمال کرتے ہیں۔ اصل میں اس گھوڑے کو کہتے تھے جس پر سوار ہو کر غارت کے لئے جاتے تھے۔
الجہ کردن۔ لوٹنا۔ غارت کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔
باز یک ہیچو الخ۔ اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے۔ یک تنکیر کا فائدہ دے رہا ہے۔ اگر پھر کبھی ایسی مٹھ بھیڑ کا موقعہ ملا تو الخ۔
راحت الخ۔ اس کے پہلے حرف محذوف ہے۔ آرام سے بیٹھ۔ امن سے رہ۔ راحت آجکل "بہ راحت" استعمال ہوتا ہے۔
دلگی۔ چوری چکاری۔ راہزنی۔ عیاری۔
بانازور۔ خسیس کمینہ حقیر۔
جنبش راندن۔ ہل چلانا کھیتی باڑی کرنا۔
لنبران۔ نام قبیلہ۔
لک۔ نام قبیلہ۔
جوال شیر۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔
اخمش رار یختہ۔ تیوری چڑھا کے۔ تیوری پر بل ڈال کر۔
روش۔ رویش۔ آج کل ضمیر متصل لگاتے وقت اگر اس کے ماقبل حرف علت ہو۔ تو "ی" نہیں لگاتے۔ مثلاً بابام (بابایم)، گکوم (گکویم)، عوم (عویم) وغیرہ۔

۱۱۸

صفحہ ۴۳ — پے کردن۔ اطلاع دینا۔ افسوس اور حسرت کرنا۔ گھوڑے کو چلانا۔ ملاحظہ ہو ع
بیا تا بر خشِ طرب پے کنیم ۔ سمندِ غم و ہجر را پے کنیم۔
علی حزیں اسانی ع
مرا رساند بکوے تو ہمچو باد صبا
بشوقِ خویش دریں راہ بس کہ پے کردم
پے کلمۂ تنبیہ بھی ہے۔

صفحہ ۴۴ — ہا۔ کلمۂ تنبیہ ہے جو کسی چیز کے دفعتہً سامنے آجانے یا بھولی ہوئی بات کے یاد آنے کے موقعہ پر بولتے ہیں۔
راہ افتادن۔ چل پڑنا۔
فکری۔ فکرمند سمجھو فکری ... مے آئی ؟ فکرمند سے معلوم ہوتے ہو؟
دہن لق۔ دھوکے اور فریب کی باتیں کرنے والا۔ بکواسی۔ لق۔
فریب۔ دھوکا۔ خراب اور گندہ انڈا۔ (برہان)
حریفِ مفت زن۔ یاوہ گو۔ بکواسی۔
بلوک۔ علاقہ۔ ضلع۔
پہ۔ حرف انبساط ہے۔ جو فرطِ لذت یا خوشی میں زبان پر آتا ہے مگر یہاں طنزاً بولا گیا۔
گشنگی۔ عوام لوگ گرسنگی کو بگاڑ کر گشنگی کہتے ہیں ع
شاعر و رتال و مرغ خانگی
ہر سہ تا گہ میخورند از گشنگی

صـ۴۴ | سجع اطمعہ سے
صبا بہ گلشن گیبا گرت گذارافتد
بحق باچہ کہ بوئے بہ گشتگان آرمی
دشخار۔ (دشخوار) بمعنی دشوار مشکل (برہان)

صـ۴۵ | لابد شدہ ام۔ مجبور ہوگیا ہوں +
بے پولی۔ یائے مصدری ہے (بے پول شدن)
مفلس ہونا مفلسی +
عروسی کند۔ اس کے پہلے کاف بیانیہ محذوف ہے۔
گریخت۔ گریزاندہ (خود بھی) بھاگ گیا (اور لڑکی کو بھی)
بھگا لے گیا + واو عاطفہ محذوف ہے۔ اور یہ
حذف عام ہے +
بکردنم ... آمدہ است۔ میں مجبور ہوں میرے ذمہ ہے +
آہ - اوہ - یہ کلمے افسوس - رنج اور بیتابی کے موقعہ پر
بولے جاتے ہیں +
خوب آوازہ الخ۔ بات تو خوب کہتے ہو۔ طنزاً مگر رک رک
کر بولتے ہو +
آوازہ خواندن۔ گانا +

صـ۴۶ | دو آنقدر۔ اس سے دو چند +
حالیش کنم۔ (اورا حالی کنم)، حالی کردن - اطلاع
دینا جتانا +
پیدا کردن۔ تلاش کرنا۔ ڈھونڈنا +

صفحہ ۴۷

بنہ۔ بوٹہ۔ درخت۔ جھاڑی +

قشنگ۔ خوبصورت و خوشنما۔ ترکی لفظ ہے +

پیدائش نیست۔ اس کا پتہ نہیں +

پیچے ہم واے البیتم۔

خیر۔ جس طرح یہ لفظ 'اچھا' اور 'بہت اچھا' کے لئے آتا ہے۔
اسی طرح بسا اوقات نفی کی تاکید بھی کرتا ہے +
نیز بمعنی اجر۔ نفع فائدہ بولا جاتا ہے محسن تاثیر ؎

چو گوئیش کہ بگیرم دل از تو گوید خیر
خدائش خیر دہاد آنکہ خیرے گوید

بتی باز ... دوچار شد۔ دیکھئے۔ (نہیں معلوم) پھر کس دیوا
نے اور غافل از خدا سے جا بھڑا +

تابیدن۔ گمراہ کرنا۔ بہکانا + تابیدند۔ جنہوں نے اسے
بہکایا۔

توے۔ اندرون چیزے +
سلمان ساوجی ؎

چوں غنچہ بستہ ام سر دل را بصد گرہ
تا بوے را ز عشق نیابد ز توے دل

دوستاق۔ قید خانہ۔ قید بقید۔ محبوس +
مرزا معز فطرت ؎

شدم دوستاق ترکے روز و شب در خانہ زینے
تبسم حقہ لعلے تغافل عشوہ آئینے

صلا ۴۷ | دیگر... نمے شوم۔ دیتے کسے بلند شدن کسی کا پیچھا کرنا، اس کے پیچھے نہ پڑونگی۔ اس کا خیال نہ کرونگی +

سے نشیند زمین۔ زمین کے پہلے حرف جار و روسے' یا بر محذوف ہے +

پشت بونہ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے +

صلا ۴۸ | آہ - دہا) دیکھو نوٹ صفحہ ۴۴ +

رفیقهات ۔ (رفیقهات) دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ +

گوش بدہ۔ کان لگا کر توجہ سے سن +

صلا ۴۹ | جلو اسپ گرفتن۔ گھوڑے کی باگ پکڑ لینا۔ گھوڑے کو روکنا +

حرفت را بعد بگو۔ باتیں پھر کر لینا۔ حرف بمعنی کلام۔ آج کل بہت مستعمل ہے + " پارهٔ حرفے دا شتم بگو ئمت "

دختر۔ اظہار محبت کیلئے لفظ دختر سے مخاطب کرتا ہے +

اہلیت۔ متعلق بہ اہل۔ دا ہل۔ گھرانا صحرا نشینوں کا قبیلہ)

پول پیدا کن۔ روپیہ کمانے والا۔ حقارت سے خطاب کر کے کہا ہے + اس لئے مدسیکر صیغہ واحد غائب

ص ۴۹ بجائے واحد حاضر) بولا ہے +

دست بہم گرفتہ۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے۔ خود بخود +

طوطی نے انجیر تند۔ باقاعدہ نکاح نہیں کرتے +

بے حیا الخ۔ منادا ہے جس کا حرف ندا محذوف ہے

ص ۵۰ فکر رفتہ۔ بہ فکر رفتہ +

وہ۔ اسے کبھی تو بے صبری اور جلدی کے وقت بولتے

ہیں کبھی خبردار اور متنبہ کرنے یا دھمکانے کے موقعہ

بنشین زمین۔ زمین کے پہلے حرف جار محذوف ہے +

ایہہ۔ نفرت کا حرف ہے۔ جو بیزاری اور ناپسندیدگی

ظاہر کرتا ہے +

چیت۔ (چینت، چھینٹ۔ ولایتی چھپا ہوا کپڑا +

قدغن۔ (غدغن، ممانعت حکم امتناعی۔ تاکید +

ص ۵۱ تومان۔ ایک ایرانی طلائی سکہ ہے۔ جو ساڑھے سات

روپیہ کے برابر ہوتا ہے +

بہ اش۔ (باو) حرف با کے ساتھ ضمیر متصل کا لگانا محاورہ

جدید ہے +

صحبت۔ اختلاط۔ گفتگو + حاجی محمد جان قدسی ؎

برسر پیمانۂ غم ہرگز آں صحبت نبود ؛

بود غم ہم بیش ازیں اما بدیں لذت نبود ؛

ناخوش۔ بیمار۔ علیل +

چہ چی۔ چہ چیز کا مخفف ہے۔ کیا؟

ص ۵۱ | بچہ کارمن مے خورد۔ بکار خوردن۔ بکار آمدن۔ میرے کس مطلب کی ہے +
ہن ہن۔ ہن من کرنا۔ چبا چبا کر باتیں کرنا۔ تامّل سے گفتگو کرنا۔ ہانپنا +

ص ۵۲ | قرض کردن۔ قرض لینا + سلیم ؎

ایں ہمہ افغاں ندارد گر جفائے دیدۂ
سخت بے صبری سلیم اندک تغافل قرض کن

خیبر۔ دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۷ +
تاجیک۔ ترکوں اور عربوں کے علاوہ دوسری قوموں کو تاجیک کہتے ہیں۔ اصل میں تاجیک وہ عربی نژاد قومیں ہیں۔ جو عرب کے علاوہ اور ممالک میں بود و باش رکھتی ہیں +
ارس۔ ایک دریا کا نام ہے۔ جو کوہستان قالیقلا سے نکلکر اردبیل کے پیچھے بہتا ہوا بحیرۂ خزر میں جا گرتا ہے۔ ایک سو پچاس فرسنگ لمبا اور جنوب سے شمال کو بہتا ہے۔ اس کا پانی بہت تیز ہے۔ اور سیلاب کے دنوں میں اسے عبور کرنا دشوار ہے +
قزاق۔ (کاسک) روسی فوج کے سپاہی +
بلدم۔ بلد ہستم۔ واقف ہوں۔ جانتا ہوں +

ص ۵۳ | گشنہ۔ گرسنہ۔ دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۴ لفظ گشنگی +
دیگر چہ طور۔۔۔ماند۔ پھر بھوکے کس طرح نہیں رہینگے؟

چونکہ ۔ جدید محاورے میں بمعنی وہ اگر مستعمل ہوتا ہے ✣
نیس کمتر الخ ۔ پھر مجھ سے زیادہ ذلیل اور کمینہ کوئی نہیں ✣
الآنہ ۔ ابھی ۔ اس وقت ۔ عربی لفظ الآن کے بعد ہاے
تفنن لگائی گئی ہے ✣
پا شدن ۔ اٹھنا ۔ کھڑے ہونا ✣
دروت بجانم ۔ درد تو بجان من باشد !
خجالت بگذار ۔ تجمل بکن ✣
دوام مے کنی ۔ دوامے من مے کنی ✣ یہ بھی روش ۔ ہا بام
وغیرہ کی طرح ہے ✣
آے ۔ حرف ندا ہے ۔ جس میں زور سے پکارنے کیلئے
اشباع کیا گیا ہے ✣
ننم ۔ ننۂ من ۔ ماں کو پیار سے ننہ کہتے ہیں ۔ بعض وقت
ماں بھی بچے کو پیار میں ننہ جان کہتی ہے ✣
دانا لیست ۔ چلے جاؤ ۔ بالکل دفع ہو ✣
حرفت را برگردان ۔ اگر نہ الخ ۔ اپنے لفظ بدل لو ۔ ایسا کہو
ورنہ الخ ۔
بغل گرفتہ ۔ در بغل گرفتہ ۔ حرف جار محذوف ہے ✣
شب خاطرم آمد ۔ اس میں حرف جار محذوف ہے ✣
رات کو مجھے یاد آیا ✣
گاو گلبا ۔ چرواہا ✣ گاو گل ۔ گلۂ گاؤ و جانوران دیگر مثل
شتر وغیرہ ✣

ص۵۵ | اول صبح . . . میشود اول صبح گاوگلہا وغیرہ - وچارے
مشود ؛

لنگہ - جوڑے وال چیز کے ہر حصہ کو کہتے ہیں ؛
لنگہ کفش - جوتی کے جوڑے کا ایک پاؤں ؛
بہ جرم - بہ جرم کا بگڑا ہوا ہے ؛ تاریکیست . . . بجو رم -
ہنوز شب تاریکیست نمے توانم بجویم ؛
بات - دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ لفظ بروش ؛

ص۵۶ | قدک - رنگدار سوتی کپڑا ؛ مرزا طاہر وحید سے

بزیر چرخ زہر کوب قد دشمن تو
بود برنگ قدک در دکان چرخ و قاق

کرپاس - سفید رنگ کا کپڑا ؛ سیفی سے

تا عاشق رو سے مہ کرپاس فروشم
شد چاک مرا پیرہن صبر چہ پوشم

شلہ - لٹھے وغیرہ کی قسم کا کپڑا ؛
نیم فرعے - یائے وحدت ہے ؛
نے و ماغ - غمگین - غصہ سے بھرا ہوا - جلا بھنا ؛
بازار - منڈی - بیوپار - لین دین - معاملہ - تجارت ؛

میر صیدی سے

ز لب ہت سودے کہ ز پاش نبود در دنبال
بارے بندم ازاں شہر کہ بازارے نیست

جرباذقانی سے

۵

فتنہ بازارے بخشمش داشت پرسیدم کہ چیست
گفت آشوبے برائے روز محشر کے خرم

بدہ بستان۔ لین دین۔ خرید و فروخت۔ داد و ستد ؎
سنگ پہرہ۔ وہ شخص جس کا ہات کنا ہو۔ کٹے کا بچہ ؎
گالی ہے ؎
دستش الخ۔ یعنے دستش سنگین بود۔ و آں کنایہ از
نحوست است ؎
قلعہ۔ اردگرد کے دیہاتی لوگ شہر تفلس کو قلعہ کہتے ہیں ؎
توب۔ کپڑے کا دھان جو عموماً چالیس گز کا ہوتا ہے ؎
ملا طغرا ساقی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

زبزا زیت صد کدو کشتہ داغ
کہ شد توب اطلس نصیب ایاغ

منات۔ ملک روس کا ایک سکہ ہے۔ جو تین شاہی ایرانی
کے برابر ہوتا ہے۔ روبل ؎
قرآن بخورد۔ قرآن کی قسم کھائی۔ قرآن فرو خوردن و مصحف
خوردن بھی مستعمل ہے ؎ ملا شائی تکلو ؎

شائی بہ ترک عشق تو سوگندے خورد
باور مکن اگر ہمہ قرآن ے خورد

۵

ناشور۔ کور الضیا۔ شور۔ عام لوگ شو کی بجائے استعمال
کرتے ہیں۔ مثلاً مردہ شور بجائے مردہ شو ہے ؎
خبر۔ حکم نفی۔ یعنے نے یا نہ (دیکھو نوٹ صفحہ ۷۴) ؎

صـ۵ے | ابوی۔ غلط العام ہے (میرا باپ) یہاں مؤذن بوجہ اپنی جہالت کے "تیرے باپ" کے معنی میں استعمال کرتا ہے ۔

میخواہی چہ کنی ۔ چہ مے خواہی کہ مے کنی ۔ جدید محاورہ میں یہ ترکیب عام ہے ۔

عباسی ۔ ایک تانبے کا قلیل قیمت سکہ ہے ۔ جو شاہ عباس نے مروج کیا تھا ۔

دیوانہ کہ ۔ جدید محاورے میں لفظ کہ تنبیہ کے موقعہ پر تاکید اور خبردار کرنے کے لئے بولا جاتا ہے ۔ (دیکھئے تو دیوانہ تو نہیں ہو گیا؟) ۔

صـ۵۸ | بہ پدر من ۔ ب ۔ بمعنے برائے ۔

مردکہ ۔ ک تصغیر برائے حقارت ہے ۔

ہم خود ۔ آپ ہی آپ ۔ خود بخود ۔

نگفتہ باشی ۔ جملہ شرطیہ ہے ۔ حرف شرط محذوف ہے ۔

ہم تفلے ندارد ۔ کچھ پرواہ نہیں ۔ کیا مضائقہ ۔

شما را مے گفت ۔ تمہارے متعلق ہی کہتا تھا ۔

مشتبہ شدن ۔ غلطی کھانا ۔ دھوکا کھانا ۔

پیدایش کن ۔ اسے ڈھونڈلے ۔ اس کی تلاش کرلے ۔

شاہی ۔ تانبے کا سکہ ہوتا ہے ۔ جو قران (صاحب قران) کا بیسواں حصہ ہوتا ہے ۔

دشت کردن ۔ صبح کو پہلا نقد سودا بیچنا ۔ بوہنی کرنا جب صبح کسی دوکاندار سے اودھار سودا مانگا جائے تو

ص ۵۸

وہ کہتا ہے "ہنوز وحشت نہ کردہ ام" اور جب یوں ہی کر لیتا ہے۔ تو پیسوں کو دانتوں کہتا ہے "وحشت از دست حلال زادہ" میر نجات ؎

رنگیں نہ گشتہ دامن صحرا از خون ما
وحشتے نکردہ است بہار از جنون ما

محسن تاثیر ؎

در محبت فیہ دل بردن فراواں است و بس
ہست گر وحشتے دریں سودا بیاباں است و بس

تُرا بخدا الخ۔ تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں، کہ دوکان کے سامنے نہ کھڑے ہو۔

ص ۵۹

چپوق ۔ (چپوق) چپٹا ۔ پائپ۔
قلیان ۔ (قلیان) حقہ۔ محسن تاثیر ؎

پُر ز دست خویش چوں غلیاں کدورت می کشم
ہمدمے کو تا ز خود دودے خالی کنم

حاضر ۔ جیسے "تیار" "حاضر جواب" میں یہی انہی معنوں میں ہے۔
چاق ۔ ے کنم ۔ تازہ کر دیتا ہوں۔ تیار کر دیتا ہوں ۔ چاق تازہ تازہ صحیح و تندرست۔ ملا طغرا ؎

شود ز حاصل خود ہر کسے دماغش چاق

ایضاً ؎

ز بوئے خامۂ نرگس دماغ من چاق است
شکستن دل من ہم چو گل باو راق است

صہ ۵۹ | ہاں کہ خوب الخ - یہاں کاف حرف شرط ہے +
قلعہ پیغام کردم - بہ قلعہ پیغام کردم - قلعہ کے لئے دیکھو نوٹ
صفحہ ۵۵ +
غلام بچہ شما - حاجی انکسار سے اپنے بیٹے کو "غلام بچہ شما"
سے تعبیر کرتا ہے - گویا حاجی خود ان کا غلام ہے +
روا کنید - فرمائش کرو +
جور - قسم - طرح + احمد چہ جور لپسے بود +
ہیچ حساب - کسی حساب سے ہر دو کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
دو دکان ہیچ کیسے
قماش - قماش اول بمعنے جنس و سرمایہ - قماش دوم بمعنے
وضع - طرز - ساخت +
ازیں سر الخ - اِدھر لایا - اور اُدھر خرید کے لے گئے +
صہ ۶۰ | تدارک دیدن - انتظام کرنا +
چہ چیز است - یہ کیسا نیک کام ہے - کتنا مفید ہے -
خیر تو ہے ؟
جواب کردن - انکار کرنا + کمال اسماعیل سے
آساں بود سوال چنیں را جواب کرد
چہ طور آدمی - چہ طور آدم ہستی ؟ آجکل آدم بمعنی انسان
اکثر بولتے ہیں - مثلاً احمد آدم خوبے است +
برہم - مخفف برہم +
صہ ۶۱ | ایں چہ - واری کا کاف بیانیہ محذوف ہے +

صاا۹ | جواب کہ نکردم - کاف تاکیدی معنوں میں ہے - انکار تو نہیں کیا ✦

ہفت و ہشت دہ - ہفدہ و ہشدہ ✦

اینکہ فائدہ ندارد - اس سے تو کچھ کام نہیں نکلتا ✦

غلبیان دیگر - محلہ کا ایک آوارہ دور ✦

ہمہ اش الخ - اش کا مرجع تنہا کو ہے ✦

تکان دادن - ہلانا - جھاڑنا ✦

نتوانستہ بفروشی - نتوانستہ کہ بفروشی ✦ کاف بیانیہ محذوف ہے ✦

یک عالم الخ - بہت نقصان اٹھا رہا ہے ✦

در سر پانزدہ روز برسانیم - پندرھویں دن تمہیں سو ۱۰۰ منات کا فائدہ پہنچاویں ✦

ص۹۲ | بیروں باں شے کنی - ارا بیروں مے کنی - محاورہ جدید ✦

پایئں - نیچے ✦ حرف جر ہے زیر کے معنوں میں آجکل عام طور پر استعمال کرتے ہیں ✦

بدرکسا - بدرک جہنم - (یعنی آج کی بکری بھی فضول اور برباد ہی گئی) ✦

اگر نہ الخ - صد تومان سے پہلے 'خواہ' یا 'واگر' محذوف ہے - و بردیا گفتم کا مقولہ ہے ✦

خبیر برساں - (خبر رسانندہ) برساں - صیغہ امر حاضر از رسانیدن) اسم اور امر ملکر اسم فاعل ترکیبی ہے ✦

صـ ۶۲

خیر رسان - فائدہ پہنچانے والا +

قرش - دقروش، ترکی سکہ ہے۔ جو اڑھائی آنے کے برابر ہوتا ہے +

صـ ۶۳

بزن بہادر - دلیر من چلا +

مرغ پرے انداز و۔ (خوف سے) پرندے کے پر بھی جھڑ جاتے ہیں۔ پرندے بھی سہم جاتے ہیں +

تا - یہاں بمعنی "از اں کہ" +

رواج - بمعنی مروج استعمال کیا گیا ہے +

ذرے بیک عباسی - ایک عباسی فی گز۔ عباسی کے لئے دیکھو نوٹ صفحہ ۵۷ +

چارے گروانگہ - مولانا آزاد مرحوم ایک جگہ گروانکہ کا وزن ۸۰ مثقال لکھتے ہیں +

نمے گذاروائے - زمین پر پڑنے نہیں دیتے - فوراً خرید لیتے ہیں +

گمرکخانہ - چونگی خانہ - وہ دفتر جہاں مال درآمد پر محصول لیا جاتا ہے +

صـ ۶۴

ہرگاہ - کلمہ شرط ہے بمعنی اگر +

ماہے دوہفتہ - مہینے میں دو بار +

مے شرکید - شرکیدن دشرقیدن - بہت نا شتی ہونا ~

صہ ۶۵ | رشادت - معنے جرأت۔ دلیری۔ خوبی +

نفرے - یکس - ہر ایک آدمی کو +

صد تومان الخ - جملہ شرطیہ ہے۔ اور حرف شرط محذوف +

صد تومان پنج تومان - پانچ فیصدی - سو تومان پر پانچ
پانچ تومان

صہ ۶۶ | طرف شب - رات کے وقت۔ طرف بمعنے وقت - وہ
ہنگامہ - (بہار عجم) +

بے وقت نیائید - دیر کر کے نہ آنا +

ر سوختہ - وہ شخص جس کا باپ (آتش جہنم میں) جلنے
قابل ہو۔ دوزخی کا بیٹا +

سوداگری الخ جملہ شرطیہ - اگر حرف محذوف ہے +

چہ خاک بہ سر بریزم - رنج اور رسوائی کی حالت میں حسرتا
اور افسوس سے کہتا ہے کہ میں اپنے سر میں
خاک ڈالوں؟ +

ہیچ کارے - ایسا کام [illegible] کی [illegible] کی طرف
اشارہ ہے +

ضرر [illegible] بیمارم - بیمار [illegible] پورا کر دیں +

غصہ مرگ - ضد شادی مرگ +

درب - دروازہ ڈھکنا +

سواسوا - برابر - ترتیب سے علیحدہ علیحدہ +

در زمین - [illegible] اتنا دیں +

صفحہ ۹۷

مے خواہی چہ کنی۔ جو تو چاہے سو کر ۔ چھ سے خواہی بکنی +

دزدی کہ الخ۔ کوئی چوری ہے جو مجھ سے چھپاتے ہو؟

یک ہیچ چیز ہے۔ کچھ ایسی ہی بات ہے +

مگر۔ حرف استفہام ہے +

چارۂ سر خود مے باید کنم ۔ میں اپنا انتظام کروں ۔ مگر ناظر بان مذکورہ بالا فقرے کو اصلی معنوں میں "میں اپنے سر کا علاج کروں " لیتی ہے اور پوچھتی ہے کہ تمہارے سر کو کیا تکلیف ہے۔ جس کا علاج میں نہیں کرنے دیتی +

دیگر مے خواہی چہ بشود۔ غصے کی حالت میں کہتا ہے کہ تیری نحوست سے جو مصیبت آنی تھی۔ وہ تو آچکی ۔ اب تو کیا چاہتی ہے کہ وہ ہو جائے +

گلوم ۔ گلویم
گلوت۔ گلویت } دیکھو نوٹ صفحہ ۳۴ لفظ روش +

قاب ۔ اصل میں تو گول رکابی یا پلیٹ کو کہتے ہیں ۔ مگر اس جگہ ٹھیکریوں کے وہ گول گول ٹکڑے مراد ہیں۔ جو بچے گھر گھر کے بہت سے جمع کر لیتے ہیں۔ یا کعب کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ ڈبیا ہم ۔ تاب سیدہ رسگریٹ کہیں

جمع کنند۔ اس فاعل بچہ ہا جمع ہے۔ مگر فعل واحد استعمال ہوا ہے +

صد سال الخ۔ جملہ شرطیہ ہے یعنی اگر صد سال الخ +

صفحہ ۷۶ | ہمراہش - ضمیر کا مرجع چڑیل ہے +
صفحہ ۷۸ | زنکہ تصغیر زن - حقارت کے لئے +
تخمتاں الخ - تمہاری نسل جل جاوے + تخم - بیج - بچہ انڈا +
سے شو - چلی جا - دور ہو + دیکھو فرہنگ صفحہ ۳۱۴ +
کولی - ایران میں ایک آوارہ گرد گروہ ہے جس کی عورتیں عموماً بدچلن ہوتی ہیں - بے حیا اور بدکار عورت
(اصل میں کابلی کا بگاڑ ہوا ہے) +
گور سیاہ - تاریک قبر جس میں روشنی نہ آئے - مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نیک کردار لوگوں کی قبر والی پر روشنی ہوگی +
راہ عزرائیل بند شود الخ - خدا کرے کہ عزرائیل کو دنیا میں آنا نصیب نہ ہو - کہ اس نے تجھ جیسی خبیث کو اب تک زندہ چھوڑ رکھا ہے وغیرہ +
خوشی - خوشی ہستی +
ہیچ نباشد - نباشد شرطیہ ہے - اور کچھ نہیں تو +

صفحہ ۷۹ | خانہ تو - درخانہ تو - حرف ظرفیت محذوف ہے +
حاضری - حاضر ہستی - حاضر بمعنی تیار - دیکھو نوٹ صفحہ ۵۱ +
سوا کردن - نکالنا علیحدہ کرنا +
مے سپارم دستشان - بدستشاں مے سپارم -

صـ۴۹ | تمہارے سپرد کر دوں گا +
آں طور۔ اسی طرح +
باشد۔ یونہی سہی +

صـ۵۰ | نوکرہ۔ تصغیر نوکر +
آدم ناشناسے۔ یائے تنکیر ہے۔ کوئی ناواقف آدمی +
زہرہ ترک شدن۔ بہت وہشت زدہ اور خوفزدہ ہونا +
ذرع ذرع کن۔ گزوں سے ناپنے والا۔ بزاز۔ دوکاندار +
جا آوردن۔ خیال کرنا۔ جاننا +
ترسو۔ محاورۂ جدید میں ترساں کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں +
بے جہت۔ بے وجہ +
مال بگیرہا۔ مال گیر۔ مال کو پکڑنے والا +
ناقلولا۔ بدمعاش۔ شریر +
اسپ پالانی۔ باربرداری کا ٹٹو جس پر پالان چڑھا ہو +
الاغ۔ گدھا۔
تو ہم چہ مے دانی الخ۔ تمہیں کیا معلوم۔ تم کہو گے کہ یہ گداگر فقیر ہے +
لخت کردن۔ کپڑے اتار دینا۔ سب مال متاع چھین لینا +

صلے | وربہر۔ باشندہ۔ خواہ کسی لباس میں ہی کیوں نہ ہو۔
توبہ داون۔ توبہ کرانا۔ کمال اسماعیل سے
پارہ بازلب ساغر بدہان آب آورد
وبجرے رانمے وقفل حرا توبہ دہ ا
گرد گردہ یا بو۔ بُرکردہ یابو۔ ٹٹو کی پیٹھ پر۔
تذکرہ۔ پروانہ رہداری۔ غیر علاقے میں جانے کے لئے
اپنی حکومت کی اجازت کا پروانہ۔ پاسپورٹ
پاسپورت۔

صلے | سالیاں۔ ایک شہر کا نام ہے۔
بلیط۔ فرانسیسی بلیت ٹکٹ۔ پروانہ۔ راہداری۔
کوتاہ۔ وکتک۔ بید۔ تازیانہ۔
وعدہ من۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوکر نے حاجی کے ساتھ
کسی خاص مدت کے لئے ملازمت کا معاہدہ کیا ہوا
تھا۔
مواجب۔ نوکروں کی ماہواری تنخواہ۔ تنخواہ آجکل مال،
کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔
منکہ ہمیں روم۔ کا فقرا کہہ رہا ہے۔ میں تو نہیں جاؤنگا۔
سرچشمہ شکم ست الخ۔ جتنا تمہارے پیٹ میں آسکتا ہے۔
کھانے کو دیں گے۔
یک پول سیاہ یک توپ الخ۔ فی کس ایک نقان چھینٹ کا بھی نہیں
دیں گے۔

صد

ہرکس کہ خواہد - خواہ کوئی ہو +
دنیا امر اینح - قزاق سب چلے جاتے ہیں +
سکندری خوردن - گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گرنا +
داد زدن - فریاد کرنا - شور کرنا +
آ - حرف ندبہ ہے +
ہر اے - آواز مہیب مانند سباع و وحوش - یا یہ لفظ ہراے ہے - اور اسکے بعد حاجی کی زبان بند ہو جاتی ہے - شاید یا رب خدا کہنا چاہتا تھا +
کود - گہرا عمیق +
اباام - باہے من میرا باپ +
بچہ وردت الخ - تمہارے درد کی دوا ہے - انگریزی اس کا انگریزی ہے +
بہ ننگ گفتن - بیہودہ بکواس کرنا +

صد

مے بردم - مراے بردہ +
دل تنگ - غمگین ملول +
یکبار غرے ... ریزند ... کنارہ کشیم - قزاق ہم پر ایک دم ٹوٹ پڑیں گے - اور ذلیل کرینگے + ہم کو دریا کے کنارے سے جلد علیحدہ ہو جانا چاہیے + دریا پانی کے موقعے پر جو حرف چلے بولے جاتے ہیں - اس کو مترجم نے کس خوبی سے دکھایا ہے +
اراہمہ - اہمی کی جمع ہے +

صد ۷۸

قراسورن - فوجی گارد جو ڈاک کے ساتھ ہوتی ہے - وہ فوجی سپاہی جو راستہ کی حفاظت کے لئے متعین ہوتے ہیں + محسن تاثیر ؎

آخر آں چہرہ قراسورن خودا لیا بدشد
بستمہ خال تو رہ قافلہ مصر زند

راہ دار - محافظ +

مے خواہی الخ - مے خواہی کہ الخ + کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے مار کر کتوں کی خوراک بناؤں +

ہار شدن - دیوانہ ہونا - سر چڑھنا +

آموختہ شدہ - سیکھے ہوئے - اسم مفعول کا یہ استعمال محاورہ جدید میں عام ہے +

وقت نخواہم کرد - تراوا نخواہم کرد + ول کردن - چھوڑ دینا +

ما ایکبیدا ند اگر ما را ایکبید - تجاہ شرطیہ ہے - اور حروف شرط محذوف +

صد ۷۹

بچم = بچہ من +

قاچاقچی لخ - مال ممنوعہ کی خرید و فروخت کرنے والے تو اس طرح نہیں ہوتے - فاعل واحد کے لئے فعل جمع استعمال ہوا ہے +

سیاہی - دور سے کسی چیز کا دھندلا سا نظر آنا جس سے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ چیز کیا ہے + جسے پنجابی

صـ۷۹
بں ، ایرا ، کہتے ہیں +
اجاتجی ۔ تابع مہمل ہے +
شتر دیدی ندیدی ۔ اونٹ دیکھا نہ دیکھا +
ضرب المثل ہے +

صـ۸۰
پاپے شدن ۔ کسی کا تعاقب کرنا ۔ پیچھا کرنا +
از حوصلہ دررفتہ ۔ عاجز ہوکر ۔ جھلا کر +
ہم ۔ حرف ظرفیت محذوف ہے +
ارواح پدرم ۔ روح کی بجائے ارواح کا استعمال
ہوا ہے + (عامی)
بروز دادن ۔ ظاہر کرنا ۔ بتانا +
نشنوم ۔ اس کے پہلے حرف عاطفہ محذوف ہے +
خود بدانید ۔ اب تم جانو ۔ (اور تمہارا کام) +
روبروے الخ ۔ کیا ہم ایک دوسرے کے سامنے نہ
ہونگے +
دروغگی ۔ جھوٹ موٹ +

صـ۸۱
بادروت } ۔ قبائل کے نام ہیں +
شاہسوند }
معاملۂ ما سر نگرفت ۔ ہمارا سودا نہ ہو
سکا +

ص۸۱

بال ـ بازو +

چہ لازم کردہ الخ ۔ انہیں کیا ضرورت پڑی کہ الخ +

ص۸۲

ازیں قبیل ۔ ایسے ۔ ان جیسے +

نادرست ـ بدمعاش ۔ بے رونق +

قارقا بازار ۔ ایک قصبہ کا نام ہے +

جمعہ بازار ۔ وہ بازار جو جمعہ کے دن لگتا ہے +

آں طرف تر ۔ ذرا ادھر ۔ صفت کے علاوہ دیگر کلمات کے ساتھ علامت تفضیل کو استعمال کرنا وغیرہ

جدید ہے +

مزاق ۔ تابع محل ہے +

برنجورم ۔ برخوردم ۔ برخوردن ۔ دوچار ہونا ۔ ملنا ۔ ملاقات کرنا ۔

صائب ـــ

از تو تا دوریم از ما دورے گردد حیات

با تو چوں برمے خوریم از زندگی برمے رویم

ص۸۳

اگر می شد ۔ کاش کہ یہی ہوتا +

درۂ خوناشین ۔ کوہستان قفقاز میں ایک درہ ہے +

روئے الاغ ۔ گدھے پر سوار +

چاہ انبار کھنے ۔ وہ گڑھے جو غلہ کی حفاظت کے لئے کھودتے ہیں +

صفحہ ۴۳ | تاپو - غلہ رکھنے کا کھتہ - پنجابی - کوٹھی ،
محال دبیزاق - علاقہ ویزاق (جو ایک شہر کا نام بھی ہے)

صفحہ ۴۴ | بےخود - اکیلا - تن تنہا
رو - طنزاً کہا گیا ہے
دست و پا زدن - کوشش و سعی کرنا - سعید اشرف
براے پردہ پوشی کسی چہ دست و پا زند اشرف
بہ پوا نیکہ از عصائے خود باشد گوا آسیا
نبیفت - بایدکہ نیفتی - ہمت نہ ہارو - گھبرا کر دل نہ چھوڑ بیٹھو - اپنی جگہ سے نہ ہلو
جلوہ گرفتن - سامنے اور روک کر کھڑے ہو جانا
ایں درہ بہانہ - در ایں درہ بہانہ - حرف جر محذوف ہے
تا چشم شاں کور شود - جب تک کہ انکی آنکھیں اندھی نہ ہو جاویں یعنی وہ مر نہ جاویں
سپیدہ شدہ - ٹھٹکا ہوا - دیکھو نوٹ صفحہ

صفحہ ۴۵ | بہر مجرماں ہا - شمارا - ہے - زخم ہا تنبیہ کے لئے ہے
دیگر بالمرا - کہ تاکید کے لئے ہے - اب ہم نے تمہارے خلاف تو کوئی بات کی نہیں ہے - دیکھو فرہنگ صفحہ (۵۶)
راستش را بگو - سچ سچ بات کہو

صفحہ ۸۵ | طوغ۔ ایک جگہ کا نام ہے۔ وہاں کے باشندوں کو طوغی کہتے ہیں۔
درو کردن۔ فصل کاٹنا۔
درو ماں۔ ہماری کٹائی۔
مے رویم خانہ ماں۔ ہم خانۂ ما مے رویم۔
مرا نے پیچانید۔ مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو۔ میرے پال لوبہ بوناچاہتے ہو۔
سرچہ۔ یعنی چہ۔ اس کا مطلب کیا ہے؟
شل و کول۔ شل۔ دست و پائے فالج زدہ۔

صفحہ ۸۶ | واس۔ دراتنی۔
اتی۔ ۔ غالباً محذوف ہے۔
سرم نے شود۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔
سر در بردن۔ سمجھنا۔ معلوم کرنا۔
باج بدہ۔ باج دہ۔ باج گذار۔ محصول ادا کرنے والے۔
توجیبر بدہ۔ توجیہ دہ۔ توجیہ۔ غالباً محصول زرع۔
بیگار۔ بے اجرت کام کرنا۔
حول وحوش۔ گرد و نواح۔
کسے گفتہ باشد الخ۔ اگر کسے گفتہ باشد، تو شنیدہ باشی۔
توردش۔ قرش ایک عثمانی سکہ ہے۔

ص۸۴ پشیمانیا شد۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور حرف شرط اگر محذوف۔

گیر آمدن۔ حاصل شدن۔

مے خواہید... باور کنم۔ مے خواہیہ کر لوں۔

مات ماندہ ام۔ حیران ماندہ ام۔

ص۸۵ ایں راہ... شد۔ یہ راستہ تمہارا ہی سہی۔ آجکل مال عموماً حرف اضافت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔
"مال فرانسہ" فرانس کا۔

ہرگز۔ نفی کی تاکید کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔

خوب... کردہ اید۔ طنز اً کہتا ہے۔

حساب... مے کنی۔ خیال مے کنی حساب بمعنے خیال۔

ملا ناقفی سہ

بمردن کن امروز آسان حساب
کہ فردا نتوانیش گفتن جواب

خانۂ مردم خراب کن۔ لوگوں کے گھر لوٹنے والا۔

چوب دار۔ پھانسی۔

ص۸۶ بیک پول نمے ارزد۔ بے قیمت ہے۔ فضول ہے۔

از یراق... برو ید۔ اپنے ہتھیار ڈال دو۔

برندہ۔ کاٹنے والا ہتھیار۔

ص ۸۹ | آتش کردن - انگریزی فعل "فائر" کا ترجمہ ہے - بندوق وغیرہ کا چلانا۔ یہ محاورہ پہلے مطلق آگ لگانے کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔ سلمان ؎

ز آب رز ور مجلس باغ آتشے کن کیں زماں
شاخ عریان است و سرما برنتابد بیش ازیں

خود داں - تمہاری مرضی۔

غلط خوردن - بمعنے غلطیدن لپٹ جانا۔ گر پڑنا - عموماً غلط زدن آتا ہے - خوردن کا استعمال یہاں غلط ہے دیکھو بہار عجم (غلط)

ص ۹۰ | بدو - دویدن سے امر حاضر ہے۔

ہےکے - کلمہ تنبیہ ہے۔

ہوہ - حقارت آمیز کلمۂ تعجب ہے۔

چار - ترکی لفظ ہے بمعنے دستہ - نادر شاہ کی فوج میں ایک دستہ کا نام "چارچی" تھا۔ جس کا کام بادشاہ کے احکام کو فوجوں میں اعلان کرنا تھا۔ (بہار)۔

دیم - بروئیم - گھبراہٹ اور پریشانی میں واو حذف کر دی گئی ہے۔

ص ۹۱ | سوور او... گیرید - مطابق قواعد گیرد ہونا چاہیئے تھا لیکن محاورۂ جدید میں یہ عام ہے۔

ص۹۱ | مقصر - تصور دار +

ص۹۲ | چانہ (ٹھوڑی) زدن - بکواس کرنا - فضول گفتگو کرنا - چانۂ بے جا زدن بھی آتا ہے + محسن تاثیر ے

واعظ ایں سنت تحت الحنکت دانی چیست

چانہ بندی است کہ ہر چانۂ بے جا نہ زنی +

رفیقہانت را بگو - اپنے ساتھیوں کا پتہ دے +

دزداں ارامنۂ اکلیس - وہ چور جنہوں نے اکلیس کے ارمنیوں کو لوٹا ہے - اکلیس ایک شہر کا نام ہے جس میں ارمنی بستے ہیں - اور ریشم کی تجارت میں مشہور ہیں +

ازم - از من - جار کے ساتھ ضمیر متصل کا استعمال محاورہ جدید میں عام ہے +

آنہا کیست - دیکھو ضمیر جمع کے لئے "کلمہ ربط" (قائم مقام فعل) واحد آیا ہے +

دروگر - کسان - کھیت کاٹنے والے +

ص۹۳ | دست ایں الخ - دست کے پہلے حرف جار محذوف ہے +

وانمودے کردند - وانمودند - ظاہر کردند +

التماس التجا - واو عاطفہ محذوف ہے +

ہمیں حالا - ابھی - اسی وقت - فوراً +

صہ ۹۳ | سر در بردن ۔ سمجھنا ۔ معلوم کرنا +
ہر سہ تا شش ۔ تینوں کی ۔ "ش" کا مرجع حاجی وزرا علی طورخ ہے +

صہ ۹۴ | از سر مو تا نوک ناخن ۔ پا سر و بہ مو ۔ من وعن ۔ کچا چٹھا +
دف و دائرہ ۔ دف و چنبر +
خواندن ۔ گانا +

صہ ۹۵ | گردش ۔ گردیدن سے حاصل مصدر ہے ۔ یہاں معنے آوارہ گردی ۔ بے راہ روی ۔ اور لوٹ مار استعمال ہوا ہے +
دست بیفتی ...... بگیرندت ۔ تو سرکاری افسروں کے ہاتھ میں پڑ جائے ۔ اور وہ تمہیں گرفتار کر لیں +
من بعد ۔ اس کے بعد +
دزدی مزدوی ۔ چوری چکاری ۔ مزدی تابع مہمل ہے +
چنداں نقلے ہم ندارد ۔ اتنا مشکل واہم کام نہیں کہ تو بھی رہنا سے اجازت نہ دیوے +
دیکھو فرہنگ صفحہ ۵۸ لفظ ہم نقلے ندارد +
مایہ ۔ راس المال ۔ اصل و مادہ کہ چیزے (بہار عجم) +
قسمت ۔ حصہ +

صـ۹۵ | گوش مے دادم نمے رفتم - حرف عاطفہ محذوف ہے -
گوش مے دادم و نمے رفتم +

صـ۹۷ | تنبیہ وارد - جرم کی بات ہے +
راستش - دراستش (این است) سچی بات تو یہ ہے +
ماچ کردن - چومنا - بوسہ لینا - ماچیدن بھی آتا ہے +
فوقی یزدی سے فوقیا مے ماچمت لبہا کہ غیر از تو کرا
در مزخرف نشا، صاف حقیقت دادہ اند
قربانت برم - قربانت بروم - دیکھو نوٹ صفحہ ۹۰ +
تو کار ندانستہ باش - تم اس کی پرواہ نہ کرو - تم اس بارے
میں کچھ نہ کرو +
بگوید الخ - بگوید و الخ +
احتیاط کردن - ڈرنا - فکر کرنا +
برات - برائے تو +
سیہ روز - ماتمی و مصیبت زدہ + ابوطالب کلیم سے
چشمت غم آں زلف سیہ روز ندارد
از ماتم ہمسایہ دریں خانہ خبر نیست
منکہ - کاف تاکید کے لئے ہے +

صـ۹۸ | کدام دہ گذر کردہ - کسی گاؤں میں کسی کام کے لئے رک گیا ہوگا +
محصل - تحصیلدار مالیہ و ٹیکس وصول کرنے والا افسر جو

عموماً سخت گیر واقع ہوتا ہے۔
سرما..... نیارے ہمارا مغز نہ کھپا۔
دو۔ تا دور۔ گرداگرد۔

ص۹۹ تخفیف تنبیہ خود الخ۔ اپنے جرم کی تخفیف کے لئے بہتر ہے کہ اپنے ساتھیوں کا پتہ بتا دیوے۔

ص۱۰۰ کاغذ رضامندی۔ خوشنودی مزاج کا پروانہ۔ سرٹیفکیٹ۔
مدال۔ میڈل۔ تمغہ۔
سرتیپ۔ کپتان۔
برات۔ حصہ۔ تنخواہ۔ وہ چٹھی جو خزانچی و گودامی کے نام روپے وغیرہ دینے کے واسطے لکھی جائے۔ بل۔
شہادت نامہ۔ سرٹیفکیٹ۔ سند۔
دریں دفتر نفوس۔ مردم شماری کے رجسٹر میں۔
حال..... پامال۔ اب یہ شخص میری شرافت کو بٹہ لگانا چاہتا ہے۔ پامال کرنا چاہتا ہے۔
بالمرہ۔ فوراً۔ دفعتہً۔

ص۱۰۱ ارماکر گذشتہ اند۔ ہمیں چھوڑ کر۔

ص۱۰۲ تر اکہ۔ کاف تاکید کے لئے ہے۔

ص۱۰۲ لنگ کردن - ٹھیرنا - قیام کرنا - لنگ جائے مقام کردن در سفر۔ صائب سے

اشکم بہ سر کوئے تو پیوستہ رواں ہست
ایں قافلہ روز جز لنگ ندارد

لیکن یہاں متعدی معنوں میں ہے۔ یعنی ٹھیرانا - روکنا۔
قرلون سرت - قربان سرت - سوقی لہجہ ہے۔

ص۱۰۳ سرک خانہ - چونگی خانہ - حاجی اپنی نمدالت کا اظہار کرتا ہے۔ اسکتا ہے کہ میں پنجاہ تومان ہر سال چونگی کا محصول ادا کرتا ہوں - گویا حکومت پر یہ احسان کرتا ہوں۔
بے الخ - طنزاً کہا گیا ہے۔
ہے بادشاہ - یہ بات بھی سچا لنگ طنزاً کہتا ہے۔

ص۱۰۵ قرلون سرت - دیکھو نوٹ صفحہ ۱۰۲۔
سر بارہ - رسیدے بر۔
سر اسب - بر اسب۔

ص۱۰۶ گیر آمدن - ہاتھ آجانا۔
بفرسرت - ایہ درند - بفرست کہ الخ۔
خجالت کشیدن - خجالت بمعنے شرم وحیا عامۃ العام ہے - صحیح خجلت ہے (سارہ) فارسی میں کشیدن کے ساتھ بھی

صـ۱۰۶ | مستعمل ہے۔ مرزا صائب سے
اگرچہ سرو دا۔ دازازل نشور رعنائی
بجائے خود خجالت میکشداز نخل بالایش

خواجہ سلمان سے
اگر ببیند نرگس مست تو بہ بیند در خواب
چہ خجالت کہ کشد نرگس مخمور از تو

بسر خودت۔ تیرے سر کی قسم +

صـ۱۰۷ | گیر آوردن۔ حاصل کردن +
قول۔ وعدہ + قول دادن۔ وعدہ کرنا +
سر پادشاہ تصدق کن۔ بادشاہ کے سر کا صدقہ +

صـ۱۰۸ | کاغذے دہم۔ ضمانتے دہم + کاغذ۔ ضمانت نامہ۔ تمسک +
بالا۔ حکام بالا۔ افسران بالادست +
زاکون۔ روسی لفظ بمعنے قاعدہ وضابطہ قوانین +
روے پا۔ بر پا۔ پاؤں پر۔ روے، بمعنی بر، محاورۂ جدید ہے +
شمار ا دعا الخ۔ برائے شما دعا الخ +

صـ۱۰۹ | عالم نرسد نے میسر م۔ حرف شرط محذوف ہے۔ اگر

ص۱۰۹ | نے رسد مے میرم +
مے خواہی بمیر الخ - خواہ مرو خواہ زندہ رہو +

ص۱۱۰ | فرمان بردن - حکم ماننا +
صداقت اندیش - خیر اندیش - خیر خواہ +
ازو خوب متوجہ مے شوی - اس کی طرف اچھی طرح خیال رکھنا +
نمے گذارم الخ - نمے گذارم کہ الخ - فعل حال بمعنے فعل مستقبل ہے +

ص۱۱۱ | دَلہ - مکار - حیلہ گر - عیار - منافق - چور - اچکا +
بے غرضگی - بے انتظامی +

تمام شُد

مطبوعات دوکان شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مطالب الغالب	۱ے/	فرہنگ حاجی بابا	۸عہ/	بگڑے دل	۸/	شکوۂ ہند	۲/
اردوئے معلی	۸عہ/	موازنۂ انیس و دبیر	۱ے/	ظفر کی موت	۴/	مسدس حالی	۸/
نقش بدیع	۸عہ/	ترجمہ عروض سیفی	۶/	تذکرۂ دولت شاہ سمرقندی	۸عہ/	زہر عشق	۴/
چہار مقالہ	۱۲/	رباعیات ابو سعید ابو الخیر	عہ/	شعر العجم حصہ اول	۱ے/	لمعات اوج	۶/
ناٹک ساگر	۸عہ/	خلاصہ سیر المتاخرین	۸/	” دوم	۸عہ/	مرد خسیس	۱۲/
ترجمہ فتاویٰ عالمگیری	۶/	چہار مقالہ مع ترجمہ	۱۲/	” سوم	۸عہ/	حکیم نباتات	۴/
” وزیر خان [illegible]	۴/	تاریخ لاہور	عہ/	” چہارم	۸عہ/	یوسف شاہ سراج	عہ/
تحفۃ الاحرار جامی	۸/	حیات جاوید	للعہ/	” پنجم	عہ/	انتخاب مخزن دوم	عہ/
[illegible]	۴/	گیتان جلی	عہ/	درۂ نادرہ	للعہ/	” ” سوم	عہ/
ترجمہ حکیم [illegible]	۶/	رباعیات عمر خیام	۶/	پیام مشرق	۱ے/	دیوان میر درد	۶/
رقعات [illegible]	۳/	اخلاق ناصری	۸عہ/	اسرار و رموز	۸عہ/	قصائد ذوق	۶/
سیر المتاخرین [illegible]	۸عہ/	گلدستۂ محسن	۶/	طلوع اسلام	۴/	مقالات	۸عہ/
[illegible]		اخلاق جلالی	عہ/	فریاد امت	۱۳/	تکمیل العروض مطبوعہ	۶/
[illegible]	۱۰/	مقدمۂ شعر و شاعری حالی	۸عہ/	نالۂ یتیم	۴/	المامون	۸عہ/
[illegible]	۴/	حاجی بابا اصفہانی	۱ے/	چپ کی داد	۴/	الفاروق	۸عہ/

ملنے کا پتہ — شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

ہو چکی ہے۔ جس کا جاننا بہت ضروری اور لازمی ہے؛

بنابراین مرزا جعفر قراجہ داغی کی تمثیل سرگزشت مرد خسیس شایع کی جاتی ہے جو اغراض بالا کو بہت حد تک پورا کرتی ہے۔ ایران میں فن تمثیل کی ابتدا و ترقی کے متعلق ایک مبسوط مقالہ بھی اس کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے اور آخر میں جدید الرواج الفاظ و محاورات کی تشریح بھی صفحہ وار کر دی گئی ہے؛

انگریزی ڈراموں کے تتبع میں "سرگذشت" کا مختصر خلاصہ اور اشخاص تمثیل کے سیر و خصائل بھی لکھے گئے ہیں؛

امید ہے کہ یہ کتاب طلبۂ فارسی کے لئے بہت دلچسپ اور مفید ثابت ہو گی!!

(گورنمنٹ کالج لاہور۔ یکم دسمبر ۱۹۱۹ء)

فضل حق